وبالجملہ تشیع اہل کوفہ حاجت باقامت دلیل ندارد وسنی بودن کوفی الاصل حلاف اصل
او محتاج بدلیل است واگرچہ ابوحنیفہ کوفی باشد

کوفیوں کا شیعہ ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں اور اصلی کوفیوں کا اہلسنت ہونا یہ بے بنیاد
ہے اور دلیل کا محتاج ہے چاہے ابوحنیفہ کوفی تھے

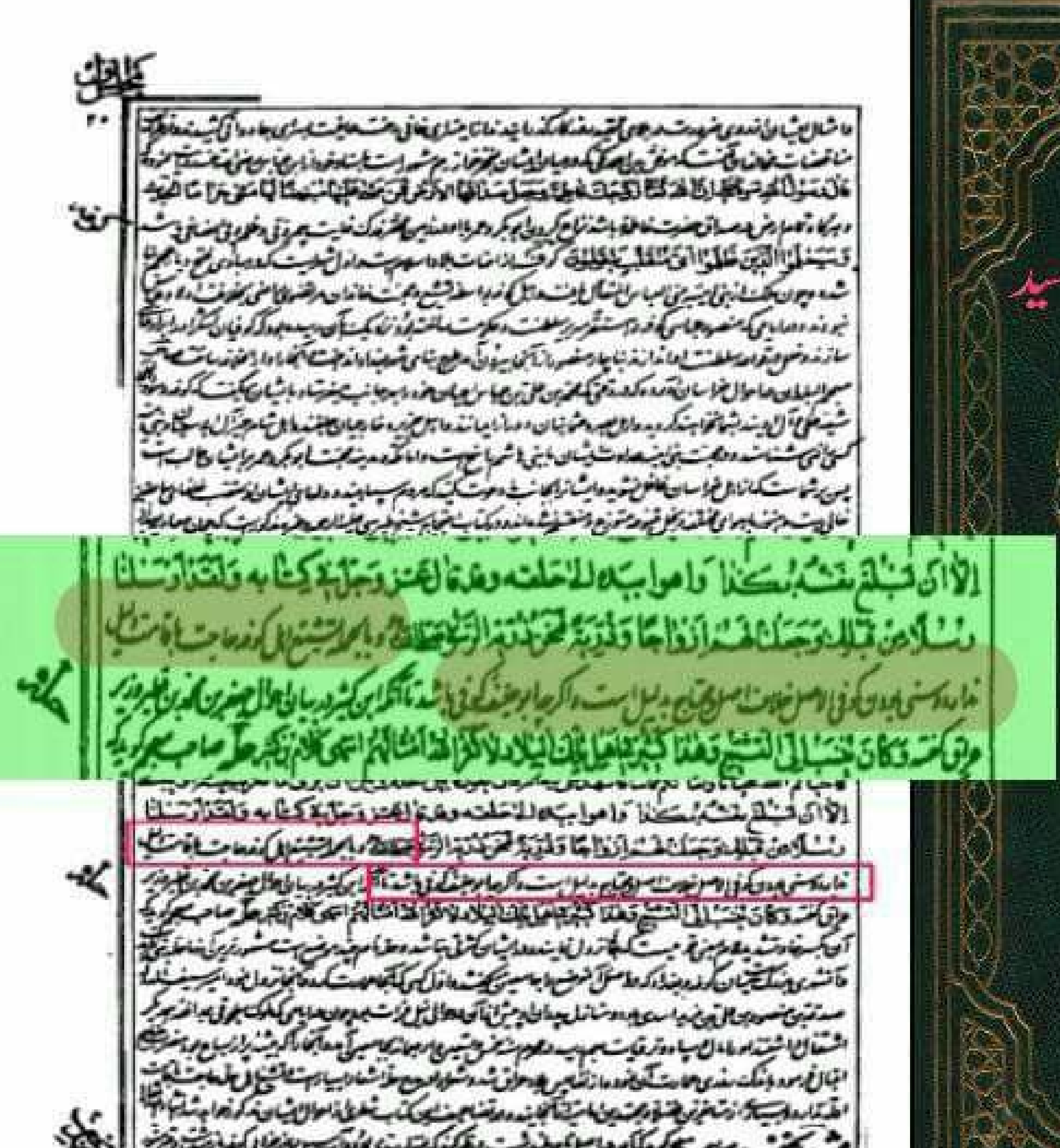

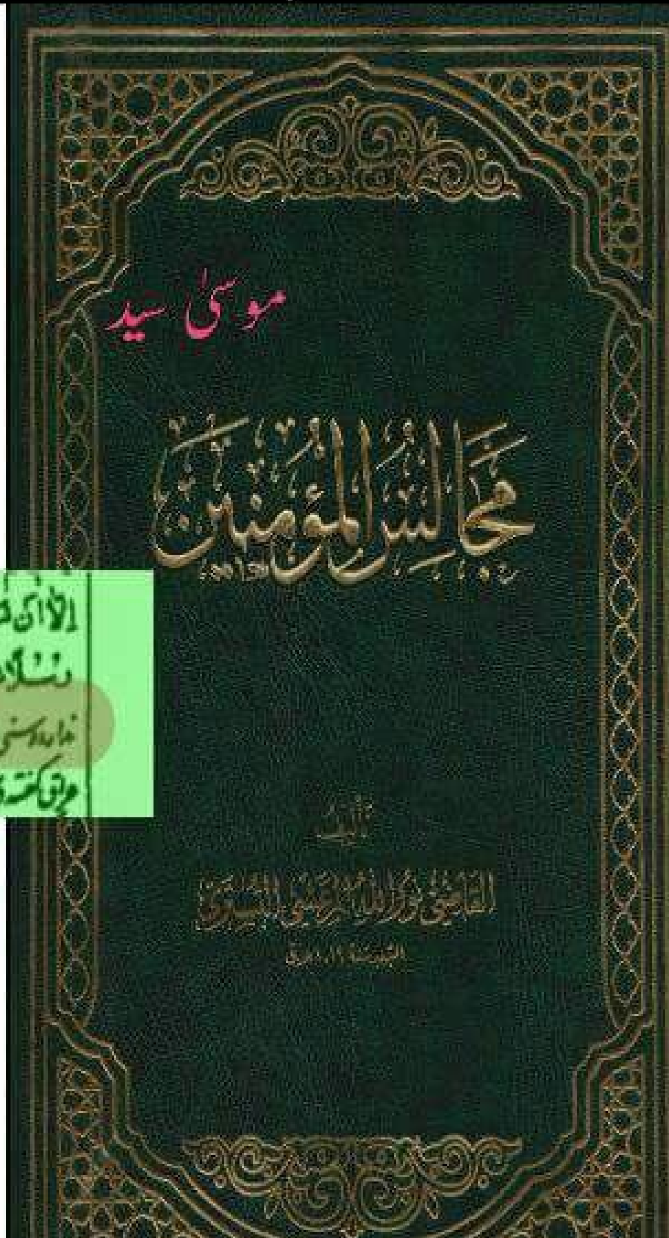

مدد سے اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا، لیکن مجھے یقین ہے سوائے میرے بیٹے علی ابن حسینؑ کے میری اور میرے تمام ساتھیوں کی قتل گاہ کربلا ہے۔

معمر بن مثنی اپنی کتاب (مقتل الحسینؑ) میں روایت نقل کرتے ہیں۔

جیسے ہی ترویہ[1] کا دن آیا عمر بن سعد بن ابی وقاص اپنے کثیر تعداد لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اس کو یزید نے مامور کیا تھا کہ اگر تم انہیں قتل کر سکتے ہو تو قتل کر دینا، اور اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا۔ لیکن امام حسینؑ اسی دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح کو امام حسینؑ مکہ سے روانگی کا ارادہ رکھتے تھے اسی رات محمد بن حنفیہ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بھائی جان آپ جانتے ہیں کہ کوفیوں نے آپ کے باپ اور بھائی کو فریب دیا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی کہیں وہی سلوک نہ کریں۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو مکہ ہی میں رہ جائیں، کیونکہ آپ عزیز ترین افراد میں سے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یزید بن معاویہ مجھے ناگہاں حرم خدا میں قتل نہ کرا دے اور میرے قتل کی وجہ سے حرمت بیت اللہ پامال ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر اس بات کا خوف ہے تو پھر آپ یمن کی طرف ہجرت کر جائیں، کیونکہ وہاں آپ کی قدر دانی کرنے والے ہوں گے اور اس طرح آپ تک یزید کی رسائی بھی نہ ہو سکے گی۔ یا آپ کسی صحرا یا جنگل میں چلے جائیں اور وہیں پر رہیں۔ یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: میں تمہاری اس تجویز پر غور و فکر کروں گا۔

---

[1] ۸ ذوالحجہ۔

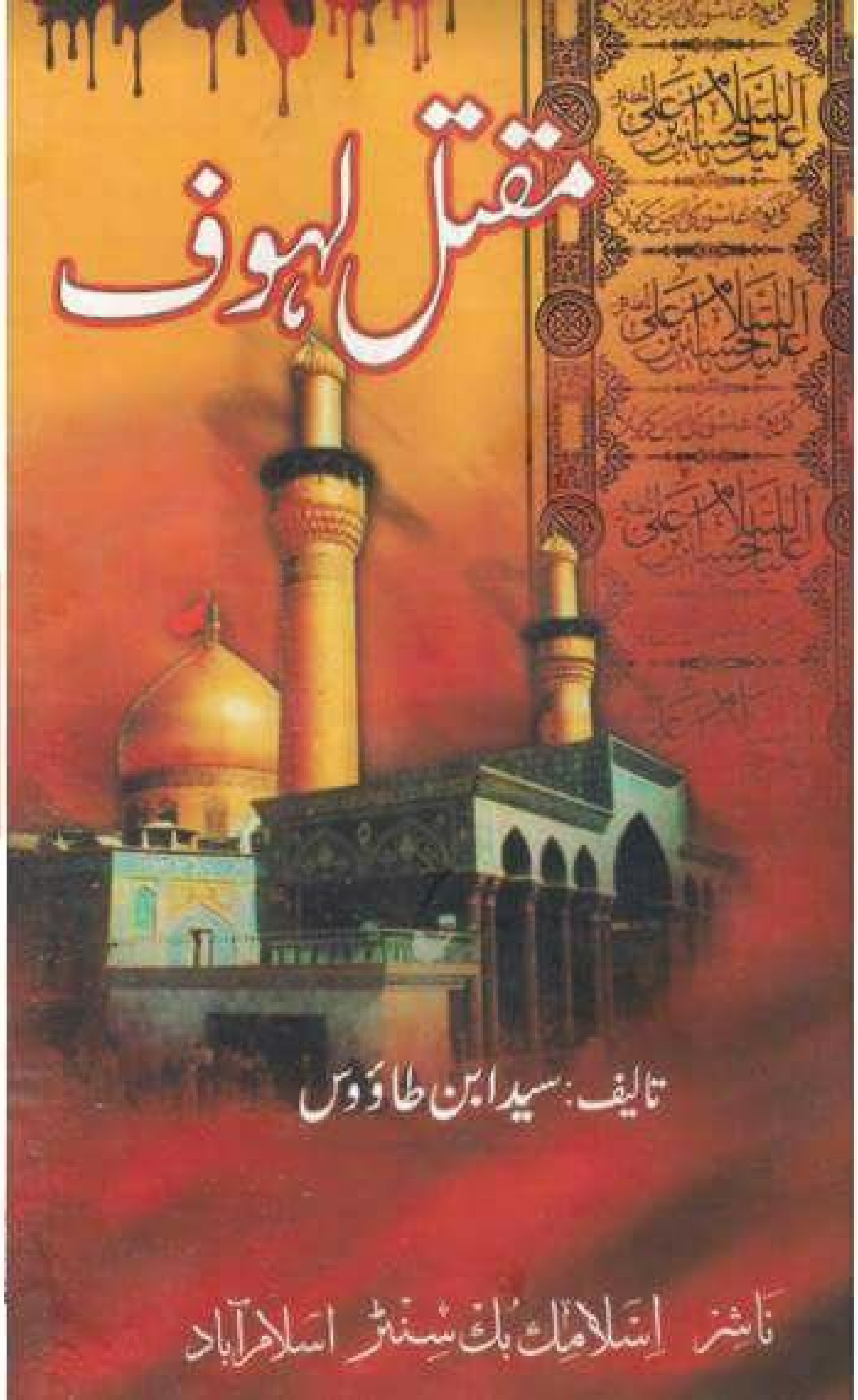

تذکرۃ الاطہار علیہم السلام

(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

مؤلف

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سنٹر 24 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

پس وہ خاموش کھڑے تھے کوئی بات نہیں کرتے تھے تو آپ نے پکار کر فرمایا

اے شبث بن ربعی، اے حجار بن ابجر، اے قیس بن اشعث اور اے یزید بن حارث!! کیا تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ پھل اور میوے پک چکے ہیں اور صحنوں پر سبزہ لہلہا رہا ہے اور ایک تیار لشکر کی طرف آپ بڑھے آئیں۔

تو قیس بن اشعث نے کہا

ہم نہیں جانتے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لیکن آپ اپنے چچا کی اولاد کے حکم کو مان لیں کیونکہ وہ آپ کو نہیں دکھائیں گے مگر وہ جو آپ کو پسند و محبوب ہوگا۔

تو حسینؑ نے فرمایا

نہیں خدا کی قسم میں تمہیں اپنا ہاتھ ذلیل شخص کی طرح نہیں دوں گا اور نہ غلاموں کی طرح بھاگ جاؤں گا۔

پھر پکار کر فرمایا

اے اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

پھر آپ نے اپنا ناقہ بٹھا دیا اور عقبہ بن سمعان کو حکم دیا تو اس نے اس کا پاؤں باندھ دیا پھر وہ لوگ تیزی سے آپ کی طرف بڑھنے لگے تو جب حر بن یزید نے دیکھا کہ وہ لوگ تیزی سے آپ کی طرف بڑھنے لگے امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کا عزم اور ارادہ رکھتے ہیں تو جا کر عمر سعد سے کہا

اے عمر! کیا تم اس شخص سے جنگ کرو گے؟

وہ کہنے لگا

ہاں خدا کی قسم بڑی سخت جنگ کہ جس میں کم از کم یہ ہوگا کہ سر گریں گے اور ہاتھ کٹیں گے۔

قرہ بن قیس کہتے تھے تو حر نے اس سے کہا "اے قرہ کیا تو نے اپنے گھوڑے کو آج پانی پلایا ہے؟"

وہ کہنے لگا کہ "نہیں" تو فرمایا "کیا اسے پانی نہیں پلانا چاہتا؟" قرہ کہتا ہے کہ میں نے یہ گمان کیا کہ حر جانا چاہتا ہے اور جنگ میں حاضر نہیں ہونا چاہتا پس وہ ناپسند کرتا ہے کہ میں اسے ایسا کرتا دیکھوں تو میں نے اسے کہا کہ میں نے اسے پانی نہیں پلایا اسے پلانے جا رہا ہوں تو حر اس جگہ سے ہٹ گیا کہ جہاں وہ تھا پس خدا کی قسم اگر وہ مجھے اپنے ارادے سے آگاہ کرتا تو میں بھی اس کے ساتھ حسینؑ کی خدمت میں نکل جاتا پس وہ آہستہ آہستہ حسینؑ کے قریب ہونے لگا تو اس سے مہاجر بن اوس نے کہا

اے ابن یزید آپ کیا کرنا چاہتے ہیں کیا آپ کا حملہ کرنے کا ارادہ ہے تو اس (حر) پر کپکپی اور رعشہ سی

سفينة البحار

ومدينة الحكم والآثار

تأليف

المحدث الخبير الشيخ عباس القمي قدس سره

(١٢٩٤-١٣٥٩هـ)

الجزء الثاني

تحقيق

مجمع البحوث الإسلامية

تقديم وإشراف

علي أكبر إلهي الخراساني

شبكة الفكر
alfeker.net

الأرض، فجعل إبليس وقابيل المعازف والملاهي شماتة بآدم عليه السلام، فكلّ ما كان في الأرض من هذا الضرب الذي يتلذّذ به الناس، فإنّما هو من ذاك «هـ»، «ب»[١٣]: ٧٦ [١١/ ٣٦٠].

سُئل أيّوب: أيّ شيء كان أشدّ عليك ممّا مرّ عليك؟ قال: شماتة الأعداء «هـ»، «كظ»[٢٩]: ٢٠٣ [١٢/ ٣٤٤].

شماتة النساء الفاطمة عليها السلام من تزويجها من عليّ عليه السلام «ي»[١٠]، «و»[٦]: ٤٣ [٤٣/ ١٥٠].

أقول: تشميت العاطس هو تسميته أي الدعاء له، وقد تقدّم في (سمت).

شمر

أمالي الطوسيّ[١]: وطلب المختار شمر بن ذي الجوشن[٢]، فهرب إلى البادية فسُعي به إلى أبي عمرة، فخرج إليه مع نفرٍ من أصحابه، فقاتلهم قتالاً شديداً، فأثخنته الجراحة فأخذه أبو عمرة أسيراً، وبعث به إلى المختار، فضرب عنقه، وأغلى له دهناً في قِدْرٍ فقذفه فيها فتفسّخ، ووطئ مولى لآل حارثة بن مضرب وجهه ورأسه «ي»[١٠]، «مط»[٤٩]: ٢٧٩ [٤٥/ ٣٣٨].

ذكر رجزه وقتله بنحوٍ آخر «هـ»: ٢٩٠ [٤٥/ ٣٧٣].

أقول: كان شمر لعنه الله في جيش أمير المؤمنين عليه السلام يوم صفّين، قال ابن الأثير في «الكامل»: وتقدّم شمر بن ذي الجوشن فبارز، وضرب أدهم بن محرز الباهليّ بالسيف وجهه، وضربه شمر فلم يضرّه، فعاد شمر فشرب ماءً وكان ظمآن، ثمّ أخذ الرمح ثمّ حمل على أدهم فصرعه، وقال: هذه بتلك[٣].

وروى الطبريّ في ذكر يوم عاشوراء: إنّ زهير بن القين خرج يعظ أصحاب عمر بن سعد ويندرهم، فرماه شمر بسهم وقال: اسكت أسكت[٤] الله نأمتك ـ أي صوتك ـ أبرمتنا بكثرة كلامك، فقال له زهير رحمه الله: يابن البوّال على عقبيه، ما إيّاك أخاطب، إنّما أنت بهيمة، والله ما أظنّك تُحكم من كتاب الله آيتين، فأبشر بالخزي يوم القيامة والعذاب الأليم[٥].

وعن «كتاب المثالب» لهشام بن محمّد السائب الكلبيّ: إنّ امرأة ذي الجوشن خرجت من جبّانة السبيع إلى جبّانة كندة، فعطشت في الطريق ولاقت راعياً يرعى الغنم، فطلبت منه

١ ـ أمالي الطوسيّ ١/ ٢٤٩.

٢ ـ هو ابن شرحبيل بن الأعور بن معاوية، وهو الضباب بن كلاب، قاله الطبريّ في تاريخ الأمم والملوك ٤/ ٣٦١ ـ هـ.

٣ ـ الكامل في التاريخ ٣/ ٣٠٣.

٤ ـ في المصدر: أسكت.

٥ ـ تاريخ الطبريّ ٤/ ٣٢٣، ٣٢٤.

١٢٣٦٤ - مسلم بن عوسجة:

من أصحاب الحسين عليه السلام، رجال الشيخ (٧).

وهو ممن استشهد بين يدي الحسين عليه السلام وقد وقع التسليم عليه في زيارتي الرجبية والناحية المقدسة، وفي الثانية: السلام على مسلم بن عوسجة الأسدي القائل للحسين وقد أذن له في الانصراف: أنحن نخلي عنك وبم نعتذر إلى الله من أداء حقك؟! ولا والله حتى أكسر في صدورهم رمحي وأضربهم بسيفي ما ثبت قائمه في يدي ولا أفارقك، ولو لم يكن معي سلاح أقاتلهم به لقذفتهم بالحجارة ثم لم أفارقك حتى أموت معك، وكنت أول من شرى نفسه وأول شهيد من شهداء الله قضى نحبه، ففزت ورب الكعبة، شكر الله استقدامك ومواساتك إمامك إذ مشى إليك وأنت صريع، فقال: يرحمك الله يا مسلم بن عوسجة، وقرأ (فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدّلوا تبديلاً)، لعن الله المشتركين في قتلك عبدالله الضبابي وعبدالله بن خشكارة البجلي.

١٢٣٦٥ - مسلم بن كثير الأعرج:

من أصحاب الحسين عليه السلام، رجال الشيخ (١٢).

وعدّه ابن شهر آشوب من المقتولين في الحملة الأولى، المناقب: الجزء ٤، باب إمامة أبي عبدالله الحسين عليه السلام، فصل في مقتله عليه السلام.

وقد نسب التسليم إليه في زيارتي الناحية والرجبية، ولكنه غير موجود في نسخة المجلسي، وإنما الموجود في زيارة الناحية المقدسة أسلم بن كثير كما تقدم وفي الزيارة الرجبية مسلم بن كناد.

١٢٣٦٦ - مسلم بن كناد:

من المستشهدين بين يدي الحسين عليه السلام، ووقع التسليم عليه في

معجم رجال الحديث

وتفصيل طبقات الرواة

للإمام الأكبر زعيم الحوزات العلمية

السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي

قدس سره الشريف

الكتاب التاسع عشر

٥٦٨٧ - شبث (شيث) بن ربعي:

من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام، رجع إلى الخوارج، رجال الشيخ (٦).

وجدّد مسجده بالكوفة فرحاً بقتل الحسين عليه السلام! روى ذلك سالم، عن أبي جعفر عليه السلام. الكافي: الجزء ٣، كتاب الصلاة ٤، باب مساجد الكوفة ١٠٦، الحديث ٢، والتهذيب: الجزء ٣، باب فضل المساجد والصلاة فيها، الحديث ٦٨٧.

وقد نهى أمير المؤمنين عليه السلام بالكوفة عن الصلاة في خمسة مساجد ومنها مسجد شبث بن ربعي. الكافي: الجزء ٣، كتاب الصلاة ٤، باب مساجد الكوفة ١٠٦، الحديث ٣.

كاتب الحسين عليه السلام، وطلب منه القدوم إلى الكوفة، ولكنه خالفه وكان من المحاربين، وقد خاطبه الحسين عليه السلام يوم عاشوراء فنادى: يا شبث بن ربعي، ويا حجّار بن أبجر، ويا قيس بن الأشعث، ويا يزيد بن الحارث، ألم تكتبوا إليّ أن أينعت الثمار واخضرّ الجناب وإنما تقدم على جند لك مجنّد... إلخ. ذكره الشيخ المفيد في الإرشاد في أواسط الفصل وكان خروج مسلم بن عقيل - رحمة الله عليه - بالكوفة يوم الثلاثاء.

٥٦٨٨ - شبث الطحّان:

عدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام.

٥٦٨٩ - شبيب بن عبد الله:

النهشلي، من أصحاب الحسين عليه السلام، رجال الشيخ (١).

وفارس الخيل على عهد النبي ... ما إن له من فضل [illegible]
لكني [illegible] ... [illegible] الولي

وقال رجل من الأزد يوم الجمل:

هذا علي وهو الوصي ... آخاه يوم النجوة النبي
وقال هذا بعدي الولي ... وعاه واع ونسي الشقي

وقال زحر بن قيس الجعفي يوم الجمل:

أضربكم حتى تقروا لعلي ... خير قريش كلها بعد النبي
من زانه الله وسماه الوصي ... إن الولي حافظ ظهر الولي
كما الغوي تابع أمر الغوي

وقال زحر بن قيس أيضاً:

فصلى الإله على أحمد ... رسول المليك تمام النعم
رسول المليك ومن بعده ... خليفتنا القائم المدعم
عنيت علياً وصي النبي ... نجالد عنه غواة الأمم

وزحر هذا شهد مع علي (ع) الجمل وصفين كما شهد صفين معه شبث بن ربعي وشمر بن ذي الجوشن الضبابي ثم حضروا الحسين عليه السلام يوم كربلاء [illegible] نعوذ بالله من سوء الخاتمة.

وقال الكميت:

والوصي الذي أمال التجوبي ... به عرش أمة لانهدام

وقال كثير:

وصي النبي المصطفى وابن عمه ... وفكاك أغلال وقاضي مغارم

وكان يلقب يعسوب المؤمنين ويعسوب الدين [illegible]

بوابه

في الفصول المهمة بوابه سلمان الفارسي (رض).

شاعره

في الفصول المهمة: شاعره حسان بن ثابت [illegible]

نقش خاتمه

قال سبط ابن الجوزي في تذكرة الخواص [illegible]

[illegible]

زوجاته

أول زوجاته فاطمة الزهراء سيدة النساء (ع) بنت رسول الله سيد المرسلين ﷺ [illegible]

أولاده

[illegible]

(١) الحسن (٢) الحسين (٣) زينب الكبرى (٤) زينب الصغرى [illegible]

الإمام السيد محسن الأمين

أعيان الشيعة

المجلد الأول

كتابخانه [illegible]

حققه وأخرجه
حسن الأمين

٣٠٦٦ [illegible]

دار التعارف للمطبوعات
بيروت

السلام على عمر بن خالد الصيداوي.

السلام على سعيد مولاه.

السلام على يزيد بن زياد بن مهاصر[١] الكندي.

السلام على زاهد[٢] مولى عمرو بن الحمق الخزاعي.

السلام على جبلة بن علي الشيباني.

السلام على سالم مولى بني[٣] المدنية الكلبي.

السلام على أسلم بن كثير الأزدي الأعرج.

السلام على زهير بن سليم الأزدي.

٧٣/٤٥ **السلام على قاسم بن حبيب الأزدي.**

السلام على عمر بن جندب الحضرمي.

السلام على أبي ثمامة عمر بن عبد الله الصائدي.

السلام على حنظلة بن سعد[٤] الشبامي.

السلام على عبد الرحمن بن عبد الله بن الكدر الأرحبي.

السلام على عمار بن أبي سلامة الهمداني.

السلام على عابس بن أبي[٥] شبيب الشاكري.

السلام على شوذب مولى شاكر.

السلام على شبيب بن الحارث بن سريع.

السلام على مالك بن عبد بن سريع.

السلام على الجريح المأسور سوار بن أبي حمير الفهمي الهمداني.

السلام على المرتب[٦] معه عمرو بن عبد الله الجندعي.

السلام عليكم يا خير أنصار السلام عَلَيْكُمْ بِمٰا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّٰارِ بوأكم الله مبوأ الأبرار أشهد لقد كشف الله لكم الغطاء و مهد لكم الوطاء و أجزل لكم العطاء و كنتم عن الحق غير بطاء و أنتم لنا فرطاء و نحن لكم خلطاء في دار البقاء و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته[٧].

٧٤/٤٥ **أقول قوله و قيل لعله من السيد أو من بعض الرواة.**

٤ـ و قال المسعودي في كتاب مروج الذهب فعدل الحسين إلى كربلاء و هو في مقدار ألف[٨] فارس من أهل بيته و أصحابه و نحو مائة راجل فلم يزل يقاتل حتى قتل صلوات الله عليه و كان الذي تولى قتله رجلا من مذحج و قتل و هو ابن خمس و خمسين سنة و قيل ابن تسع و خمسين سنة و قيل غير ذلك و وجد به عليه السلام يوم قتل ثلاث و ثلاثون طعنة و أربع و ثلاثون ضربة و ضرب زرعة بن شريك التميمي لعنه الله كفه اليسرى و طعنه سنان بن أنس النخعي لعنه الله ثم نزل و اجتز رأسه و تولى قتله من أهل الكوفة خاصة لم يحضرهم شامي و كان جميع من قتل معه سبعا و ثمانين و كان عدة من قتل من أصحاب عمر بن سعد في حرب الحسين عليه السلام ثمانية و ثمانين رجلا[٩].

أقول: و لنوضح بعض مشكلات ما تقدم في هذا الباب. قوله عليه السلام لو لا تقارب الأشياء أي قرب الآجال أو إناطة الأشياء بالأسباب بحسب المصالح أو أنه يصير سببا لتقارب الفرج و غلبة أهل الحق و لما يأت أوانه و في بعض النسخ لو لا تفاوت الأشياء أي في الفضل و الثواب. قوله عليه السلام فلم

١. في المصدر: «المهاجر» و في نسخة من المصدر: «المظاهر».
٢. في المصدر: «زاهر».
٣. في المصدر: «ابن» بدل «بني».
٤. في المصدر: «أسعد» بدل «سعد».
٥. كلمة: «المرتّث» بدل «المرتب».
٦. في المصدر: «المرتثّ» بدل «المرتب».
٧. الاقبال ج ٣ ص ٧٣ ـ ٨٠.
٨. في المصدر: «خمسمائة» بدل «ألف».
٩. مروج الذهب ج ٣ ص ٦١ ـ ٦٢.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب العاشر

تاريخ فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وفضائلهم ومعجزاتهم

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

حسین رضی اللہ عنہ کو کس نے دھوکا دیا؟

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمیں ایک بری خبر آئی ہے کہ

مسلم بن عقیل اور حانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر قتل کئے گئے ہیں،

ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا

شیعہ کتاب: اعلام الوری باعلام الھدی / صفحہ 237

شیعہ کتاب: بحار الانوار / جلد 44 / 374

*****

کیا اب بھی شیعہ قاتل حسین رضی اللہ نہیں؟؟؟

اے شیعہ تم امام معصوم کہتے ہو اور ہر سال ان کی محبت کا جھوٹا دعوی کر کے ماتم کرتے ہو انہی کی زبانی

ہے کہ "ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا"۔

اب یا تو امام حسین کی بات کو جھٹلا دو اور کہو کہ امام حسین نے غلط کہا ہے

یا پھر مان جاؤ کہ قاتل امام حسین شیعہ رافضہ ہیں اور آج تک ماتم کر کے کفارہ ادا کر رہے ہیں۔

يكونوا عليك، فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمّ أخرج إلى الناس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا، فمن أحبّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج ليس عليه ذمام، فتفرّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه، وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنّ الأعراب الذين اتّبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمّ سار حتى مرّ ببطن العقبة ...
عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله ...
على الأسنّة وحدّ السيوف ولأ ...
ووطّؤوا لك الأسباب فقدمت عليهم ...
الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على ...
هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك ...
الأمم.

ثمّ سار حتى انتصف النهار ...
فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل ...
ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه ...
ذلك، فما كان بأسرع حتى طلعت ...
حتى وقف هو وخيله مقابل الحسين ...
يزيد من القادسية، فقدم الحسين ...
فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحرّ ...
وأثنى عليه وقال:

أيّها الناس إنكم إن تتّقوا الله ...

(١) أي بدت وظهرت أعناق النخيل.

يكونوا عليك، فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتّى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمّ أخرج إلى النّاس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحبَّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام فتفرّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتّى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنَّ الأعراب الّذين اتّبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمّ سار حتّى مرَّ ببطن العقبة فنزل فيها فلقيه شيخ من بني عكرمة يقال له: عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله يا ابن رسول الله لمّا انصرفت، فوالله ما تقدم إلاّ على الأسنّة وحدّ السيوف وإنَّ هؤلاء الّذين بعثوا إليك لوكانوا كفوك مؤونة القتال ووطّؤوا لك الأسياف فقدمت عليهم كان ذلك رأياً فقال: يا عبد الله لا يخفى عليَّ الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على أمره، ثمَّ قال: والله لا يدعوني حتّى يستخرجوا هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك سلّط الله عليهم من يذلّهم حتّى يكونوا أذلَّ فرق الأُمم.

ثمَّ سار حتّى انتصف النّهار فبينا هو يسير إذ كبّر رجل من أصحابه عليه السلام فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل فقال له جماعة من أصحابه: والله إنّ هذا المكان ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه؟ قالوا: نراه والله آذان الخيل، قال: أنا والله أرى ذلك، فما كان بأسرع حتّى طلعت هوادي الخيل[1] مع الحرّ بن يزيد التميميّ، فجاء حتّى وقف هو وخيله مقابل الحسين عليه السلام في حرّ الظهيرة وكان مجيء الحرّ بن يزيد من القادسيّة، فقدم الحصين بن نمير في ألف فارس فحضرت صلاة الظّهر فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحرُّ خلفه، فلمّا سلّم انصرف إلى القوم وحمد الله وأثنى عليه وقال:

أيّها الناس إنّكم إن تتّقوا الله وتعرفوا الحقَّ لأهله تكن أرضى لله عنكم ونحن

(١) أي بدت وظهرت أعناق الخيل.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب العاشر

تاريخ فاطمة والحسن والحسين عليهم السلام وفضائلهم ومعجزاتهم

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

فاستصعب شبث ترك الدنيا ومخالفة ابن زياد، فأقبل إليه شبث بعد العشاء لئلا ينظر إلى وجهه فلا يرى عليه أثر العلة، فلمّا دخل رحب به وقرب مجلسه وقال: أحبّ أن تشخص إلى قتال هذا الرجل عونا لابن سعد عليه، فقال: أفعل أيها الأمير[١]. فعَقَدَ لَهُ رايَةً وَضَمَّ إِلَيهِ أَرْبَعَةَ آلافِ فارِسٍ.

ثُمَّ دَعىٰ بِعُرْوَةِ بْنِ قَيْسٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَعقَد لَهُ رايَةً وَضَمَّ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ آلافِ فارِسٍ، ثُمَّ دَعىٰ بِسِنانِ بْنِ اَنَسٍ وَعَقَدَ لَهُ رايَةً عَلَىٰ عشرة الاف فارس وقيل: أَرْبَعَةِ آلافِ فارِسٍ[٢] والحصين بن نمير السكوني في أربعة الاف، وشمر بن ذي الجوشن الضبابي في أربعة الاف، ومضاير بن رهينة المازني في ثلاثة الاف، ويزيد بن ركاب الكلبي في الفين، ونضر بن خرشة في الفين، ومحمد بن الأشعث في ألف فارس، وعبد الله الحصين في ألف فارس، وفي شرح الشافية: وعقد ابن زياد راية لخولي بن يزيد الأصبحي في عشرة الاف فارس، واخرى لكعب بن طلحة في ثلاثة الاف، وحجار بن ابجر في ألف، وكان الحر بن يزيد الرياحي من قبل -كما مر- في ثلاثة الاف.

عدد عساكر ابن زياد المعلون:

إعلم أنّ علماء الأخبار والمؤرخين اختلفوا في عدد الجيش الذي خرج الى قتال الحسين عليه السلام، والذين أحصيتهم أنا ثلاثة وخمسين بالتفصيل الذي ذكر[illegible] قبل قليل، والفاضل المجلسي حينما ذكر أصحاب الرايات ومن خرج معهم وأحصا[illegible] قال: فذلك عشرون الفا، ثم قال: فما زال يرسل اليه بالعساكر حتى تكامل عند[illegible]نون الفا. وقال السيد في اللهوف: إنّهم عشرون الفا، وقال أبو مخنف: فَتَكامَلوا ثَمانُونَ أَلْفَ فارِسٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَيْسَ فِيهِمْ شامِيٌّ وَلا حِجازِيٌّ[٣]، واحصاهم ابن شهرآشوب في خمسة و[illegible]ين، وابن أعثم ال[illegible]في عشر[illegible] الفا، وابن الجوزي في تذكرة الخواص ستة الا[illegible]، واليافعي في تاري[illegible] اثنين وع[illegible]ين الفا، وفي شرح الشافية خمسين ألف فارس، وفي مطالب السؤول [illegible]نين وعشر[illegible] الفا.

---

(١) بحار الأنوار ٤٤/٣٨٥ باب ٣٧.

(٢) و(٣) مقتل أبي مخنف: ٥٤.

ناسخ التواريخ

حياة الإمام سيد الشهداء الحسين عليه السلام

المؤرخ الشهير ميرزا محمد تقي سپهر
(لسان الملك)

ترجمه و تحقيق:
سيد علي جمال أشرف

الجزء الثاني

شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہدا بعداس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ وزاری بلند کی اور رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل برا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کرکے مال واسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت وطہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم وستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خون ہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہوگیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعداس کے مرثیہ سید الشہدا میں چند اشعار انشا فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلا واحسرتا بلند کیا۔ غلغلہ و نالہ و زاری وگریہ سوگواری و نوحہ وخروش فلک سیاہ پوش تک پہنچا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سر پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور واویلا واثبورا کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدین بعداس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد وثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ واہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم وقصور کنارۂ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد وپیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخرکار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول واہل بیتؑ یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی۔ یا ابن

خطبہ جناب سیّد الشہداؑ [۲] بروایت دیگر امام حسینؑ نے خطبہ فرمایا۔ میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں۔ جس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور خانہ فنا و نیستی بنایا۔ اور اہالیان دنیا کا بتغیر احوال امتحان کیا۔ واضح ہو۔ فریب خوردہ وہی شخص ہے۔ جس نے دنیا سے فریب کھایا۔ اور بدبخت وہی ہے جو دنیا کا مفتون و گرویدہ ہوا۔ اے گروہ اشرار تم کو دنیائے غدار فریب نہ دے۔ بتحقیق کہ دنیا اپنے امیدواروں کی امید کو قطع اور اپنے طمع کرنے والوں کو ناامید کر دیتی ہے میں تم کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ تم لوگ اس کام کے لئے جمع ہوئے ہو کہ خدا کو تم نے اپنے اوپر خشمگین کیا ہے اور اس کے غضب کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ اور اسکی رحمت سے محروم ہوتے ہو۔ واضح ہو کہ ہمارا پروردگار نیکوکار ہے اور تم اس کے خراب و بدکار بندے ہو۔ پہلے تم نے اس کی فرمانبرداری کا اقرار کیا۔ اور بظاہر اسکے پیغمبرؐ پر ایمان لائے۔ اور آپ ہی اسی پیغمبرؐ کی ذریت و عترت کو قتل کرنے پر جمع ہوئے ہو شیطان تم پر غالب ہوا ہے۔ اور اس نے یاد خدا تمہارے دلوں سے محو کر دی ہے تم پر اور تمہارے ارادہ پر لعنت ہو اے بیوفایان جفاکاران خدا تم پر روئے ہو۔ تم نے ہنگام اضطراب و اضطرار اپنی مدد کو مجھے بلایا۔ اور جب میں نے تمہارا کہنا قبول کیا۔ اور تمہاری نصرت و ہدایت کرنے کو آیا۔ اس وقت تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی۔ اپنے دشمنوں کی تم نے

یاری و مددگاری کی۔ اور اپنے دوستوں سے دستبرداری کر کے دشمنوں سے مل گئے بغیر اس کے کہ انہوں نے تم میں اپنی کوئی عدالت ظاہر کی ہو اور بغیر اس کے کہ تم کچھ بھی امید رحمت ان سے رکھتے ہو۔ مگر تھوڑے مال حرام جو مصلحتاً تم کو دیا ہے یا حکومت باطل کا تم سے وعدہ دروغ کر کے تمہیں امیدوار کیا ہے اور میری جانب سے کوئی برائی تمہاری نسبت صادر نہیں ہوئی اور کوئی برائی مجھ سے تم کو نہیں پہنچی تم پر وائے ہو بے عداوت و کینہ و نزاع تم کیونکر شمشیر کین نیام انتقام سے کھینچ سکے اور بے سبب قتل اہل بیت رسولؐ پر کمر باندھ سکے مثل ہجوم مگس خوان نعمیان تم جمع ہوئے ہو۔ اور مانند پروانگان بیباکانہ آگ پر گر پڑے ہو۔ اے گمراہان امت ترک کنندگان کتاب و متفرقان خراب و پیروان شیطان و ترک کنندگان سنتہائے پیغمبر آخر الزمان و کشندگان و ہلاک کنندگان اولاد و عترت و اوصیائے پیغمبران والحاق کنندگان اولاد زنا بغیر پدران و ایذا رسانندہ مومناں و یاوری کنندہ ظالمان تم پر وائے ہو۔ اور تم پر نفرین ہو کہ فرزند حرب کی نصرت و یاری کرتے اور فرزندان پیغمبرؐ کو ان کی خاطر سے قتل کرتے ہو۔ تم میں بے وفائی و ترک نصرت ائمہ و پیشوایان دین خدا شائع ہو گئی۔ اور خورد و کلاں کے ذہن میں راسخ ہو گیا تمہارے دلوں میں ریشہ دوانی کر دی ہے ان ظالموں پر لعنت خدا ہو جو اپنے عہد و پیمان کو بعد ازاں کہ موکد تعمیم کر چکے اور اب فسخ کرتے ہیں۔ باوجودیکہ خدا کو اپنے قول پر گواہ کر چکے ہیں بتحقیق کہ ولد الزنا و فرزند ولد الزنا پسر زیاد میرے قتل ہونے یا بیعت کرنے اور ذلیل و خوار ہو جانے کو کہتا ہے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کہ میں ایسے کافر کے سامنے اپنے کو ذلیل و اسیر کروں صاحبان ہمتہائے بلند و خصلتہائے ارجمند و ارباب نسبہائے خاصہ و پروردگان دامنہائے طاہرہ ہرگز مذلت لئیمانہ کو شہادت کریمانہ پر گوارا نہیں کرتے واضح ہو کہ میں نے اپنا عذر ظاہر کر دیا۔ اور حجت خدا تم پر تمام کر دی۔ اس وقت باوجودیکہ عدم سامان و قلت اعوان اس گروہ بزرگوار سے تمہارا مقابلہ کروں گا اور جہاد سے پشت گردانی نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں شہید

ہو جاؤں گا لیکن میرے جد عالی مقدار نے مجھے خبر دی ہے کہ میری شہادت کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں تم اشقیا تیغ انتقام سے قتل ہو گے۔ اور تمہاری آرزوئیں حاصل نہ ہوں گی۔ اب تو جو چاہو کرو۔ میں نے اپنے خدا پر توکل کیا ہے اور خدا نے جو کچھ میرے لئے مقرر کیا ہے۔ اس پر میں راضی ہوں۔ یہ فرما کر روئے مبارک جانب آسمان بلند کیا۔ اور فرمایا۔ خداوندا ان سے باران رحمت کو حبس کر دے اور ان کو قحط میں مبتلا کر۔ اور فرزند ثقیف یعنی مختار کو ان پر مسلط کر دے۔ کہ کاسہائے زہر آلود مرگ ان کو پلائے۔ ان میں سے کسی کو بغیر میرے اور میرے عزیزوں دوستوں کے انتقام لینے سے باقی نہ چھوڑے اس لئے انہوں نے مجھے فریب دیا۔ اور جھوٹ بولے اور میرے دشمنوں کا ساتھ دیا۔ ان کی نصرت کی۔ خداوندا تو ہی میرا پروردگار ہے میں نے تجھ پر توکل کیا اور سب کی بازگشت تیری طرف ہے بعد اس کے فرمایا۔ عمر بن سعد کہاں ہے۔ اُسے ذرا میرے سامنے بلاؤ۔ اس ملعون کو منظور نہ تھا۔ کہ سامنے

حضرت کے آئے مگر جب قریب آیا حضرتؑ نے فرمایا اے عمر تو مجھے بامید حکومت ری و جرجان قتل کرتا ہے اور تجھے امید ہے کہ پسر زیاد حرامزادہ تجھے دے دے گا قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہ ہو گا۔ اور بعد میرے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہو گی۔ اسلئے کہ جو میں نے تجھ سے بیان کیا ہے۔ اس کی خبر بزرگوں نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر بعد میرے دنیا و عقبیٰ میں خوشی تجھے نہ ہو گی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا ہے اور لڑکے اس پر پتھر مار کر نشانہ بنارہے ہیں یہ سن کر عمر بدگہر خشمناک ہو کے اپنے اصحاب شقاوت مآب کی جانب متوجہ ہوا۔ اور کہا۔ کیا انتظار ہے اور کیوں انکو مہلت دے رکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں۔ بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی۔ کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن الجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستاں دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ۔ کہ وہ آپ سے ارادۂ بدی نہیں رکھتے۔ حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل و خوار نہ ہونگا اور مثل بد ذلیلوں کے نہ بنوں گا۔ اور بہ رسم غلامان طوق اطاعت گردن میں نہ پہنوں گا۔ یہ فرما کر باواز بلند حضرتؑ نے ندا کی یا عبادِ اللہ اِنّی عذت بربی و ربکم ان ترجمونِ اِنّی اعوذُ بربی و ربکم من کل متکبرٍ لا یؤمنُ بیوم الحساب۔ اور اپنے اصحاب سعادت مآب کی جانب مراجعت فرما کے تہیہ حرب و ضرب کیا۔ اور مخالفین بیدین سے اور جفاکاران بزرگوار کی طرف بڑھے جب حرؒ بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخرکار

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر۔ 260756, 269598

مُرُوجُ الذَّهَبِ

وَمَعَادِنُ الجَوهَر

تَصْنِيفُ

أبِي الحَسَن عَلِي بْن الحُسَيْن بن عَلي المسعُوديّ

المتوفى ٣٤٦هـ - ٩٥٧م

اعتَنَى بِهِ وَرَاجَعَهُ

كَمَال حَسَن مَرعِي

الجُزءُ الثَّالِث

المَكتَبَةُ العَصرِيَّة
صَيدَا - بَيروت

الحسين يقاتل جيش ابن زياد

فلما بلغ الحسين القادسية لقيه الحر بن يزيد التميمي فقال له: أين تريد يا ابن رسول الله؟ قال: أريد هذا المصر، فَعَرَّفَه بقتل مسلم وما كان من خبره، ثم قال: ارجع فإني لم أدَعْ خلفي خيراً أرجوه لك، فَهَمَّ بالرجوع فقال له إخوةُ مسلم: والله لا نرجع حتى نصيب بثأرنا أو نقتل كلنا، فقال الحسين: لا خير في الحياة بعدكم، ثم سار حتى لقي خيل عبيد الله بن زياد عليها عمرو بن سعد بن أبي وقاص، فعدل إلى كربلاء - وهو في مقدار خمسمائة فارس من أهل بيته وأصحابه ونحو مائة راجل - فلما كثرت العساكر على الحسين أيقن أنه لا محيص له، فقال: اللهم احكم بيننا وبين قوم دَعَوْنا لينصرونا ثم هم يقتلوننا، فلم يزل يقاتل حتى قتل رضوان الله عليه.

مقتل الحسين

وكان الذي تولى قتله رجل من مَذْحِج واحتز رأسه، وانطلق به إلى ابن زياد وهو يرتجز:

[أَوْقِرْ رِكَابِي فِضَّةً وذَهَبا] أَنَا قَتَلْتُ المَلِكَ المُحَجَّبَا
قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ أُمَّاً وَأَبَا وَخَيْرَهُم إذ يُنْسَبُونَ نَسَبا

فبعث به [ابن] زياد إلى يزيد بن معاوية ومعه الرأس، فدخل إلى يزيد وعنده أبو بَرْزَة الأسلمي، فوضع الرأس بين يديه، فأقبل ينكث القضيب [في فيه] ويقول:

نُفَلِّقُ هَاماً مِن رِجَالٍ أَحِبَّةٍ عَلَيْنَا، وهم كانوا أعقَّ وأظلما

فقال له أبو بَرْزَة: ارفع قضيبك فطال والله ما رأيت رسول الله ﷺ يضع فمه على فمه يلثمه، وكان جميع من حضر مقتل الحسين من العساكر وحاربه وتولَّى قتله من أهل الكوفة خاصة، لم يحضرهم شامي. ●

وہ تمام لوگ جنہوں نے حسین سے قتال میں حصہ لیا اور ان کے خلاف جنگ کی اور انہیں قتل کیا، یہ سب کے سب خالص اہل کوفہ میں سے تھے شام کا کوئی بھی شخص ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔

● بحار الانوار ج45 ص409

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصّہ ۲ دُوم

بحار الانوار

مُلّا محمّد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامۂ عصر مفتی سیّد طیّب آغا الموسوی الحسینی الجزائری دام ظلہ

در حالات

امام حسین علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۲۴۲۸۶

؎ ۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے اس وقت فرمایا: تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو۔ پھر ہمارا قاتل کون ہے؟ * بشیر بن جزیم اسدی کہتا ہے، میں نے اس دن حضرت زینبؑ بنت علیؑ کو اس طرح تقریر کرتے دیکھا کہ قسم بخدا! اس سے پہلے کبھی کسی پردہ نشین بی بی کو اتنی فصاحت و بلاغت سے بولتے نہ دیکھا تھا گویا زینبؑ کے دہنِ مبارک میں ان کے باپ علی مرتضیٰ علیہ السلام کی زبان گوہربار تھی۔ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ "چُپ رہو" اس اشارہ کی یہ تاثیر تھی کہ ارتدّت الانفاس وسکنت الاجراس لوگوں کے سینوں میں سانس رک گئی، اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز تک بند ہوگئی۔ زینبؑ نے فرمانا شروع کیا۔

"تمام حمد خداوندِ کریم کے لیے ہے اور دُرود و سلام ہے میرے جد محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اُن کی آلِ پاک پر۔ امّا بعد اے کوفہ والو! اے مکر و دغا والو! تم رو رہے ہو تمہیں تمہارے آنسو اور نہ رکیں تمہارے نوحے۔ تمہاری مثال اس بڑھیا جیسی ہے جو مضبوط تاگا بٹ کر کھول ڈالے۔ تمہاری قسمیں کیا غداری کے لیے تھیں۔ تم میں سوائے اوچھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے کیا ہے۔ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا جانتے ہو اور دشمنوں کی طرح اذیت پہنچاتے ہو۔ تم کوڑے پر اُگے ہوئے خس و خاشاک ہو، تم قبر پر لگی ہوئی چاندی ہو جس کا سوائے قبرستان کی زینت کے کوئی فائدہ نہیں۔ ارے کتنا بُرا ذخیرہ تم نے اپنے لیے مہیا کر رکھا ہے، اللہ کا غضب تمہارے اوپر ہے۔ اور تم ہمیشہ معذّب رہو گے۔ تم رو رہے ہو اور ڈاڑھیں مار رہے ہو۔ ہاں خدا کی قسم! اب روؤ گے بہت ہنسو گے کم، کیونکہ تم نے زمانہ بھر کی برائیاں اپنے دامن میں سمیٹ لیں، اب یہ دھبّے تمہارے دامن سے چھڑائے نہ جا سکیں گے، اور فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون کے دھبّے کیسے چھوٹ سکتے ہیں۔ اُس کے خون کے دھبّے جو سیّد شباب اہلِ جنّت ہے، جو تمہارے نیکوں کا ملجا و ماویٰ تھا۔ جو تمہاری مصیبتوں کے کے وقت جائے پناہ تھا۔ جو راہِ ہدایت دکھانے کے لیے ایک نورانی منارہ تھا، جو سنّتِ رسولؐ کا پیشوا تھا۔ کتنا بُرا ذخیرہ تم لے چلے ہو۔ تمہارے لیے ہلاکت و بربادی ہو، تمہاری کوئی امید بر نہ آئے، تمہارے ہاتھ قلم ہوں، تمہاری تجارت برباد ہو، تم غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو۔ تم پر ذلّت و رسوائی کی مار ہو۔ ۲ کوفہ والو! جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس جگر بند کو تم نے ذبح کر ڈالا! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس ناموس کو تم نے سر برہنہ لا کھڑا کیا؟ کس کا خون تھا جو تم نے بے دریغ بہایا؟ یہ کس کی حرمت ضائع کی؟ تم نے بڑی مصیبت برپا کر دی۔ (بروایت دیگر) فرمایا "ایسی مصیبت کہ قریب ہے آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے، ایسی مصیبت جس سے زمین و آسمان کا دامن مملو ہو جائے

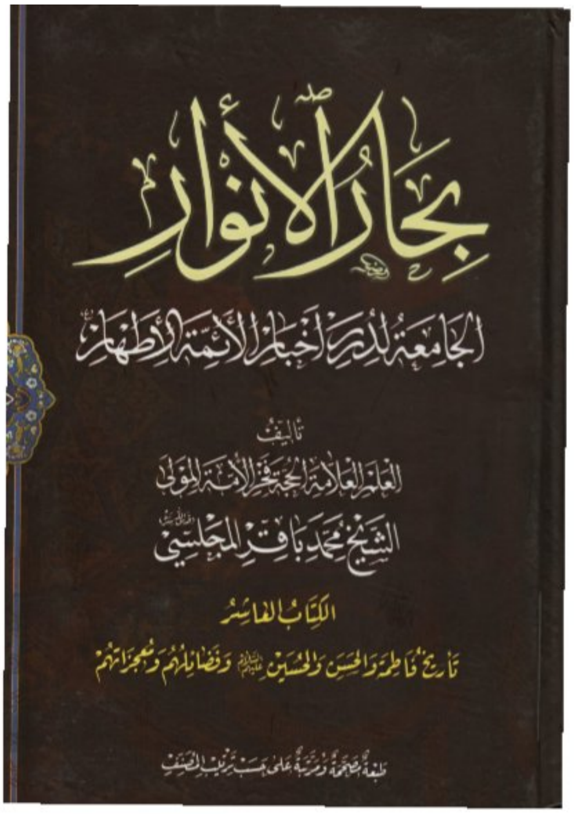

دار الجنة و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته .

٧٤/٤٥ أقول قوله و قيل لعله من السيد أو من بعض الرواة.

٤ـ و قال المسعودي في كتاب مروج الذهب فعدل الحسين إلى كربلاء و هو في مقدار ألف[٨] فارس من أهل بيته و أصحابه و نحو مائة راجل فلم يزل يقاتل حتى قتل صلوات الله عليه و كان الذي تولى قتله رجلا من مذحج و قتل و هو ابن خمس و خمسين سنة و قيل ابن تسع و خمسين سنة و قيل غير ذلك و وجد به عليه السلام يوم قتل ثلاث و ثلاثون طعنة و أربع و ثلاثون ضربة و ضرب زرعة بن شريك التميمي لعنه الله كفه اليسرى و طعنه سنان بن أنس النخعي لعنه الله ثم نزل و اجتز رأسه و تولى قتله من أهل الكوفة خاصة لم يحضرهم شامي و كان جميع من قتل معه سبعا و ثمانين و كان عدة من قتل من أصحاب عمر بن سعد في حرب الحسين عليه السلام ثمانية و ثمانين رجلا[٩]

أقول: و لنوضح بعض مشكلات ما تقدم في هذا الباب. قوله عليه السلام لو لا تقارب الأشياء أي قرب الآجال أو إناطة الأشياء بالأسباب بحسب المصالح أو أنه يصير سببا لتقارب الفرج و غلبة أهل الحق و لما يأت أوانه و في بعض النسخ لو لا تفاوت الأشياء أي في الفضل و الثواب. قوله عليه السلام فلم

---

١. في المصدر: «المهاجر» و في نسخة من المصدر: «المظاهر».
٢. في المصدر: «زاهر».
٣. في المصدر: «ابن» بدل «بني».
٤. في المصدر: «أسعد» بدل «سعد».
٥. كلمة: «المرتّث» بدل «المرتب».
٦. في المصدر: «المرتثّ» بدل «المرتب».
٧. الاقبال ج ٣ ص ٧٣ ـ ٨٠.
٨. في المصدر: «خمسمائة» بدل «ألف».
٩. مروج الذهب ج ٣ ص ٦١ ـ ٦٢.

اللهوف في قتلى الطفوف

تأليف

علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن طاووس

الحسيني المتوفى ٦٦٤

ويليه كتاب حكاية المختار في

أخذ الثار برواية

أبي مخنف

منشورات المطبعة الحيدرية في النجف

١٣٦٩ هـ - ١٩٥٠ م

شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

وجائت هوازن باثنى عشر رأسا وصاحبهم شمر بن ذي الجوشن لعنهم الله وجائت تميم بسبعة عشر راسا وجائت بنو اسد بستة عشر رأسا وجائت مذحج بسبعة رؤس وجاء باقى الناس بثلاثة عشر راسا

قال الراوي ولما انفصل عمر بن سعد لعنه الله عن كربلا خرج قوم بنى اسد فصلوا على تلك الجثث الطواهر المرملة بالدماء ودفنوها على ماهى الان عليه وسار ابن سعد بالسبى المشار اليه فلما قاربوا الكوفة اجتمع اهلها للنظر اليهن

قال الراوي فاشرفت امرأة من الكوفيات فقالت من اى الاسارى انتن فقلن نحن اسارى ال محمد (ص) فنزلت المرئة من سطحها فجمعت لهن ملاء وارزاً ومقانع واعطتهن فتغطين

قال الراوي وكان مع النساء على بن الحسين (ع) قد نهكته العلة والحسن بن الحسن المثنى وكان قد واسى عمه وامامه فى الصبر على ضرب السيوف وطعن الرماح وانما اثث وقد اثخن بالجراح

وروى مصنف كتاب المصابيح ان الحسن بن الحسن المثنى قتل بين يدى عمه الحسين عليه السلام في ذلك اليوم سبعة عشر نفسا واصابه ثمانية عشر جراحة فوقع فاخذه خاله اسماء بن خارجة فحمله الى الكوفة وداواه حتى برء وحمله الى المدينة وكان معهم ايضا زيد وعمر وولدا الحسن السبط عليهم السلام فجعل اهل الكوفة ينوحون ويبكون فقال علي بن الحسين عليهما السلام تنوحون وتبكون من اجلنا فمن ذا الذى قتلنا

امام علیہ السلام نے فرمایا
کسی بھی شہر میں ہمارے دوست اتنے نہیں ہیں جتنے کہ کوفہ میں ہیں۔ پھر آپ نے یہ الفاظ
فرمائے۔

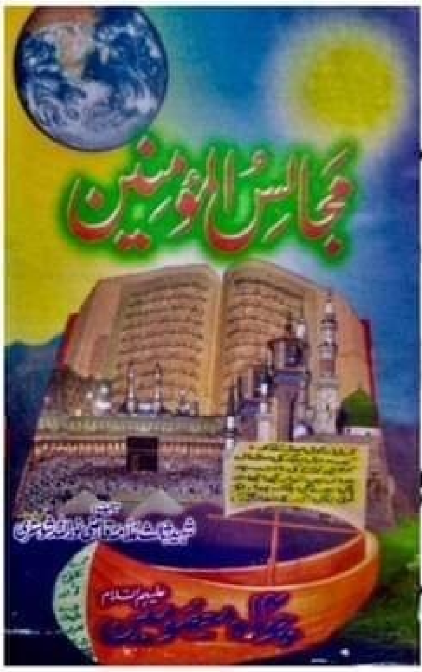

العصابة ان الله هداكم بامر جهله الناس فاحببتمونا
بغضونا و خالفنا الناس و وافقتمونا و كذبنا الناس و صد
محيانا واماتكم مماتنا فاشهد على ابى انه كان يقو
ان يرى ماتقربه عينه اويغيظ الا ان يبلغ نفسه هكذا و
و قدقال الله فى كتابه ولقد ارسلنا رسلامن قبلكم و
ذرية (الرعد ٣٨) فنحن ذرية الرسول (ص)۔

اے جماعت کوفہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس امر (امامت) کی ہدایت دی ہے جس سے
لوگ ناواقف ہیں۔ تم نے ہم سے محبت کی جبکہ لوگوں نے ہم سے بغض رکھا۔ تم نے ہماری
اطاعت کی اور لوگوں نے ہماری مخالفت کی۔ تم نے ہماری موافقت کی اور لوگوں نے ہماری
تکذیب کی۔ تم نے ہماری تصدیق کی۔ خدا تمہیں ہمارے جینے اور ہمارے مرنے کی توفیق عطا
کرے اور میں اپنے والد علیہ السلام کے لئے گواہی دیتا ہوں۔ وہ فرماتے تھے کہ تمہاری آنکھ
ٹھنڈک یا غیظ و غصہ کے لئے بس یہی دیر ہے کہ اس کا سانس یہاں تک پہنچ جائے۔ پھر
آپ نے اپنے ہاتھ سے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
ہم نے تم سے پہلے اپنے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے لئے ازواج و ذریت بنائی۔
ہم ذریت رسولؐ ہیں۔

بہر نوع اہل کوفہ کا اہل تشیع ہونا محتاج دلیل نہیں ہے ہاں کوئی کوفی سنی ہو تو اس کی سنیت
محتاج دلیل ہے۔

بنی مروان کے دور میں ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے پوچھا تم کون ہو؟

ہم نے عرض کیا۔

ہم اہل کوفہ ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔

کسی بھی شہر میں ہمارے دوست اتنے نہیں ہیں جتنے کہ کوفہ میں ہیں۔ پھر آپؑ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

ایتها العصابة ان الله هداکم بامر جهله الناس فاحببتمونا و ابغضنا الناس وبایعتمونا و خالفنا الناس و وافقتمونا و کذبنا الناس و صدقتمونا فاحیاکم الله محیانا و اماتکم مماتنا فاشهد علی ابی انه کان یقول مابین احد کم وبین ان یری ماتقربه عینه اویغیظ الا ان یبلغ نفسه هکذا و اهویٰ بیده الی حلقه و قدقال الله فی کتابه و لقد ارسلنا رسلامن قبلکم و جعلنا لهم ازواجاً و ذریة (الرعد ۳۸) فنحن ذریة الرسول (ص)۔

اے جماعت کوفہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس امر (امامت) کی ہدایت دی ہے جس سے باقی لوگ ناواقف ہیں۔ تم نے ہم سے محبت کی جبکہ لوگوں نے ہم سے بغض رکھا۔ تم نے ہماری بیعت کی اور لوگوں نے ہماری مخالفت کی۔ تم نے ہماری موافقت کی اور لوگوں نے ہماری تکذیب کی۔ تم نے ہماری تصدیق کی۔ خدا تمہیں ہمارے جینے اور ہمارے مرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اپنے والد علیہ السلام کے لئے گواہی دیتا ہوں۔ وہ فرماتے تھے کہ تمہاری آنکھ کی ٹھنڈک یا غیظ وغصہ کے لئے بس یہی دیر ہے کہ اس کا سانس یہاں تک پہنچ جائے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ہم نے تم سے پہلے اپنے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے لئے ازواج وذریت بنائی۔

ہم ذریت رسولؐ ہیں۔

بہرنوع اہل کوفہ کا اہل تشیع ہونا محتاج دلیل نہیں ہے ہاں کوئی کوفی سنی ہو تو اس کی سنیت

محتاج دلیل ہے۔

ابوحنیفہ کوفی تھے۔ اسی لئے بعض لوگوں کے دل اس کے لئے آج بھی صاف نہیں ہیں۔ وہ انہیں شیعہ سمجھتے ہیں یا کم از کم تشیع سے متاثر ضرور سمجھتے ہیں۔

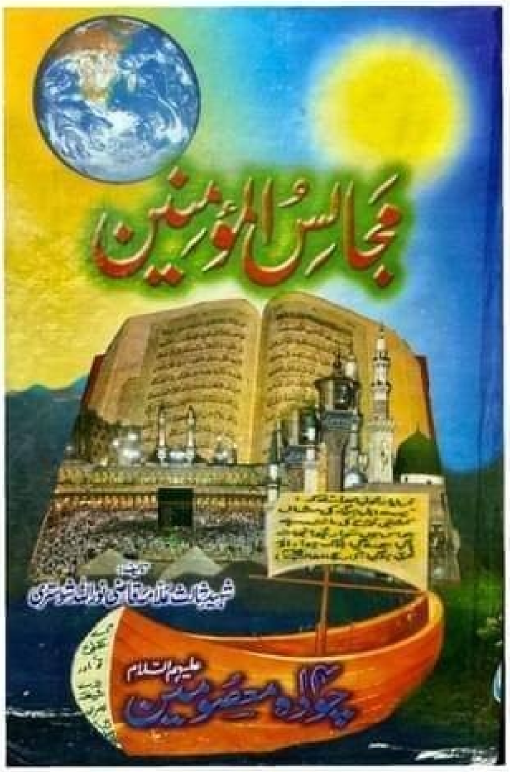

وَذُرِّيَّةً ﴾(١) فنحن ذرّيّة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم(٢).

ومجمل القول: لا حاجة بإقامة دليل على تشيّع الكوفة، والسنّي الكوفي خلاف الأصل ويحتاج لإقامة الدليل، وإن كان أبو حنيفة كوفيّاً إلى الدرجة التي قال ابن كثير في بيان حال جعفر بن محمّد بن فطيرا وزير العراق: وكان ينسب إلى التشيّع، وهذا كثير في أهل تلك البلاد لا كثّر الله أمثالهم، انتهى كلام ابن كثير(٣).

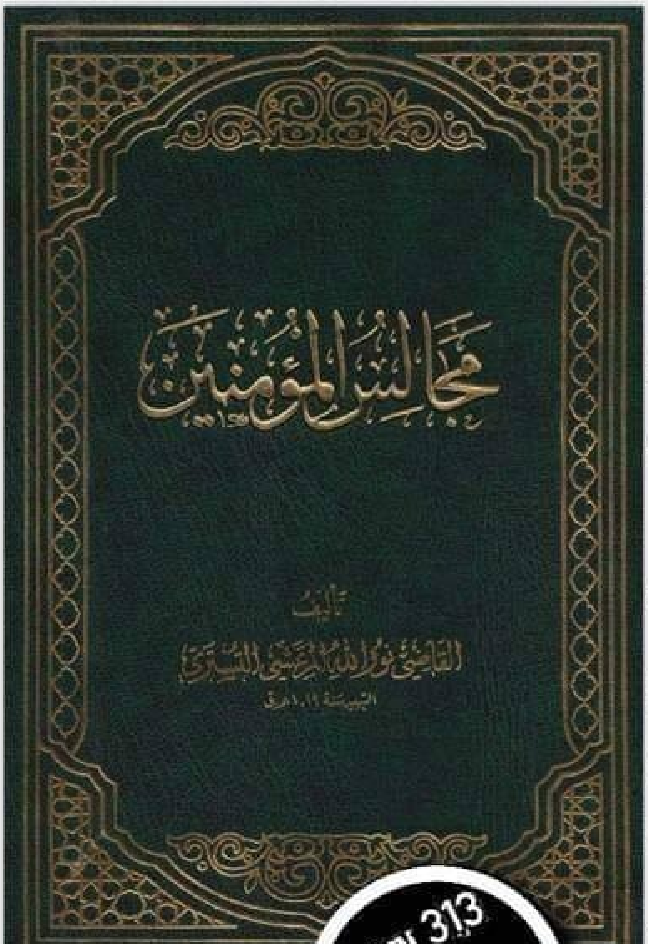

قال صاحب المعجم: الحلّة ـ بالك
وفيهم كثرة... والحلّة علم لعدّة مواض
الكوفة وبغداد كانت تسمّى الجامعين
صدقة بن منصور بن دبيس بن عليّ
من النيل فلمّا قوي أمره واشتدّ أزره
بركياروق ومحمّد وسنجر أولاد ملك
الحروب، انتقل إلى الجامعين موضع
في محرّم سنة ٤٩٥ وكانت أجمة تأو
بها المساكن الجليلة والدور الفاخرة
التجّار فصارت أفخر بلاد العراق وأ

Sunni 313
دفاع اهلسنت و رد رافضیت
www.Sunnilibrary.com

(١) الرعد/٣٨.

(٢) أمالي الطوسي ص١٤٤.

(٣) البداية والنهاية ج١٣ ص١٠ وفيه: «لا أكثر الله منهم الخ» وأنا أقول: أكثر الله منكم لتكونوا حطب جهنّم.

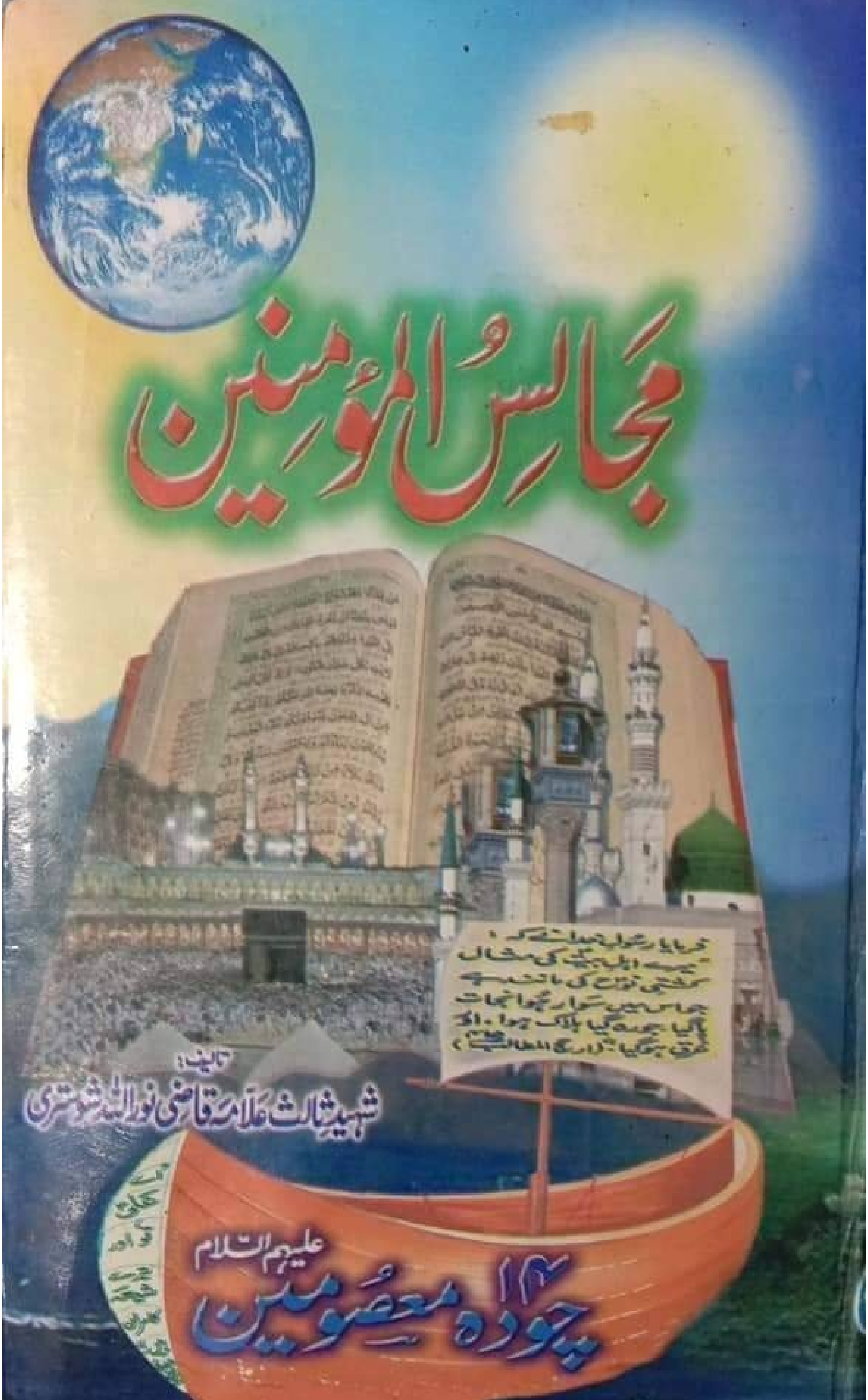

مجالسُ المؤمنین
فرمایا رسول خدا نے کہ
میرے اہلبیت کی مثال
کشتی نوح کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
تالیف:
شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری
علیہم السلام
۱۴ چودہ معصومین

خوش کردے۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن حسن بن محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ مفضل بن صالح سے وہ محمد بن علی حلبی سے وہ امام ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ہماری ولایت مختلف شہروں پر پیش کی تو اسے اہل کوفہ کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہ کیا اور اس کی جانب ایک قبر ہے جو مصیبت زدہ بھی اس کی طرف جائے اور چار رکعت نماز اس کے پاس پڑھے تو اللہ عزوجل اسے خوش و خرم واپس بھیجتا ہے اور اسکی ہر حاجت پوری فرماتا ہے۔

حدیث ۵ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ۔ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ صاحب کربلا، مظلوم، مکروب، پیاسے اور ظلم و جور سے قتل کیے گئے اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ جو بھی لاچار مصیبت زدہ، گناہگار، مغموم، پیاسا اور آفت زدہ ان کے پاس آئے اور وہاں دعا کرے پھر حسینؑ کی زیارت کے وسیلہ اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو بھی اس نے مانگا وہ اسے عطا کرے گا اس کے گناہ معاف کردے گا اور اس کی عمر میں برکت ڈال دے گا اور اس کے رزق میں فراوانی پیدا کرے گا۔ لہٰذا اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت اور محمد بن حسن

کے محبوں اور ان کے شیعہ کو جنت میں جدا نہ کرے گا اور وہاں ان کو عطیات اسی طرح دے گا جس طرح تمہیں دے رہا ہے یا دے گا اور راضی ہوگا لیکن ان پر بہت بڑی آزمائش ہوگی جو ان کو اس دنیا میں پیش آئے گی اور بہت سے مکروہات جو انہی لوگوں کے ہاتھوں پہنچیں گے اور وہ لوگ بھی تمہاری امت میں سے ہونگے مگر اللہ سے اور آپؐ سے بری ہونگے یہ لوگ آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دینگے اور ان کو ظلم و جور سے قتل کریں گے، ان کی قبریں متفرق اور دور دور ہوں گی یہ ہی اللہ کے پسندیدہ ہیں ان کے لیے بھی اور آپؐ کے لیے بھی تو آپؐ اللہ کی حمد بیان کریں اور اس کی مشیت اور تقدیر پر راضی ہوں اور مخلوق میں سے بدترین مخلوق وہ ہوگی جو ان کو قتل کرے گی۔ پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا میں نے اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی مشیت پر راضی ہوگیا جو اس نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے پھر جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمدؐ! بے شک آپؐ کا بھائی آپؐ کے بعد مظلوم اور مغلوب ہوگا اور آپؐ کے دشمنوں کے ظلم و جور کا نشانہ بنے گا پھر آپؐ کے بعد اس کو قتل کردیا جائے گا اور اس کو بدترین مخلوق کا آدمی قتل کرے گا جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت ہوگا اور وہ صالح کی اونٹنی کے قاتل کی طرح ہوگا۔ (وہ یعنی مولا علیؑ) ایسے شہر میں ہجرت کرے گا جو اس کے شیعہ اور اس کی اولاد کے شیعوں کا گڑھ ہوگا۔ اس میں ہر حال میں ان پر ظلم وستم کیا جائے گا اور ان کی مصیبت عظیم ہوگی اور آپ کا نواسہ (اپنے ہاتھ سے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا) آپؐ کی اولاد، اہل بیتؑ اور امت کے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ فرات کے کنارے کربلا کی زمین پر قتل کیا جائے گا۔ اس جگہ کو اسی وجہ سے کرب وبلا کہتے ہیں جو عذاب آپؐ کے اور آپؐ کی اولادؑ کے دشمنوں پر ہوگا اس کی کرب کبھی ختم نہ ہوگی اور اس کی حسرت کبھی ختم نہ ہوگی اور اے محمدؐ! کربلا تمام زمین سے بہترین زمین کا ٹکڑا ہے اور حرمت کے لحاظ سے عظیم ترین ہے وہاں آپؐ کا نواسہ قتل کیا جائے گا اور ان کے اہل وعیال اور اصحاب بھی اور یہ جگہ جنت کے میدانوں میں سے ہوگی جب یہ دن آئے گا تو آپ کا نواسہ اور ان

کامل الزیارات

تالیف

ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ القمیؒ

متوفی ۳۶۸ھ

مترجم:

سید اقرار حسین زیدی

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

على الانصار بحقنا وحجتنا ثم تداولتها قريش واحدا بعد واحد حتى رجعت الينا فنكثت بيعتنا ونصبت الحرب لنا ولم يزل صاحب الأمر في صعود كوءد حتى قتل فبويع الحسن ابنه وعوهد ثم غدر به واسلم ووثب عليه اهل العراق حتى طعن بخنجر في جنبه وانتهب عسكره وعولجت خلاخل امهات اولاده فوادع معوية وحقن دمه ودم اهل بيته وهم قليل حق قليل ثم بايع الحسين من اهل العراق عشرون الفا غدروا به وخرجوا عليه وبيعته في اعناقهم فقتلوه ثم لم نزل اهل البيت نستذل ونستضام ونقصى ونمتهن ونحرم ونقتل ونخاف ولا نأمن على دمائنا ودماء اوليائنا ووجد الكاذبون الجاحدون لكذبهم وجحودهم موضعا يتقربون به الى اوليائهم وقضاة السوء في كل بلدة فحدثوهم بالاحاديث الموضوعة المكذوبة ورووا عنا ما لم نقله وما لم نفعله ليبغضونا الى الناس وكان عظم ذلك وكبره زمن معوية بعد

أعيان الشيعة

تأليف

السيد محسن الأمين الحسيني العاملي

الجزء الأول

الطبعة الأولى حقوق الطبع محفوظة

دمشق * مطبعة ابن زيدون * عام ١٣٥٣ — ١٣٥٤ه‍ ١٩٣٥م

خطبة ام كلثوم[1]

وقالت أم كلثوم : صه يا أهل الكوفة ، تقتلنا رجالكم ، وتبكينا نساؤكم . فالحاكم بيننا وبينكم الله يوم فصل الخطاب .

يا أهل الكوفة سوأة لكم ، ما لكم خذلتم حسيناً وقتلتموه وانتهبتم أمواله ، وسبيتم نساءه ونكبتموه ، فتباً لكم وسحقاً ، ويلكم أتدرون أي دواه دهتكم واي وزر على ظهوركم حملتم ، وأي دماء سفكتم وأي كريمة أصبتموها وأي صبية أسلمتموها واي اموال انتهبتموها قتلتم خير الرجالات بعد النبي ونزعت الرحمة من قلوبكم ألا إن حزب الله هم المفلحون ، وحزب الشيطان هم الخاسرون .

فضج الناس بالبكاء ونشرن النساء الشعور وخمشن الوجوه ولطمن الخدود ودعون بالويل والثبور فلم ير ذلك اليوم أكثر باك .

خطبة السجاد (ع)

وجيء بعلي بن الحسين على بعير ضالع والجامعة في عنقه ويداه مغلولتان الى عنقه وأوداجه تشخب دماً فكان يقول :

يا أمة السوء لا سقياً لربعكم   يا أمة لم تراع جدّنا فينا
لو أننا ورسول الله يجمعنا   يوم القيامة ما كنتم تقولونا؟
تسيرونا على الأقتاب عارية   كأننا لم نشيّد فيكم دينا !

وأومأ إلى الناس أن اسكتوا فلما سكتوا حمد الله وأثنى عليه وذكر النبي فصلّى عليه ثم قال :

أيها الناس من عرفني فقد عرفني ، ومن لم يعرفني فأنا علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب ، انا ابن من انتهكت حرمته ، وسلبت نعمته وانتهب ماله ،

---

(١) أشرنا في عدة مواضع من كتابنا هذا الى أن زينب العقيلة هي ام كلثوم وهذه الفقرات جزء من كلامها السابق ، ونذكر هذا الكلام هنا على عادة اهل المقاتل .

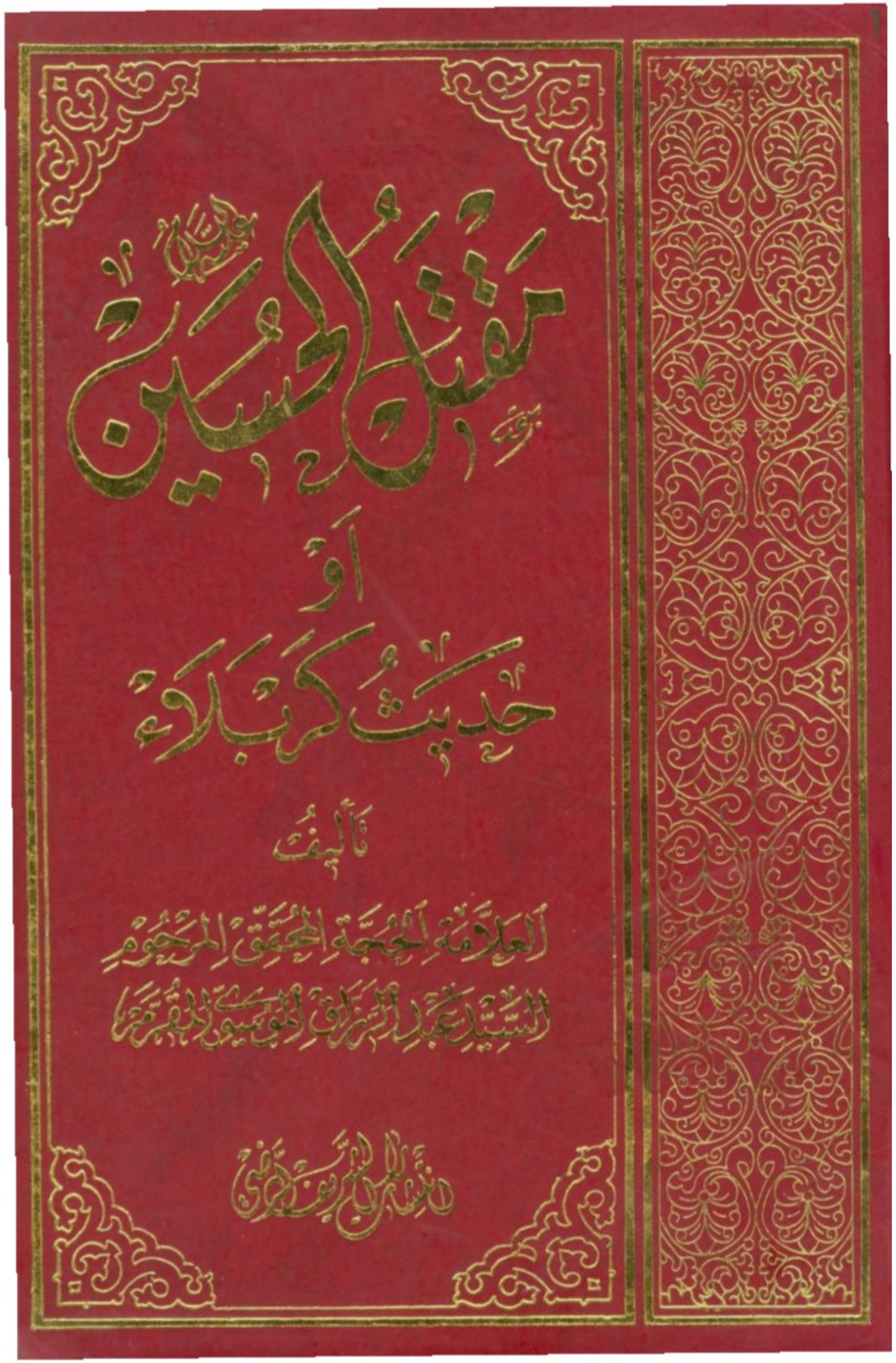

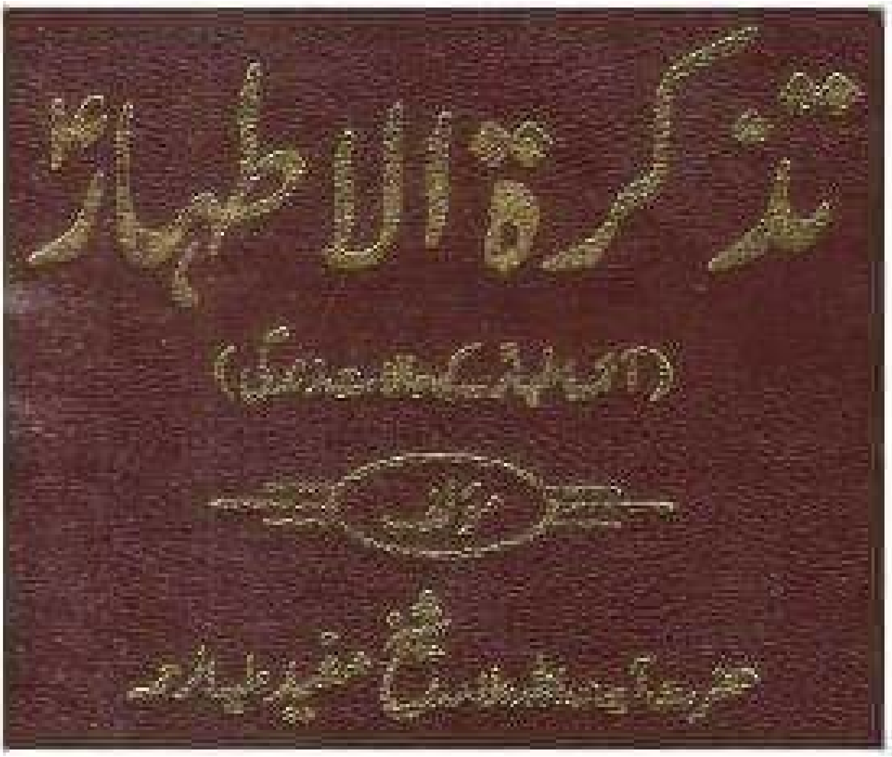

آپ نے جہاد کی دعوت دی اور جنگ کے لیے تیار ہوئے اور اپنی اولاد اور گھر والوں کو لے کر حرم خدا اور رسول (مکہ و مدینہ) سے عراق کی طرف روانہ ہوئے تاکہ اپنے ان شیعوں سے دشمن کے خلاف مدد حاصل کریں جنہوں نے آپ کو دعوت دی تھی۔

آپ نے پہلے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؑ کو بھیجا اور چاہا کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف پکاریں اور جہاد کے لیے ان سے بیعت لیں چنانچہ اہل کوفہ نے اس پر بیعت کی، پختگی کا اظہار اور ہر قسم کی مدد اور خلوص و نصیحت کی ضمانت دیتے ہوئے وثوق و اطمینان دلایا اور عہد و عقود دیئے۔

لیکن جلد ہی انہوں نے بیعت توڑ کر آپ کا ساتھ چھوڑ دیا اور انہیں (حضرت مسلم کو) دشمن کے حوالہ کر دیا۔ آپ کو ان کے سامنے شہید کیا گیا لیکن کسی نے زرو کا بلکہ وہ لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے لیے نکل آئے آپ کا محاصرہ کیا آپ کو اللہ کے شہروں (اللہ کی سرزمین) کی طرف جانے سے روک دیا ایسی بے چارگی کی حالت پیدا کر دی کہ کسی مددگار کو پاتے اور نہ ہی ان سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ وہ آپ کے اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے آپ پر غالب پا کر شہید کر دیا۔

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع وعلى أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدير معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام ـ وإلّا لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث ـ ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت ـ أعوذ بالله ـ بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل حزب أبي سفيان ، ينبغي الإشارة هنا إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم سابقة سيئة بين المسلمين ، وهو من المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة الخلافة .

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد موطىء قدم للأمويين داخل مؤسسات الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُطالبون بملكية الخلافة الإسلامية (وهو ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذين كانوا قد أحاطوا ببيت عثمان) ، هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا كان قد هُيئت الظروف له ، منذ زمن الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعود الأمويين للسلطة ، من خلال تعيينه لمعاوية والياً على بلاد الشام وسورية ، الغنية خصوصاً ، إذا ما أخذنا بعين الاعتبار اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر كان يجري تعديلات ، وتطهيرات

مكتبة الفكر الجديد

الملحمة الحسينية

الأستاذ مرتضى المطهري

الجزء الثالث

السيوري الحلي:

المشهور أن ٢٠ الف من الشنيعة غدروا بالحسين ولم يكن يعلم بغدرهم لكن بعد موته فجأة اصبح يعلم الغيب ويشفي المرضى!!

درع الاسلام - شبكة الدفاع عن السنه

والجواب: أنّ الأحكام تختلف بحسب الأمارات المختلفة، والحسين عليه السلام لم يخرج من الحجاز إلّا بعد أن ورد عليه ثمانمائة كتاب ببيعة أربعة وعشرين ألفاً من الفرسان المقاتلين[1] وبعد أن بعث إليه مسلم بن عقيل رضي الله عنه يستحثّه لمّا أخذ له البيعة من ثمانية عشر ألفاً غير أهل البصرة، فخرج عليه السلام من مكّة مع ستّين فارساً وأربعين راجلاً ليصل بمن بايعه لا ليحارب بهم، ولم يعلم بما اتّفق من مكيدة ابن زياد، وسوء الاتفاق لمسلم كما هو مشهور، ومع هذه الأمارات الغالبة يجب على الإمام القيام، وإلّا لم يكن معذوراً.

مجمع الفكر الإسلامي
٤٥

اللوامع الإلهية

في المباحث الكلامية

تأليف
مقداد بن عبد الله السيوري الحلي
«الفاضل المقداد»
المتوفى ٨٢٦ هـ

تعليق
الأستاذ العلامة الشيخ محمد تقي مصباح اليزدي

درع الاسلام - شبكة الدفاع عن السنه

تحقيق
مجمع الفكر الإسلامي

والكوفة أساساً أمر ببنائها عمر بن الخطاب بعد الحروب التي خاضها المسلمون في صدر الإسلام وقد أشرف على بنائها جيش الإسلام نفسه . ثم إنه لم يكن هناك شعب أشجع وأقوى وأشد صلابةً على القتال من أهل الكوفة وأهل العراق .

ولكن هؤلاء أنفسهم ، وهم الذين خرج من بينهم ثمانية عشر ألفاً من الناصرين للحسين ومن بينهم كانت الكتب الاثنا عشر ألفاً ، تراهم يفرون من المعركة بعد قدوم ابن زياد إليها . فلماذا يحصل مثل ذلك ؟ لأن زياد بن أبيه كان قد حكم الكوفة لسنوات طويلة لم يترك خلالها جريمةً إلا ارتكبها من قلع العيون ، إلى قطع الأيدي والأرجل ، إلى بقر البطون ، إلى التعذيب والقتل في السجون ، حتى فقدت الكوفة شخصيتها تماماً .

ولذلك تراهم ما أن سمعوا بقدوم ابن زياد حتى صارت المرأة تسحب يد زوجها ، والأم تسحب يد ابنها ، والأخت يد أخيها ، والأب يد ابنه ، ويُخرجونهم بالقوة من بيعة مسلم .

ولا ريب في أنّ أهل الكوفة كانوا من شيعة علي بن أبي طالب (ع) وأن الذين قتلوا الإمام الحسين (ع) هم شيعته ولهذا كتب المؤرخون عن أهل الكوفة يقولون : « قلوبهم معه وسيوفهم عليه »(١) . ذلك أنّ الأمويين كانوا قد سحقوا الشخصية الإسلامية في نفوس أهل الكوفة ولم يَعُد فيها من يملك تلك الأحاسيس الإسلامية الرسالية .

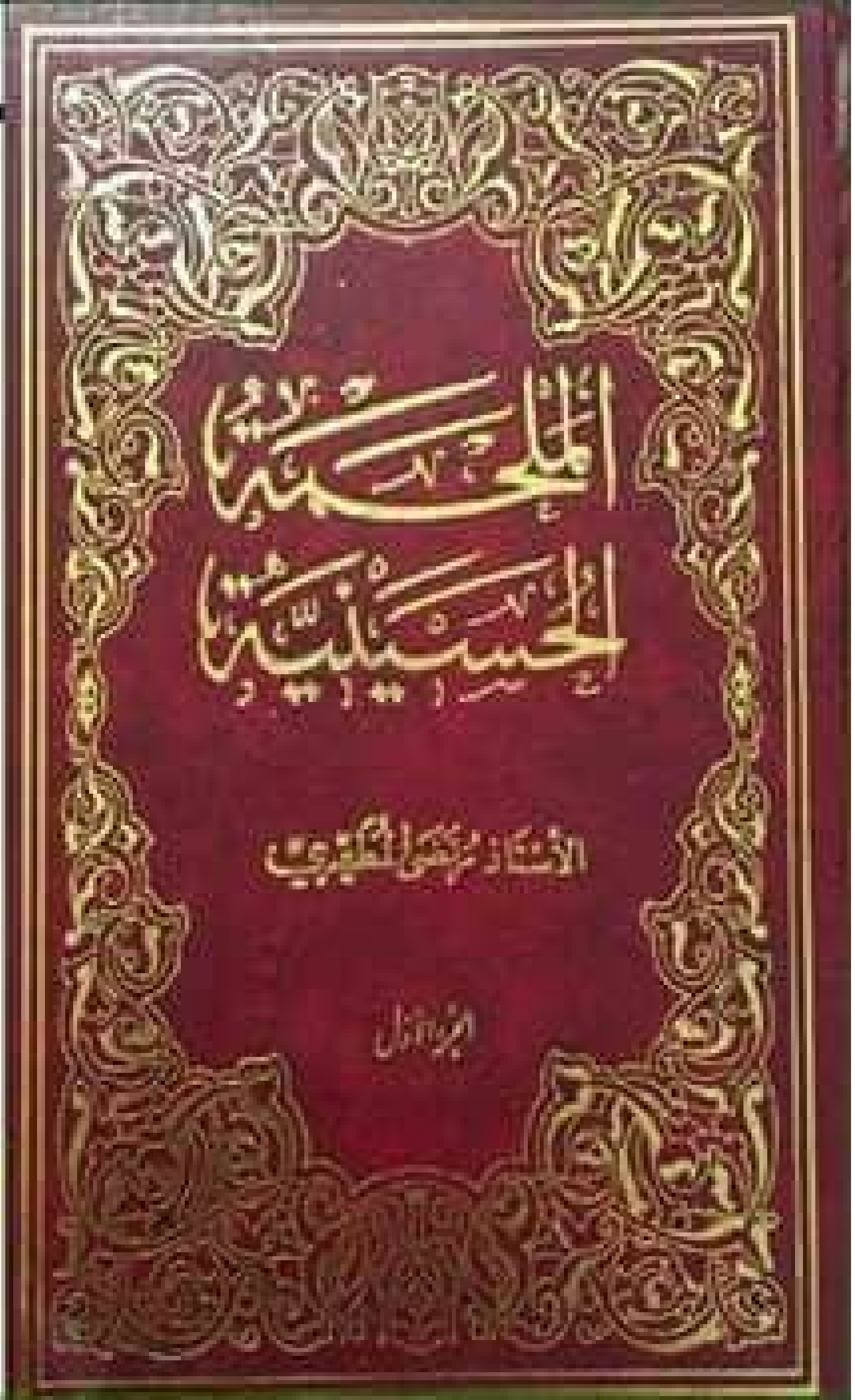

العيش بعد هؤلاء فلما كان السحر، فقال لفتيانه وغلمانه: أكثروا من الماء فاستقوا
وأكثروا ثم ارتحلوا فساروا حتى انتهى إلى زبالة فأتاه خبر عبد الله بن يقطر فأخرج
إلى الناس كتابا فقرأه عليهم:
بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد: فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني
ابن عروة وعبد الله بن يقطر وقد خذلتنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف
من غير حرج ليس عليكم ذمام فتفرق الناس عنه وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي أصحابه
الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه، وإنما فعل ذلك " عليه السلام "
لأنه
علم أن الاعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون إنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة
أهله فكره ان يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون، وبعث بن زياد الحر بن يزيد
في الف فارس إلى الحسين " عليه السلام " فجاء حتى وقفوا مقابل الحسين " عليه السلام "
في حر الظهيرة فقال
اسقوهم وأوردوهم وصلى بهم الحسين الظهر والعصر، ثم توجه إليهم فحمد الله وأثنى عليه
وصلى على النبي (صلى الله عليه وآله) وأخبرهم بمقالة الكوفيين ورسالاتهم، وقال انا أولى
بهذا
الامر عليكم من هؤلاء المدعين ما ليس لهم، فقال الحر: لسنا من هؤلاء الذين كتبوا
إليك وأمرنا إذا لقيناك أن لا نفارقك حتى نقدمك الكوفة، فقال له الحسين " عليه السلام "
الموت
أدنى إليك من ذلك، ثم قال لأصحابه: قوموا فاركبوا فركبوا، وانتظروا حتى ركبت
نساؤهم فقال لأصحابه انصرفوا، فلما ذهبوا لينصرفوا حال القوم بينهم وبين الانصراف
فقال الحسين " عليه السلام الأمير عبيد الله بن زياد
قال
إذا والله لا اتبعك فتراد القو
أؤمر بقتالك إنما أمرت أن ا
الكوفة ولا يردك إلى المدينة
ان يأتيني بأمر يرزقني فيه الع
العذيب والقادسية وسار الح
حسين
اني أذكرك الله في نفسك ،
أفبالموت
تخوفني؟ وهل يعدوا بكم ال
وهو يريد نصرة رسول الله ،
مقتول فقال:

روضة الواعظين

الفتال النيسابوري

قال له الحر: اني لم
فخذ طريقا لا يدخلك
، الأمير فلعل الله
هنا فتياسر عن طريق
سحابه يسايره، ويقول يا
حسين " عليه السلام ":
بو الأوس لابن عمه
قال: أين تذهب؟ فإنك

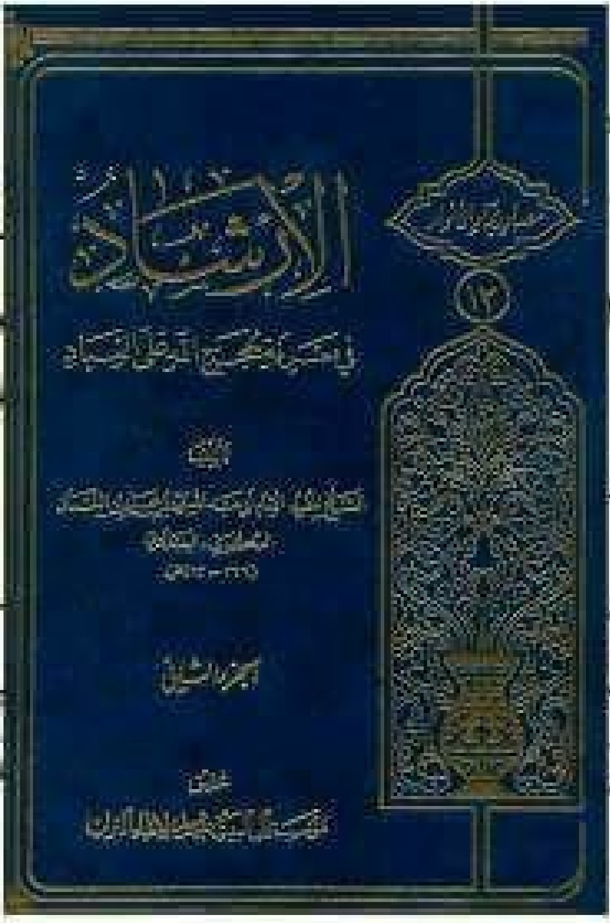

أيـام، ونادى عبدُالله بن الحُصين(١ ... أعلى
صوته: يا حسينُ، ألا تنظرُ إلى ... وقونَ
منه قطرةً واحدةً حتّى تموتوا ... لامُ:
«اللّهمّ اقتُلهُ عطشاً ولا تغفرْ له ...

قالَ حميدُ بنُ مسلم: و ... واللهِ
الّذي لا إلهَ غيرُه، لقد رأيتُه بـ ... يخُ:
العطشَ العطش، ثمّ يعودُ فيشر ... لظّى
عطشاً، فما زالَ ذلكَ دأبه حتّى ...

ولمّا رأى الحسينُ نزولَ العساكرِ مع عمرِ بن سعدٍ بنينوى ومددَهم لقتاله أنفذَ إلى عمرِ بن سعدٍ: «أنّي أريدُ أن ألقاكَ(٤)» فاجتمعا ليلاً فتناجيا طويلاً، ثمّ رجعَ عمرُ بنُ سعدٍ إلى مكانهِ وكتبَ إلى عُبيدِالله بن زيادٍ:

أمّا بعدُ: فإنّ اللهَ قد أطفأَ النائرةَ وجمَعَ الكلمةَ وأصلحَ أمرَ الأمّةِ، هذا حسينٌ قد أعطاني أن يرجعَ إلى المكانِ الّذي أتى منه أو أن يسيرَ إلى ثغرٍ منَ الثغورِ فيكونَ رجلاً منَ المسلمينَ، له ما لهم وعليه ما عليهم، أو أن يأتيَ أميرَ المؤمنينَ يزيدَ فيضعَ يدَه في يدِه، فيرى فيما بينَه وبينَه رأيَه، وفي هذا [لكم](٥) رضىً وللأمّةِ صلاحٌ.

---

(١) في «م» وهامش «ش»: حِصن.
(٢) بغر: كثر شربه للماء، انظر «العين ـ بغر ـ ٤: ٤١٥».
(٣) في هامش «ش»: مات.
(٤) في هامش «ش» بعده اضافة: واجتمع معك.
(٥) ما بين المعقوفين أثبتناه من تاريخ الطبري ٥: ٤١٤، والكامل لابن الأثير ٤: ٥٥ ←

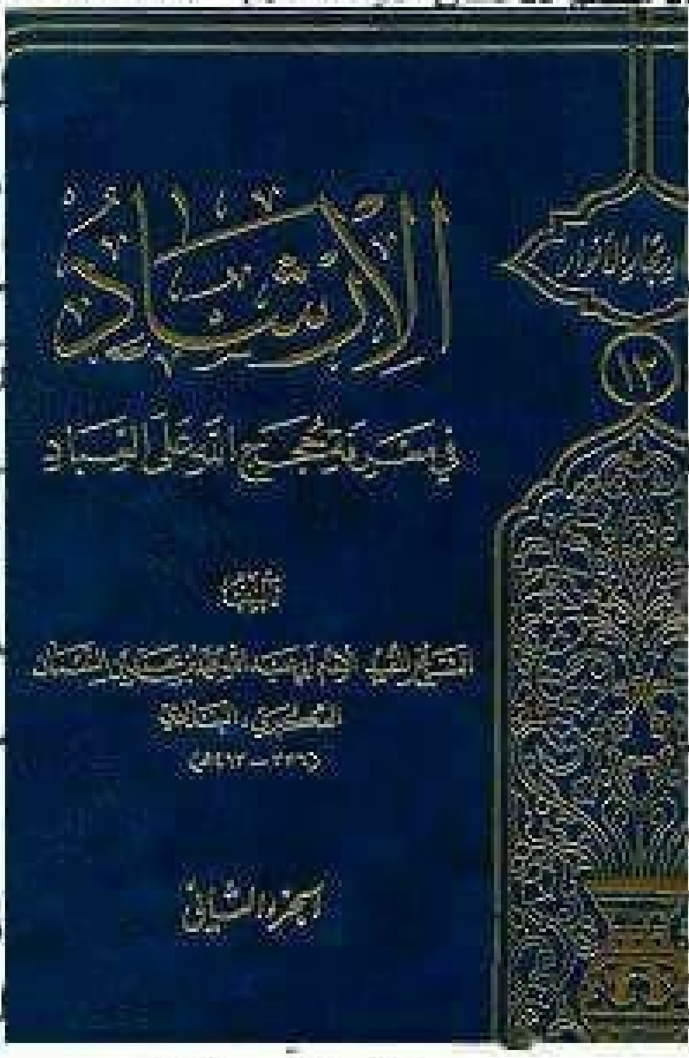

يكرِّرُ[1] ذلكَ ... ك وأهلِ بيتِك إلاّ
انصرفتَ من ... صرٌ ولا شيعةٌ، بل
نتخوّفُ أن يك ... : «ما ترونَ؟ فقد
قُتِلَ مسلمٌ» ... رنا أو نذوقَ ما ذاقَ،
فأقبلَ علينا الـ ... رَ في العيشِ بعدَ
هؤلاءِ» فعلمنـ ... له: خارَ اللهُ لكَ،
فقالَ: «رحِمَهُـ ... أنتَ مثلُ مسلمِ
ابن عقيلٍ، ولـ ... سرعَ. فسكتَ ثمّ
انتظرَ حتّى ... «أكثِروا من الماءِ»
فاستقَوا وأكثـ ... لى زُبالةَ[2] فأتاه خبرُ
عبدِاللهِ بنِ يَقطـ ... يهم[3]:

«بسم الله الرّحمنِ الرّحيم
أمّا بعدُ: فإنّه قد أتانا خبرٌ فظيعٌ قتلُ مسلمِ بنِ عقيلٍ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقطُرَ، وقد خذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصرافَ فلينصرفْ غيرَ حرجٍ، ليسَ عليه ذمامٌ»

فتفرّقَ النّاسُ عنه وأخذوا يميناً وشمالاً، حتّى بقيَ في أصحابِهِ

---

(١) في «م» وهامش «ش»: يـردّد.

(٢) زُبالة: منزل بطريق مكة من الكوفة. «معجم البلدان ٣: ١٢٩».

(٣) رواه الطبري في تاريخه ٥: ٣٩٧، والخوارزمي في مقتل الحسين عليه السلام ١: ٢٢٨، وذكره أبو الفرج في مقاتله: ١١٠ مختصراً، ونقله العلامة المجلسي في البحار ٤٤: ٣٧٢.

ثمّ أمَرَ بالنسوة أن يُنزَلْنَ في دارٍ على حِدَةٍ معهنّ أخوهُنّ عليُّ بن الحسين عليهم السلامُ، فأُفرِدَ لهم دارٌ تتّصلُ بدارِ يزيدَ، فأقاموا أياماً، ثمّ ندبَ يزيدُ النعمانَ بنَ بشيرٍ وقالَ له: تجهّزْ لتخرجَ بهؤلاءِ النسوانِ[١] إلى المدينةِ. ولمّا أرادَ أن يُجهّزَهم، دعا عليَّ بن الحسين عليهما السلامُ فاستخلاه[٢] ثمّ قالَ له: لعنَ اللهُ ابنَ مرجانة، أمَ واللهِ لو أنّي صاحبُ أبيكَ ما سألني خصلةً أبداً إلّا أعطيتُه إيّاها، ولدفعتُ الحتفَ عنه بكلِّ ما استطعتُ، ولكنَّ اللهَ قضى ما رأيتَ؛ كاتِبْني منَ المدينةِ وأنْهِ كلَّ حاجةٍ تكونُ لكَ.

وتقدّمَ بكسوتِه وكسوةِ أهلِه، وأنفذَ معهم في جملةِ النّعمانِ بنِ بشيرٍ رسولاً تقدّمَ إليه أن يسيرَ بهم في الليلِ، ويكونوا أمامَه حيثُ لا يفوتونَ طَرْفَه[٣]، فإذا نزلوا تنحّى عنهم وتفرّقَ هو وأصحابُه حولَهم كهيئةِ الحرسِ لهم، وينزلُ منهم حيثُ إذا أرادَ إنسانٌ من جماعتِهم وضوءاً أو قضاءَ حاجةٍ لم يحتشِمْ.

فسارَ معهم في جملةِ النّعمانِ، ولم يزَلْ يُنازلُهم في الطريقِ ويرفقُ بهم ـ كما وصّاه يزيدُ ـ ويرعونهم حتّى دخ...

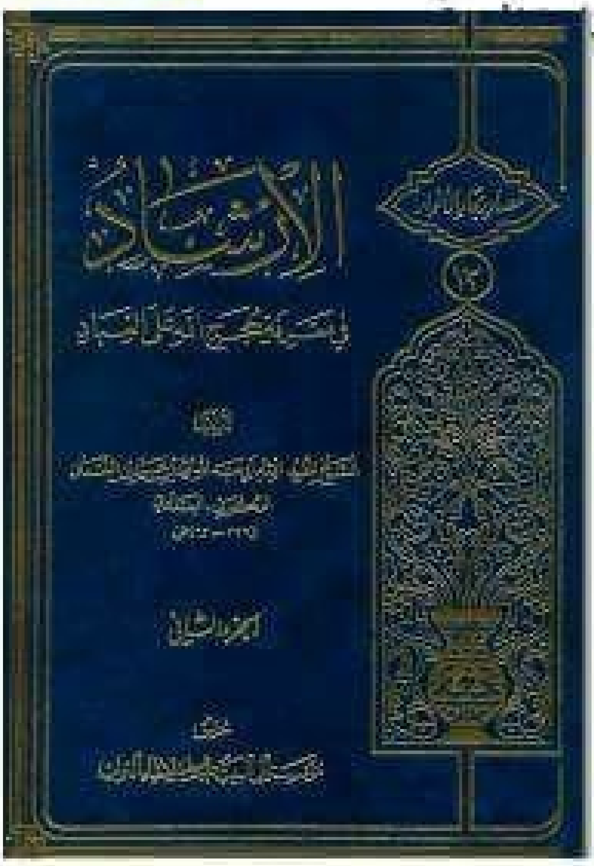

---

(١) في «م» وهامش «ش»: النسوة.
(٢) في «م» وهامش «ش»: فاستخل به.
(٣) في «ش»: طرفة عين.

والكوفة أساساً أمر ببنائها عمر بن الخطاب بعد الحروب التي خاضها المسلمون في صدر الإسلام وقد أشرف على بنائها جيش الإسلام نفسه . ثم إنه لم يكن هناك شعب أشجع وأقوى وأشد صلابةً على القتال من أهل الكوفة وأهل العراق .

ولكن هؤلاء أنفسهم ، وهم الذين خرج من بينهم ثمانية عشر ألفاً من الناصرين للحسين ومن بينهم كانت الكتب الاثنا عشر ألفاً ، تراهم يفرّون من المعركة بعد قدوم ابن زياد إليها . فلماذا يحصل مثل ذلك ؟ لأن زياد بن أبيه كان قد حكم الكوفة لسنوات طويلة لم يترك خلالها جريمةً إلا ارتكبها من قلع العيون ، إلى قطع الأيدي والأرجل ، إلى بقر البطون ، إلى التعذيب والقتل في السجون ، حتى فقدت الكوفة شخصيتها تماماً .

ولذلك تراهم ما أن سمعوا بقدوم ابن زياد حتى صارت المرأة تسحب يد زوجها ، والأم تسحب يد ابنها ، والأخت يد أخيها ، والأب يد ابنه ، ويُخرجونهم بالقوة من بيعة مسلم .

ولا ريب في أنّ أهل الكوفة كانوا من شيعة علي بن أبي طالب (ع) وأن الذين قتلوا الإمام الحسين (ع) هم شيعته ولهذا كتب المؤرخون عن أهل الكوفة يقولون : « قلوبهم معه وسيوفهم عليه »[1] . ذلك أنّ الأمويين كانوا قد سحقوا الشخصية الإسلامية في نفوس أهل الكوفة ولم يعُد فيها من يملك تلك الأحاسيس الإسلامية الرهاينا .

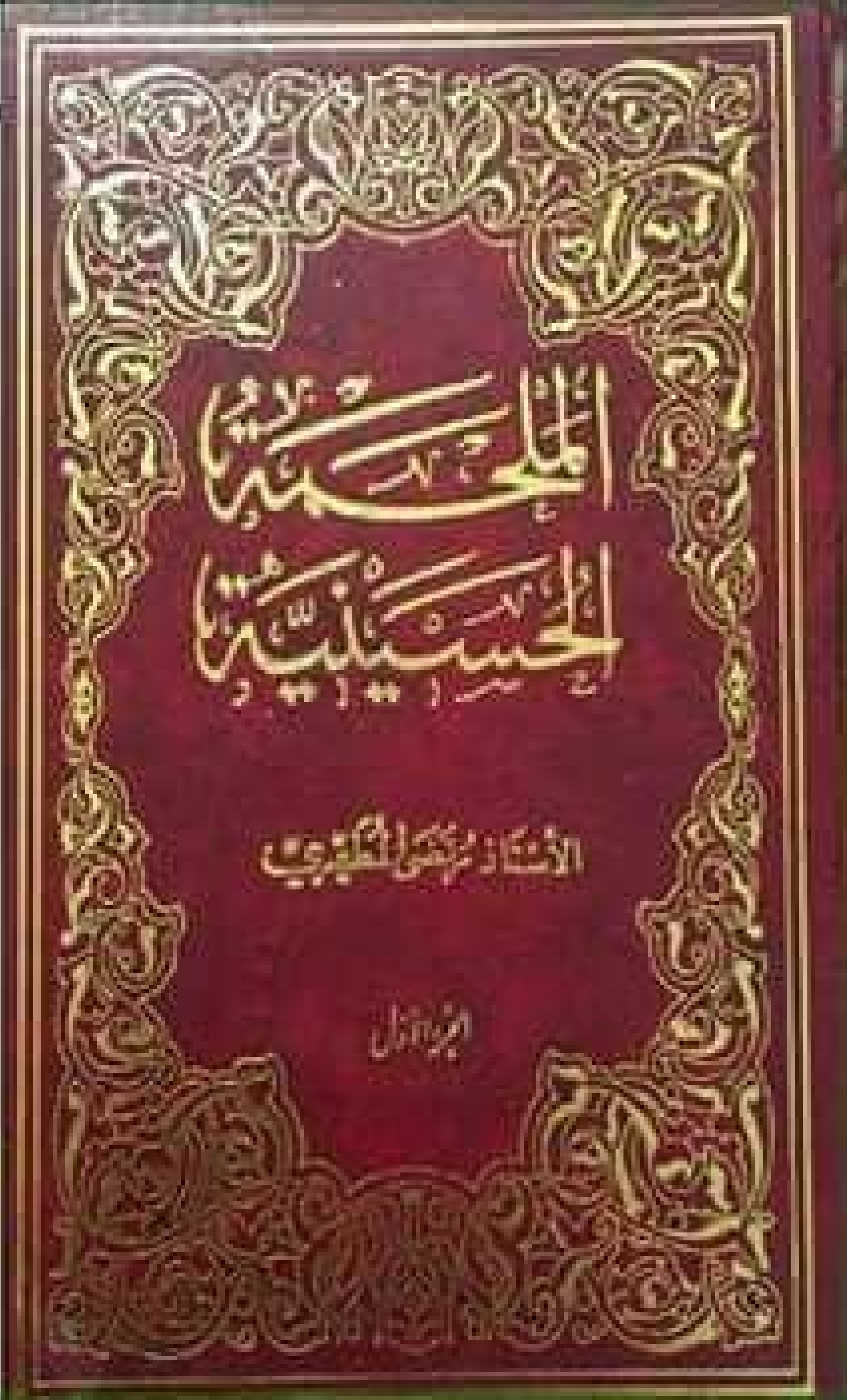

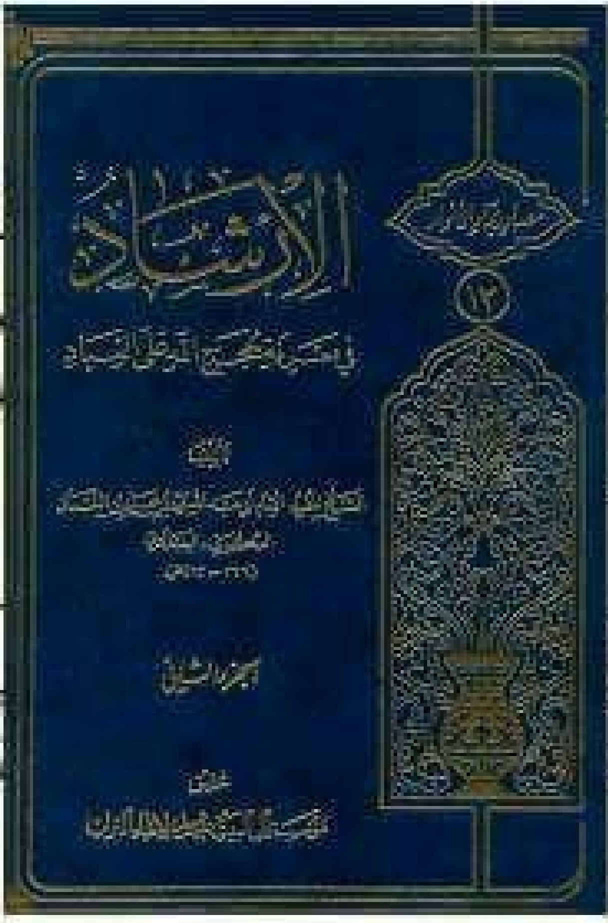

أيامٍ ، ونادى عبدُالله بن الحُصين(١ ... أعلى صوتِه : يا حسينُ ، ألا تنظرُ إلى ... ـوقون منه قطرةً واحدةً حتّى تموتوا ... ـلامُ : «اللّهمّ اقتُلْهُ عطشاً ولا تغفِرْ لـ...

قالَ حميدُ بنُ مسلم : و... والله الّذي لا إلهَ غيرُه، لقد رأيتُه ... ـيخُ : العطشَ العطش، ثمّ يعودُ فيشـ... لظّى عَطَشاً، فما زالَ ذلكَ دأبه حتّى ...

ولمّا رأى الحسينُ نزولَ العساكرِ مع عمرِ بن سعدٍ بنينوى ومددَهم لقتاله أنفذَ إلى عمر بن سعدٍ : «إنّي أريدُ أن ألقاك(٤)» فاجتمعا ليلاً فتناجيا طويلاً، ثمّ رجعَ عمرُ بنُ سعدٍ إلى مكانِه وكتبَ إلى عُبيدِالله بن زيادٍ :

أمّا بعدُ : فإنّ اللهَ قد أطفأ النّائرةَ وجمعَ الكلمةَ وأصلحَ أمرَ الأمّةِ، هذا حسينٌ قد أعطاني أن يرجعَ إلى المكانِ الّذي أتى منه أو أن يسيرَ إلى ثغرٍ منَ الثّغورِ فيكونَ رجلاً منَ المسلمينَ، له ما لهم وعليه ما عليهم ، أو أن يأتيَ أميرَ المؤمنينَ يزيدَ فيضعَ يدَه في يدِه ، فيرى فيما بينَه وبينَه رأيَه ، وفي هذا [لكم](٥) رضىً وللأمّةِ صلاحٌ .

---

(١) في «م» وهامش «ش» : حِصْن .

(٢) بغر : كثر شربه للماء، انظر «العين ـ بغر ـ ٤ : ٤١٥» .

(٣) في هامش «ش» : مات .

(٤) في هامش «ش» بعده اضافة : واجتمع معك .

(٥) ما بين المعقوفين اثبتناه من تاريخ الطبري ٥ : ٤١٤ ، والكامل لابن الأثير ٤ : ٥٥ ←

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداؑ

بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل برا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہداؑ میں چند اشعار انشاد فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش وا ویلا وا حسرتا بلند کیا۔ غلغلۂ نالہ و زاری دگریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سروں پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں اور وا ویلا وا ثبورا کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدینؑ

بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیتؑ پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارۂ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیتؑ یاد رکھے کیونکہ مجھ تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی یا ابن

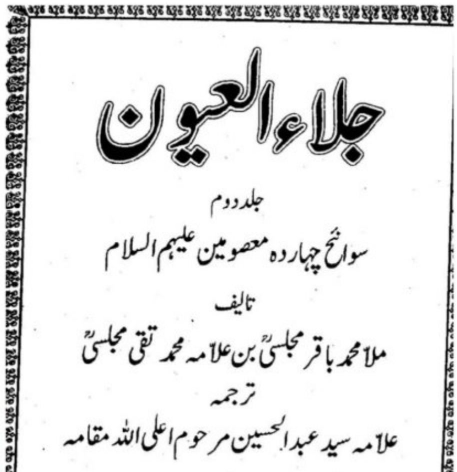
جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مشرعة

بحار الأنوار

تأليف

آية الله الشيخ محمد آصف محسني

الجزء الثاني

مؤسسة العارف للمطبوعات

فيه مقتل الحسين واهله واصحابه سلام الله عليهم اجمعين ولعنة الله على اعدائهم وهو باب كبير واسع فيه روايات ومراسيل وقصص والمعتبر سندا ما ذكر بارقام ٧، ١٤، ١٧، ٢٠، ٢٣ وذيله و ٢٤ و٢٧، وبالجملة اكثر تفاصيل حوادث كربلاء مجهولة والناس يطلبون ما يبكيهم وكثير من الوعاظ محتاجون الى الجاه والمال فآل امر القصص الى ما يُرى.

ج ٤٥: ما يتعلق بالامام الحسين عليه السلام

فيه بقية الباب ٣٧ الى ص ١٠٠ وقد ذكرنا نظرنا ما فيه آنفاً.

الباب ٣٨: شهادة ولدى مسلم الصغيرين... (٤٥: ١٠٠)

فيه روايتان ضعيفتان سندا ويحتمل ان القصتين موضوعتان والله العالم.

الباب ٣٩: الوقائع المتأخرة عن قتله عليه السلام الى رجوع اهل البيت عليهم السلام الى المدينة (٤٥: ١٠٧)

فيه ٤٨ رواية مرسلة أو مسندة غير معتبرة، فلابد من الاخذ بالمتفق عليها بين تلك الروايات أو بما هي محفوفة بقرينة معتبرة.

الباب ٤٠: ما ظهر بعد شهادته من بكاء الارض والسماء عليه... (٤٥: ٢٠١)

فيه روايات معتبرة منها ما ذكرت برقم ٢٢ و٢٧.

الباب ٤١: ضجيج الملائكة... (٤٥: ٢٢٠)

فيه روايات والمعتبرة منها سنداً ما ذكرت برقم ٦، ١٢ و١٣، وفيه ما نقلت عن مصادر غير الامامية فلاحظ.

سیدنا حسینؓ کو شہید کرنے والے سارے کے سارے کوفی تھے کوئی بھی شامی نہیں تھا

مجھکو فَلِیُّ ثُمَّ قُرَّۃُ عَیْنِیْ اَلشَّہِیْدُ تو وہ ہی شخص ہے جو انکار کرتا تھا میرے میوہ دل اور نور چشم سیّد
شہید پر رونیکے ثواب کا اب مجھسے امیدوار جام کوثر کا ہے پس وہشت خواب سے چونک پڑا ہین اور
بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھی اون سے بیان کیا
اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب سیّدہ کہ اپنے فرزند کے ماتم میں سیاہ پوش ہین اور نالان
وگریان ہین اور احادیث صحیحہ مین بھی وارد ہے کہ جناب فاطمہؑ اسطرح سے جنت مین نعرہ مارکر
روتی ہین کہ سب ملائکہ تسبیح سے توقف کرکر رونے لگتے ہین پس جائے انصاف ہے کہ کیونکر نہ روئے وہ
ماں کہ جسکے فرزند پر یہ ظلم وستم ہوے ہون آوارہ وطنی ایکطرف تین دنکی پیاس ایکسمت داغ
اقربا ایکطرف اب سنئے احوال اوس شہید کا اور روئیے اور جناب سیّدہ کو اپنے سے خوش کیجیے روایات
صحیحہ مین وارد ہے کہ جب جناب امام حسینؑ قریب کربلا پہونچے تو عمر سعد بچاس ہزار سوار براے قتل
شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ کربلا ہوا لَیْسَ فِیْہِمْ شَامِیٌّ وَّلَا حِجَازِیٌّ بَلْ جَمِیْعُہُمْ مِنْ اَہْلِ الْکُوْفَۃِ
کوئی اون اشقیا مین شامی تھا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی تھے جنھوں نے نامہ ہاے
ہمدردی جناب امام حسینؑ کو لکھے تھے کہ یا حضرت جلد آئیے کہ فوج کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے ثُمَّ جَاءَ
الْحُسَیْنُ بْنُ حُسَیْنٍ اَصْحَابُہٗ وَثَمَانِیَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْ اَہْلِ بَیْتِہٖ پہر جناب امام حسینؑ مع [illegible]
اصحاب اور اٹھائیس عزیزون سے وارد صحراے کربلا ہوے مِنْہُمْ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ وَمِنْہُمْ مَنْ لَّا
یَبْلُغُہٗ اون مین سے بھی بعضے سن بلوغ کو پہونچے تھے اور بعضے حد بلوغ کو نہ پہونچے تھے عمر سعد ملعون نے
حضرتکو پانی پر اوترنے نہ دیا ناچار امام غریب نے خیمہ اوس جگہ کیا کہ جہان پانی نہ تھا پس رفقا
اور عزیزان امام حسینؑ کے مسلح ومکمل رہتے تھے کہ مبادا قوم اشقیا خیمون پر نہ آئے حَتّٰی اَنَّ عَلِیَّ
ابْنَ الْحُسَیْنِ مَرِضَ مَرَضًا شَدِیْدًا یہان تک کہ امام زین العابدین گرانی رنج وغیرہ سے
اونہین دنون مین بیمار ہوے اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کھڑے ہونیکی نہ رہی [illegible]
نشستہ بیٹھے رہتے تھے حَتّٰی اَنَّ الْحُسَیْنَ لَمَّا قُتِلَ کَانَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ نَائِمًا نائمہ جب وقت
جناب امام مظلوم شہید ہوے تو سید الساجدین غش مین پڑے ہوئے تھے فجاءت فاطمۃ الصغرٰی

اہلبیتؑ کے قاتل کون؟

پوسٹ نمبر-3

شیعہ کی معتبر کتاب خلاصۃ المصائب

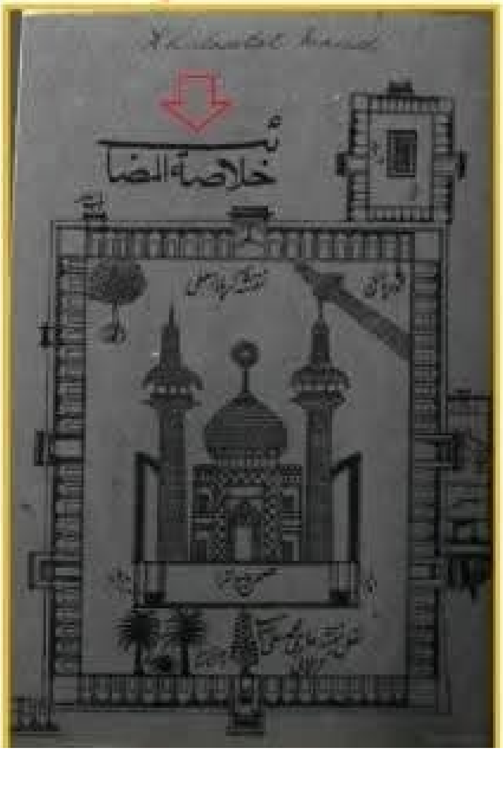

تاريخ اليعقوبي

وهو تاريخ أحمد بن أبي يعقوب بن جعفر بن وهب
ابن واضح الكاتب العباسي المعروف باليعقوبي

المجلد الثاني

دار صادر
بيروت

ابن بنت نبيّ إلاّ الحسين ، فلا يعين أحد على قتله ولو بكلمة إلاّ نغّصه الله الدنيا ، وعذّبه أشدّ عذاب الآخرة .

ثمّ تقدّموا رجلاً رجلاً ، حتّى بقي وحده ما معه أحد من أهله ، ولا ولده ، ولا أقاربه ، فإنّه لواقف على فرسه إذ أُتيَ بمولود قد ولد له في تلك الساعة ، فأذّن في أذنه ، وجعل يحنّكه ، إذ أتاه سهم ، فوقع في حلق الصبيّ ، فذبحه ، فنزع الحسين السهم من حلقه ، وجعل يلطخه بدمه ويقول : والله لأنت أكرم على الله من الناقة ، ولمحمّد اكرم على الله من صالح ! ثمّ أتى فوضعه مع ولده وبني أخيه ، ثمّ حمل عليهم ، فقتل منهم خلقاً عظيماً ، وأتاه سهم فوقع في لبّته ، فخرج من قفاه ، فسقط ، وبادر القوم فاحتزّوا رأسه ، وبعثوا به إلى عبيد الله بن زياد ، وانتهبوا مضاربه ، وابتزّوا حرمه ، وحملوهنّ إلى الكوفة ، فلمّا دخلنَ إليها خرجت نساء الكوفة يصرخنَ ويبكين ، فقال عليّ بن الحسين : هؤلاء يبكين علينا فمن قتلنا ؟

وأُخرج عيال الحسين وولده إلى الشأم ، ونُصب رأسه على رمح ،وكان مقتله لعشر ليال خلون من المحرّم سنة ٦١ ؛ واختلفوا في اليوم ، فقالوا : يوم السبت ، وقالوا : يوم الاثنين ؛ وقالوا:يوم الجمعة ، وكان من شهور العجم في تشرين الأوّل .

قال الخوارزمي : وكانت الشمس يومئذ في الميزان سبع عشرة درجة وعشرين دقيقة ؛ والقمر في الدلو عشرين درجة وعشرين دقيقة ؛ وزحل في السرطان تسعاً وعشرين درجة وعشرين دقيقة ؛ والمشتري في الجدي اثنتي عشرة درجة وأربعين دقيقة ؛ والزهرة في السنبلة خمس درجات وخمسين دقيقة ؛ وعطارد في الميزان خمس درجات وأربعين دقيقة ؛ والرأس في الجوزاء درجة وخمساً وأربعين دقيقة .

ووضع الرأس بين يدي يزيد ، فجعل يزيد يقرع ثناياه بالقصب .

وكان أوّل صارخة صرخت في المدينة أمّ سلِمة زوج رسول الله، كان

الإمام السيد محسن الأمين

أعيان الشيعة

كتابخانه
بنیاد دائرة المعارف اسلامی

شبكة كتب الشيعة

المجلد الخامس

٢٠٧٠
١٣٦٢/١١/٢٨

shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

حققه وأخرجه
حسن الأمين

دار التعارف للمطبوعات
بيروت

إن الندى من بني ذبيان قد علموا والجود في آل منظور بن سيار
الماطرين بأيديهم ندى ديما وكل غيث من الوسمي مدرار
تزور جاراتهم وهنا هديتهم (فواضلهم) وما فتاهم لها سرا بزوار
ترضى قريش بهم صهراً لأنفسهم وهم رضى لبني أخت وأصهار

اهـ وبنت منظور هذه زوجة عبد الله بن الزبير هي التي نزلت عليها النوار زوجة الفرزدق حين نافرته إلى عبد الله بن الزبير ونزل هو على أولاد عبد الله ففرق عبد الله بينهما فقال في ذلك الفرزدق :

أما بنوه فقد ردت شفاعتهم وشفعت بنت منظور بن زبانا
ليس الشفيع الذي يأتيك متزراً مثل الشفيع الذي يأتيك عريانا

أقوال العلماء فيه

قال المفيد في الإرشاد : وأما الحسن بن الحسن فكان جليلاً رئيساً فاضلاً ورعاً وكان يلي صدقات أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام في وقته اهـ . وفي تهذيب التهذيب :الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب والد الحسن المثلث كان أخا إبراهيم بن محمد بن طلحة لأمه وكان وصي أبيه وولي صدقات علي في عصره ذكره البخاري في الجنائز وروى له النسائي حديثاً واحداً في كلمات الفرج قرأت بخط الذهبي مات سنة ٩٧ والذي في صحيح البخاري في الجنائز لما مات الحسن بن الحسن بن علي ضربت إمرأته القبة على قبره (الحديث) وقد وصله المحاملي في أماليه من طريق جرير عن مغيرة وقال الجعابي وحضر مع عمه كربلاء فحمله أسماء بن خارجة الفزاري لأنه ابن عم أمه وذكره ابن حبان في الثقات اهـ .

وقال ابن عساكر الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب أبو محمد الهاشمي المدني قدم دمشق وافداً على عبد الملك بن مروان وقال الزبير بن بكار وكان وصي أبيه وولي صدقة جده علي بن أبي طالب في عصره اهـ . والذي عندنا أن وصي الإمام أبي محمد الحسن هو أخوه الإمام أبو عبد الله الحسين عليهما السلام ويأتي ان علي بن الحسين عليهما السلام نازعه في صدقة جده أمير المؤمنين عليه السلام ثم تركها له وكان ذلك تفضلاً من زين العابدين عليه السلام . وقال ابن عساكر : روى الطبراني ان الحسن بن الحسن أوصى في مرض موته إلى إبراهيم بن محمد بن طلحة وهو أخوه لأمه اهـ . وفي تكملة الرجال للشيخ عبد النبي الكاظمي عن العوالم عن الإحتجاج عن ابن أبي يعفور عن الصادق عليه السلام ما يقتضي ذماً عظيماً للحسن بن الحسن ولما كانت الرواية مرسلة لم يكن ليثبت بها ذم .

(تزوجه بنت عمه)

في عمدة الطالب : كان قد خطب إلى عمه الحسين عليه السلام إحدى بناته فابرز إليه فاطمة وسكينة وقال يا ابن أخي اختر أيهما شئت فاستحيا الحسن وسكت فقال الحسين قد زوجتك فاطمة فإنها أشبه الناس بأمي فاطمة بنت رسول الله ﷺ وقال البخاري بل إختار الحسن فاطمة بنت عمه الحسين عليه السلام . وفي الأغاني : تزوج الحسن بن الحسن فاطمة بنت الحسين في حياة عمه وهو عليه السلام زوجه إياها ثم روى بسنده أنه خطب الحسن بن الحسن إلى عمه الحسين صلوات الله عليه وسأله أن يزوجه إحدى ابنتيه فقال له الحسين عليه السلام اختر يا بني أحبهما إليك فاستحيا الحسن ولم يحر جواباً فقال له الحسين عليه السلام فإني قد إخترت منهما لك إبنتي فاطمة فهي أكثر شبهاً بأمي فاطمة بنت رسول الله ﷺ ثم روى بسنده أن الحسن لما خيره عمه إختار فاطمة وكانوا يقولون ان إمرأة سكينة مردودتها لمنقطعة القرين في الجمال وكانت فاطمة زوجته هذه معه يوم الطف قال الطبري وهي أكبر من سكينة .

وفي الأغاني أيضاً بسنده : كان الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب خطب إلى عمه الحسين فقال له الحسين عليه السلام يا ابن أخي قد كنت أنتظر هذا منك انطلق معي فخرج به حتى أدخله منزله فخيره في ابنتيه فاطمة وسكينة فاختار فاطمة فزوجه إياها وكان يقال ان إمرأة تختار على سكينة لمنقطعة القرين في الحسن . وقال عبد الله بن موسى في خبره أن الحسين خيره فاستحيا فقال له قد اخترت لك فاطمة لإنها اكثرهما شبهاً بأمي فاطمة عليها السلام بنت رسول الله ﷺ اهـ . ومن هذا الخبر يعلم تفسير قول صاحب عمدة الطالب : فابرز إليه فاطمة وسكينة أي أدخله داره وأراه إياهما وما هو إلا ولده . وقد روى أبو الفرج في الأغاني خبراً في تزوج عبد الله بن عمر العثماني بفاطمة هذه بعد وفاة زوجها الحسن بن الحسن وإرساله إليها وصيفاً وهي تصك وجهها لا تراه إلا مكذوباً ، ويؤيد لنا كذبه أنه لم يرو في طبقات ابن سعد ولا أشير إليه روي، فيه في تزويجها بالعثماني خبر آخر . والمفيد في الإرشاد ذكر ما يكذب ذلك فانه قال أنه لما مات ضربت زوجته فاطمة بنت الحسين بن علي عليهما السلام على قبره فسطاطاً وكانت تقوم الليل وتصوم النهار فلما كان رأس السنة قالت لمواليها إذا أظلم الليل فقوضوا هذا الفسطاط وسيأتي تفصيل ذلك في ترجمتها .

شهوده يوم الطف

شهد مع عمه الحسين عليه السلام يوم الطف قال الطبري وتبعه ابن الأثير : إستصغر الحسن بن الحسن بن علي فلم يقتل وقال ابن طاوس في اللهوف كان الحسن بن الحسن المثنى قد واسى عمه في الصبر على ضرب السيوف وطعن الرماح وكان قد نقل من المعركة وقد أثخن بالجراح وبه رمق فبرىء اهـ . وفي عمدة الطالب كان الحسن بن الحسن شهد الطف مع عمه الحسين عليه السلام وأثخن بالجراح فلما أرادوا أخذ الرؤوس وجدوا به رمقاً فقال أسماء بن خارجة بن عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر الفزاري دعوه لي فإن وهبه الأمير عبيد الله بن زياد لي وإلا رأى رأيه فتركوه له فحمله إلى الكوفة وحكوا ذلك لعبيد الله بن زياد فقال دعوا لإبي حسان ابن أخته وعالجه أسماء حتى برىء ثم لحق بالمدينة اهـ وقال المفيد في الإرشاد : كان الحسن بن الحسن حضر مع عمه الحسين يوم الطف فلما قتل الحسين وأسر الباقون من أهله جاء أسماء بن خارجة فانتزعه من بين الأسارى وقال والله لا يوصل إلى ابن خولة أبداً فقال عمر بن سعد دعوا لأبي حسان ابن أخته ويقال أنه أسر وكان به جراح قد أشفى منها اهـ . وقوله دعوا لأبي حسان ابن أخته لأن أمه فزارية كما مر وقد عرفت أنه كان في حياة عمه الحسين عليه السلام رجلاً وأنه زوجه ابنته فاطمة وقد مر في تاريخ وفاته أن المظنون كون عمره يوم الطف ١٧ سنة ومن ذلك يعلم فساد قول الطبري وابن الأثير أنه استصغر يوم الطف فلم يقتل .

أخباره

قال ابن عساكر : بلغ الوليد بن عبد الملك أن الحسن يكاتب أهل العراق فكتب إلى عامله بالمدينة عثمان بن حيان المري أنظر الحسن بن الحسن فاجلده مائة ضربة وقفه للناس يوماً ولا أراني إلا قاتله . فلما وصله

➔

٢ - تفصيل أسماء رجال نسبه الشريف

١ - الحسن المثنى ، الجريح بكربلا :

ابن الإمام السبط الأكبر الحسن بن علي بن أبي طالب (عليه السلام) ، كان من الرواة عن أبيه ، وعن عمه ، وعن ابن عمه الإمام السجاد وعن الإمام أبي جعفر الباقر (عليه السلام) . ذكرنا رواياته عنهم ، وعن امه فاطمة بنت الحسين (عليه السلام) وجماعة في " طبقات أصحابهم (عليهم السلام) " . وله روايات مليحة ، كثيرة ذكرناها في " أخبار الرواة " . قال الشيخ المفيد في الإرشاد في أولاد الحسن (عليه السلام) : الحسن بن الحسن بن علي أبي طالب (عليه السلام) ، ابنه ، امه خولة بنت منظور الفزارية . وأيضا بعده : وأما الحسن بن الحسن (عليه السلام) ، فكان جليلا ، رئيسا ، فاضلا ، ورعا . وكان يلي صدقات أمير المؤمنين (عليه السلام) في وقته . وكان الحسن بن الحسن (عليه السلام) حضر مع عمه الحسين (عليه السلام) يوم الطف ، فلما قتل الحسين (عليه السلام) وأسر الباقون من أهله (عليهم السلام) ، جائه أسماء بن خارجة ، فانتزعه من بين الأسارى . وقال : والله لا يصل إلى ابن خولة أبدا ، فقال عمر بن سعد (لعنه الله) : دعوا لأبي حسان ابن أخته ، ويقال : إنه أسر ، وكان به جراح ، قد اشفى منه. قلت : قد مر ذكر سوء حال أسماء بن خارجة بن حصن الفزاري ، في ترجمة جعفر بن محمد بن مالك الفزاري عند قول النجاشي فيه : مولى أسماء بن خارجةابن حصن الفزاري . وقال أبو نصر البخاري في سر السلسلة : وكان الحسن بن الحسن بن علي (عليه السلام) ، مع عمه في كربلاء ، في جميع الروايات ، سنة إحدى وستين . حمل من المعركة جريحا ، وأرادوا قتله ، فمنع من ذلك أسماء بن خارجة بن حصن بن حذيفة ابن بدر الفزاري . وقال ابن زياد (لعنه الله) : دعوا لأبي حسان ابن أخته . وقد ذكر أصحاب المقاتل والسير وكتب الأنساب وغيرهم ، شهود الحسن المثنى بالطف مع عمه ، واثخانه بالجراح ،

←

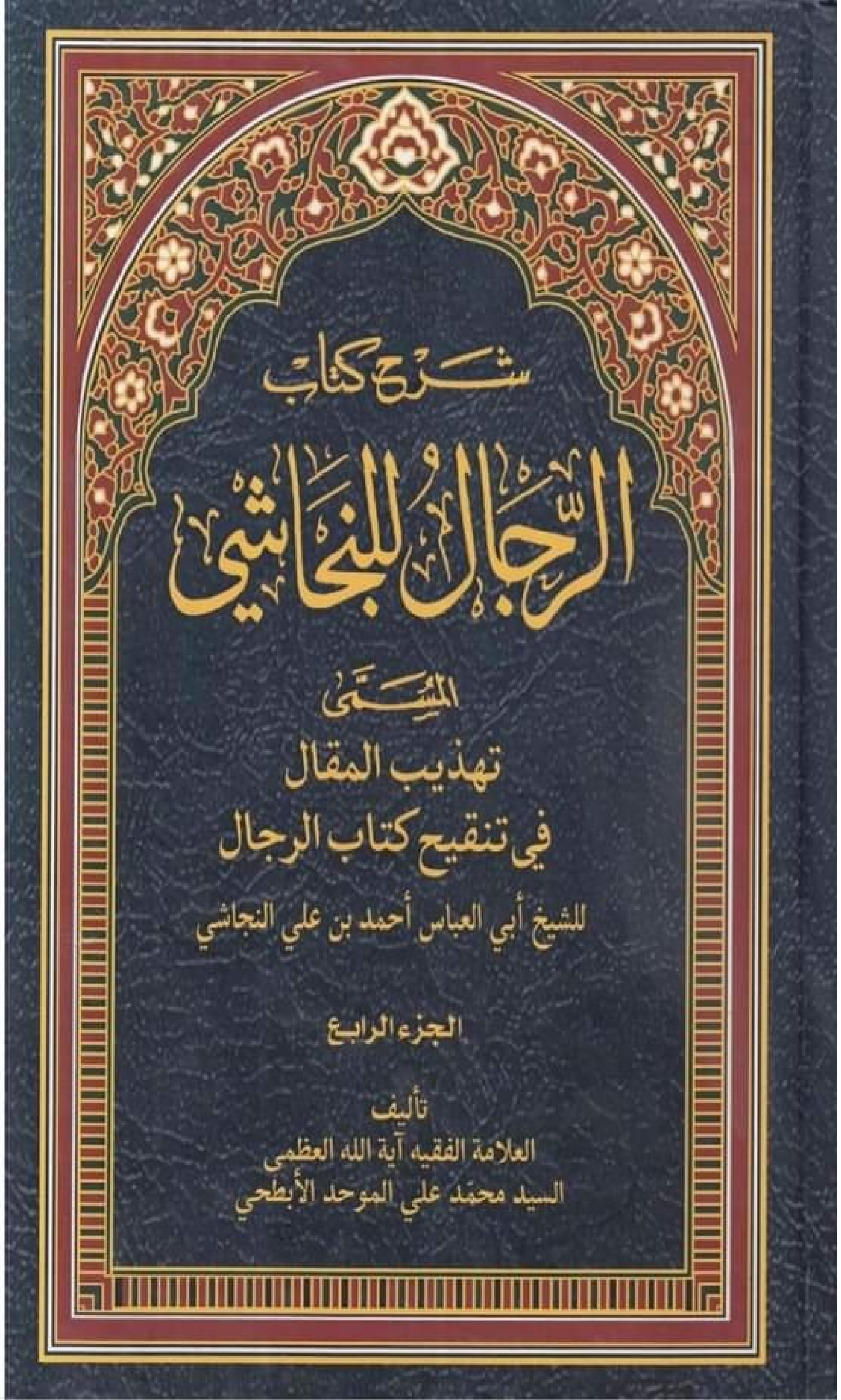

«والزيارة الجامعة» من جملة النصوص المعتبرة، وهي بمثابة دورة كاملة في معرفة الأئمة وأهل البيت[١].

⇐ العترة، بني هاشم

أهل الكوفة:

اشتهر أهل الكوفة تاريخياً بالغدر ونقض العهد، وبطبيعة الحال لا ينبغي تجاهل دور مجيء ابن زياد إلى السلطة واحكامه القبضة على المدينة وقسوته على الناس في تغيير الاوضاع اثناء وجود مسلم بن عقيل فيها، وهو ما ادى إلى منع انصار أبي عبدالله من الخروج الى كربلاء وبذل النصرة له، وعلى كل حال فانّ تاريخ الاسلام لا يحمل نظرة طيبة عن عهد والتزام أهل الكوفة[٢].

من جملة الخصائص النفسية والخلقية التي يتّصف بها أهل الكوفة يمكن الاشارةالى ما يلي:

تناقض السلوك، والتحايل والتلوّن، والتمرّد على الولاة، والانتهازية، وسوء الخلق، والحرص والطمع، وتصديق الاشاعات، والميول القبلية، اضافة إلى انهم يتألّفون من قبائل مختلفة[٣].

وقد أدت كل هذه الاسباب إلى أن يعاني منهم الإمام علي عليه السلام الأمّرين، وواجه الإمام الحسن عليه السلام منهم الغدر، وقتل بينهم مسلم بن عقيل مظلوماً، وقتل الحسين عطشاناً في كربلاء قرب الكوفة وعلى يد جيش الكوفة.

ولم تكن التركيبة السكانية لهذه المدينة متجانسة، فبالاضافة إلى سكّانها الأصليين فقد سكنتها قبائل من اليمن مثل قضاعة، وغسان، وبجيلة، وخثعم، وكندة، وحضرموت، والازد، ومذحج، وحمير، وهمدان، والنخع، بعد بنائها على يد سعد

(١) راجع كتاب: «أهل البيت، مقامهم، منهجهم، مسارهم» عن مؤسسة البلاغ.
(٢) راجع كتاب «تاريخ الكوفة» للسيّد حسين البراقي: ١٣٩.
(٣) نقلاً عن كتاب حياةالإمام الحسين للشيخ باقر شريف القرشي ٢: ٤٢٠.

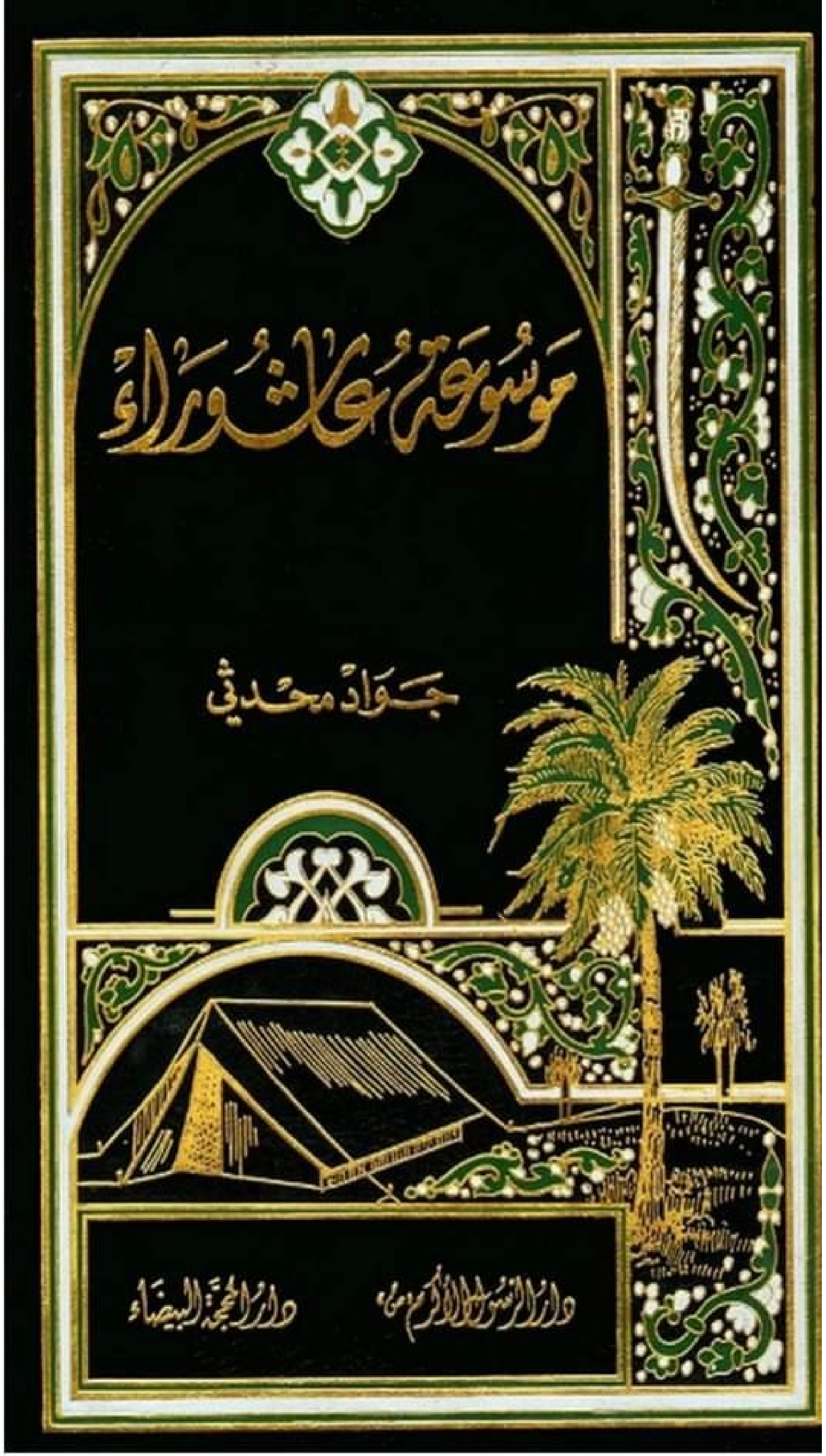

ثبت وتحقق عندي وحكمت وقضيت بدفعه وقتله دفعاً لشريعة سيّد المرسلين ويجب على جميع المسلمين المبادرة لقتاله وجهاده وإنّ المتخلف والممتنع عاص ويجب قتله كما يجب قتل الحسين. ثم طبع الكتاب بخاتمه وسلّمه إلى ابن زياد فأخذ ابن زياد صورة الحكم والفتوى التي أفتى بها شريح القاضي وأرسل على رؤساء القبائل والعشائر من أهل الكوفة والمجاورين لها فحضروا ممتثلين فلمّا حضروا في قصر الإمارة عرض عليهم ابن زياد الفتوى التي أصدرها شريح القاضي وأمرهم بالخروج إلى حرب الحسين عليه السلام وأمر مناديه ينادي ببراءة الذمة ممن لم يخرج إلى حرب الحسين عليه السلام ومن وجده في داره متخلفاً ضرب عنقه وبعث سويد ابن عبد الرحمن المنذري في قبائل الكوفة وأمره أن يطوف بها فمن وجده متخلفاً ضرب عنقه فخرجت الجماهير الكافرة إلى حرب ابن بنت نبيها ودعى عبيد الله بن زياد عمر بن سعد وعقد له راية وضمّ إليه ستة آلاف فارس.

قيل إنّ سوق الحدادين الذي في الكوفة من يوم الثالث من المحرم إلى يوم السادس أو إلى يوم السابع من المحرم كانت له ضجة عظيمة هذا يشتري سيفاً، وهذا يشتري رمحاً وهذا يشتري سهماً، وهذا يصلح رمحه وهذا يصلح سيفه ويحده لأنّ السيوف التي كانت مغمورة قد علاها الزنجار فأخرجوهن لحرب ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وكانت السهام أكثرها مسمومة وقال: بعض المحققين إنّ الجيش الذي خرج لحرب الإمام الحسين عليه السلام كان ثلثمائة ألف كلهم من أهل الكوفة ليس فيهم شامي ولا حجازي ولا هندي ولا باكستاني ولا سوداني ولا مصري ولا أفريقي بل كلهم من أهل الكوفة قد تجمعوا من قبائل شتى وكلها قبائل عربية، علىٰ أن القبائل التي خرجت لحرب الإمام الحسين عليه السلام قبيلة كنده، وقبيلة خزاعة، وقبيلة ربيعة، وقبيلة فزارة، وقبيلة حنيفة، وقبيلة هوزان، وقبيلة مذحج، وقبيلة بنو سالم وقبيلة بنو بكر بن وائل، وقبيلة بنو أبان، وقبيلة بنو حرب وقبيلة بنو زياد، وقبيلة بنو كلاب، وقبيلة بنو نهشل، وقبيلة بنو دارم، وقبيلة بنو نبهان، وقبيلة بنو عيسى، وقبيلة بنو الزبيدي، وقبيلة بني مراد وقبيلة الأزد، وقبيلة طي، وقبيلة الشعبيون، وقبيلة الحضرميون، وقبيلة الكلبيون بنو مازن، وقبيلة بنو ضبة، وقبيلة بنو فلاح.

وخرج هذا الجيش الجرّار ونادىٰ منادي بن زياد ابن سمية ألا برئت الذمة ممن وجد بالكوفة ولم يخرج إلى حرب الحسين فجعل ابن زياد يكره الناس ويجبرهم على الخروج إلى حرب الإمام الحسين عليه السلام فيخرجون مكرهين ويرجعون سراً وينهزمون عن الحرب فلما علم ابن زياد بذلك قال: لقوّاده الخاصة الممتثلين له المنفذين أوامره

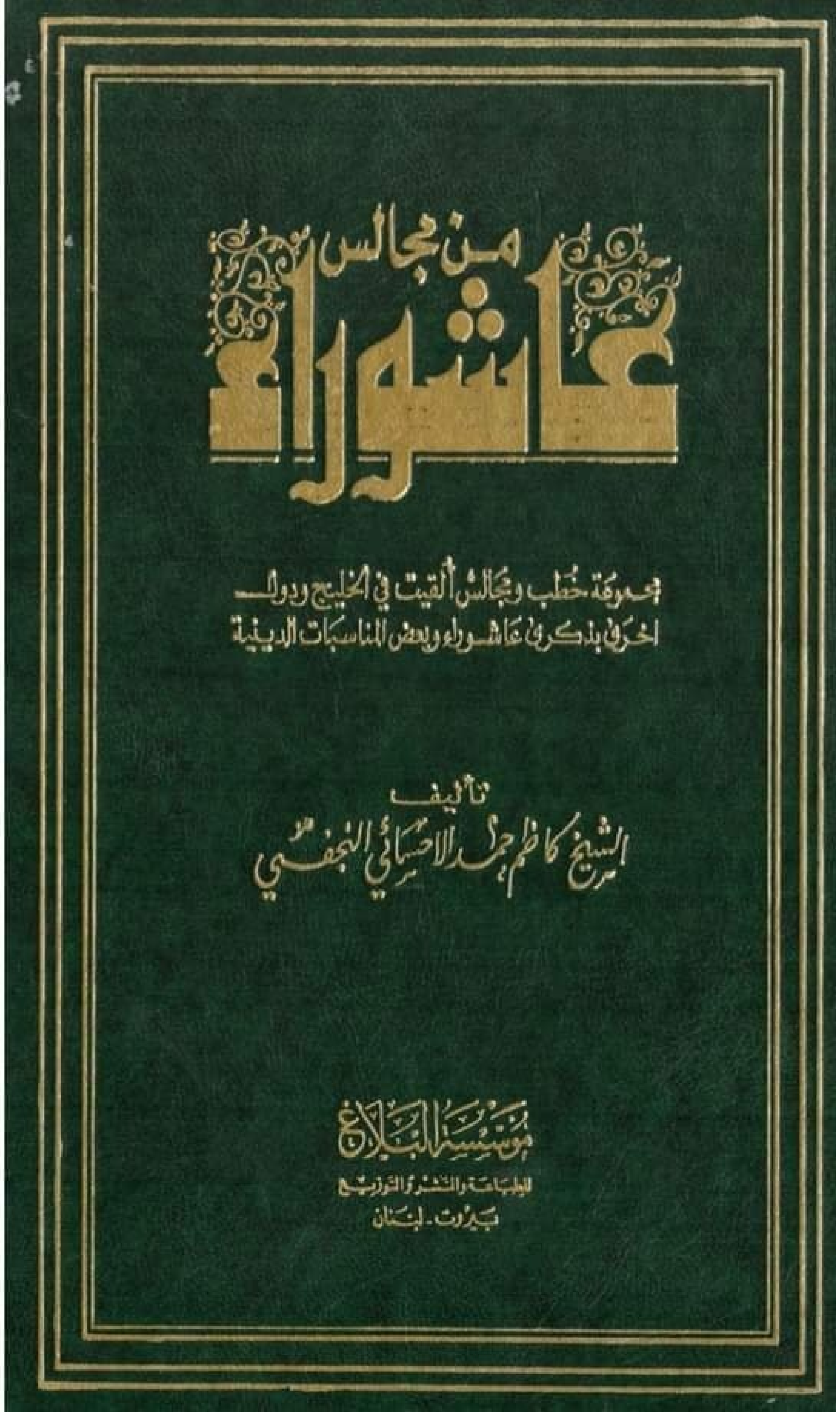

مشرعة بحار الأنوار

تأليف

آية الله الشيخ محمد آصف محسني

الجزء الثاني

مؤسسة العارف للمطبوعات

فيه بقية الباب ٣٧ الى ص ١٠٠ وقد ذكرنا نظرنا ما فيه آنفاً.

الباب ٣٨: شهادة ولدى مسلم الصغيرين... (٤٥: ١٠٠)

فيه روايتان ضعيفتان سندا ويحتمل ان القصتين موضوعتان والله العالم.

الباب ٣٩: الوقائع المتأخرة عن قتله عليه السلام الى رجوع اهل البيت عليهم السلام الى المدينة (٤٥: ١٠٧)

فيه ٤٨ رواية مرسلة أو مسندة غير معتبرة، فلابد من الاخذ بالمتفق عليها بين تلك الروايات أو بما هي محفوفة بقرينة معتبرة.

الباب ٤٠: ما ظهر بعد شهادته من بكاء الارض والسماء عليه... (٤٥: ٢٠١)

فيه روايات معتبرة منها ما ذكرت برقم ٢٢ و٢٧.

الباب ٤١: ضجيج الملائكة... (٤٥: ٢٢٠)

فيه روايات والمعتبرة منها سنداً ما ذكرت برقم ٦، ١٢ و١٣، وفيه ما نقلت عن مصادر غير الامامية فلاحظ.

الباب ٤٢: رؤية ام سلمة وغيرها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المنام... (٤٥: ٢٣٠)

وفيه اربع روايات غير معتبرة سنداً أو مصدراً غالباً.

الباب ٤٣: نوح الجن عليه صلوات الله عليه (٤٥: ٢٣٣)

فيه روايات احداها معتبرة سنداً وهي ما ذكرت في ذيل الخامسة رواها ابن قولويه عن معمر بن خلاد عن الرضا عليه السلام: بينا الحسين عليه السلام يسير في جوف الليل وهو متوجه الى العراق واذا رجل يرتجز ويقول:

يا ناقتي لا تذعري من زجري ... وشمّري قبل طلوع الفجر

الى آخر الابيات، فقال الحسين بن علي عليه السلام:

علی بن حسین امام زین العابدینؒ کا کوفیوں کو خطبہ:

لوگو! تم نے میرے والد (حسینؓ بن علیؓ) کو خط لکھ بلایا حالانکہ تمہاری حالت یہ ہے کہ تم نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے، تم لوگوں نے ان سے عہد ویثاق اور بیعت کرنے کے وعدے کئے حالانکہ تم لوگوں نے انہیں قتل کر دیا، تم رسول اللہ ﷺ کا سامنا کیسے کرو گے جب وہ تم سے پوچھیں گے کہ تم نے میری عترت کو ہی قتل کر دیا اور میری حرمت کو پامال کیا پس تم میری امت نہیں ہو، راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کو بد دعائیں دینے لگے

شیعہ کی معتبر کتاب العیون العبری

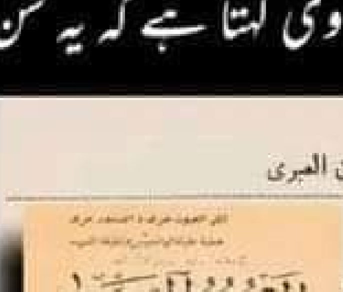

إني لأخشى عليكم أن يحل بكم
ثم ولّت عنهم ، قال حذام
أيديهم في أفواههم ، فالتفت إلى شيخ
بالبكاء ويده مرفوعة إلى السماء وهو
وشبابهم خير شباب ، ونسائهم خير
فضل عظيم ، ثم أنشد :
كهولهم خير الكهول و نسلهم
فقال علي بن الحسين عليه السلام :
اعتبار ، و أنت بحمدالله عالمة غير
والحنين لا يرد أن من قد أباده الدهر
فسطاطه ، وانزل نساءه ودخل الفسطاط

خطبة علي بن الحسين (ع)

وفيه أيضاً قال حذام بن ستير خرج زين العابدين عليه السلام إلى الناس وأومأ إليهم أن اسكتوا ، فسكتوا وهو قائم فحمدالله و اثنى عليه وصلى على نبيه صلى الله عليه وآله ثمّ قال : (١)

أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَذْبُوحِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، مِنْ غَيْرِ ذَحْلٍ وَلَا تِرَاتٍ ، أَنَا ابْنُ مَنْ هُتِكَ حَرِيمُهُ ، وَسُلِبَ نَعِيمُهُ ، وَانْتُهِبَ

١ـ هركه مرا شناسد شناسد وهركس نشناسد بداند كه منم علي بن الحسين كه اورا دركنار فرات ذبح كردند بي آنكه خوني از او طلب داشته باشند منم پسر

مَالُهُ ، وَسُبِيَ عِيَالُهُ ، أَنَا ابْنُ مَنْ قُتِلَ صَبْراً (١) وَكَفَى بِذَلِكَ فَخْراً ، أَيُّهَا النَّاسُ نَاشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ كَتَبْتُمْ إِلَى أَبِي وَخَدَعْتُمُوهُ ، وَأَعْطَيْتُمُوهُ مِنْ أَنْفُسِكُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَالْبَيْعَةَ وَقَاتَلْتُمُوهُ (فَانْتُمُوهُ خ) ، فَتَبّاً لَكُمْ مَا قَدَّمْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَسَوْأَةً لِرَأْيِكُمْ بِأَيَّةِ عَيْنٍ تَنْظُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذْ يَقُولُ لَكُمْ قَتَلْتُمْ عِتْرَتِي ، وَانْتَهَكْتُمْ حُرْمَتِي فَلَسْتُمْ مِنْ أُمَّتِي .

قال : فارتفعت أصوات الناس بالبكاء ويدعو بعضهم بعضاً هلكتم وما تعلمون

فقال علي بن الحسين عليه السلام : رحم الله امرءاً قبل نصيحتي و حفظ وصيتي في الله و في رسوله و في أهل بيته فان لنا في رسول الله اسوة حسنة ،

آنكه هتك حرمت او نمودند ومالش را بغارت بردند وعيالش را اسير كردند منم فرزند آنكه اورا بقتل صبر كشتند وهمين فخر مرا كافيست . اى مردم سوگند ميدهم شما را بخدا آيا ميدانيد كه نامه‌ها بپدرمن نوشته واو را خدعه كرديد ، و با او عهد پيمان بستيد وبعد اورا كشتيد پس هلاكت باد برشما براى آنچه بآخرت خود فرستاديد چه زشت است رأيى كه براى خود پسنديد ... نظر خواهيد كرد آن وقتيكه بشما بفرما ... حرمت مرا بى پسنديد شما از امت من ...

١ـ في الحديث : نهى عن قتل ... هي، من ذوات الروح حيا ثم يرمى ...

اھلبیتؑ کے قاتل کون؟

پوسٹ نمبر-2

صحيحة وردت في صحيح مسلم وفي مستدرك الحاكم وكتاب الصحابة لابن شاهين[1].

وأعطى المبرر الذي دعاه إلى إفرادهم عن أهل القسم الأول بقوله «لكن أحاديث هؤلاء عنه (أي عن النبي ﷺ) من قبيل المراسيل[2] عند المحققين من أهل العلم بالحديث»[3].

٣ ـ القسم الثالث: وهو خاص بتراجم أولئك الذين ذكروا في الكتب من المخضرمين الذين أدركوا الجاهلية والإسلام، ولم يرد في خبر قط أنهم اجتمعوا بالنبي ﷺ ولا رأوه. سواء أسلموا في حياته أم لا. وهؤلاء ليسوا أصحابه باتفاق أهل العلم بالحديث على الرغم من أن بعضهم قد ذكر في كتب معرفة الصحابة لكن مصنفيها أفصحوا بأنهم لم يذكروهم إلا بمقاربتهم لتلك الطبقة ولم يجزموا بأنهم من أهلها[4]. ومن هؤلاء المصنفين أبي حفص[5] ابن شاهين (ت٣٨٥هـ) وأبي عمر ابن عبدالبر[6] (ت٤٦٣هـ).

وأحاديث هؤلاء عن النبي ﷺ مرسلة بالاتفاق بين أهل العلم بالحديث[7].

---

(١) انظر الإصابة/ ق١/ ٤.

(٢) المرسل: حديث التابعي الكبير الذي لقي جماعة من الصحابة وجالسهم كعبدالله بن عدي الخيار ثم سعيد بن المسيب وامثالهما وحكم المرسل حكم الضعيف إلا أن يصح مخرجه من وجه آخر.. ولهذا احتج الشافعي بمرسلات سعيد بن المسيب. مقدمة ابن الصلاح/ ٢٥ واللفظ منه ثم انظر الكفاية/ ٥٨. وفي الباعث الحثيث/ ٤٧ عرف ابن كثير المرسل بأنه ما سقط من إسناده اسم الصحابي.

(٣) الإصابة ق١/ ٤.

(٤) الإصابة/ ق١/ ٤-٥.

(٥) الإصابة/ ق١/ ٥.

(٦) انظر مقدمة الاستيعاب.

(٧) الإصابة/ ق١/ ٥.

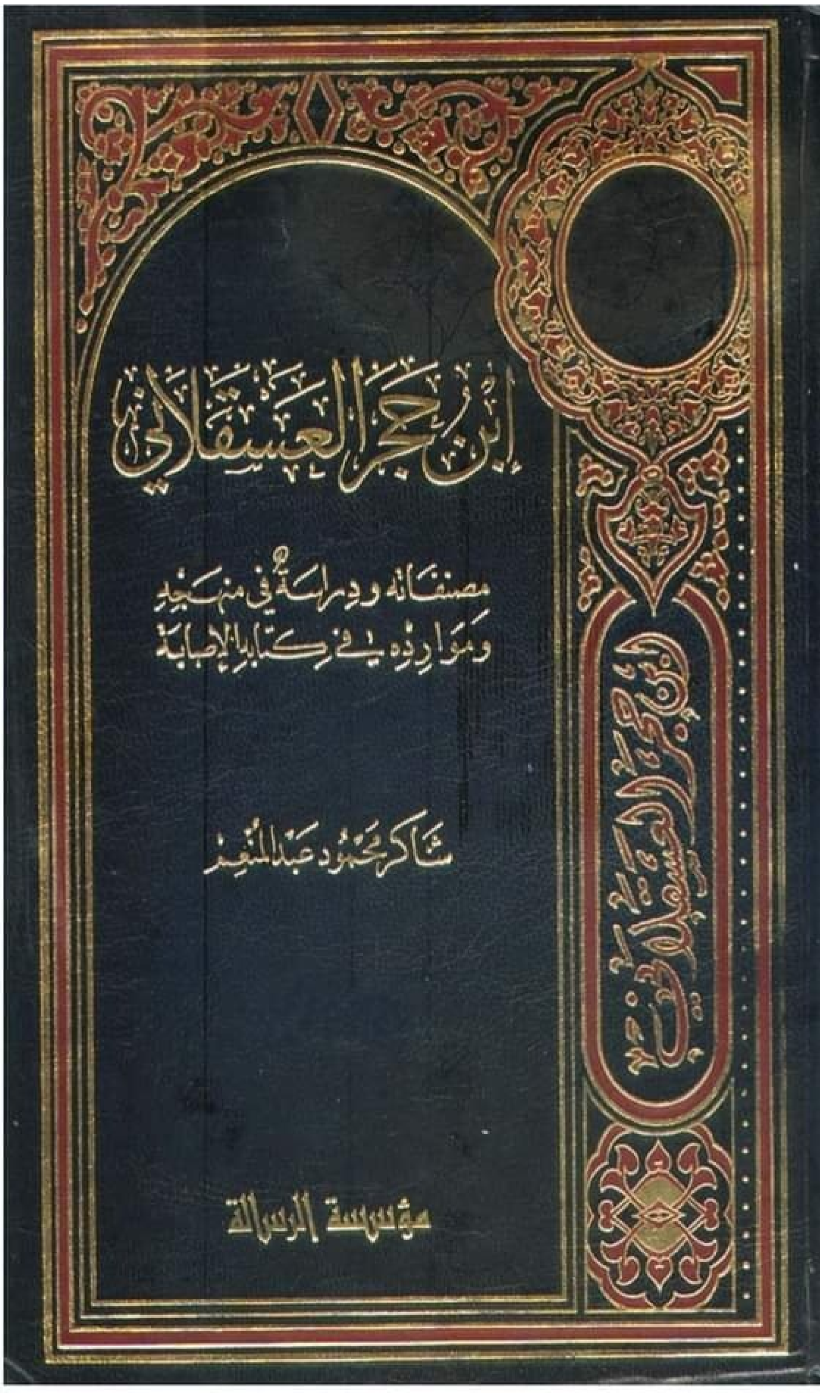

تراثنا

الأخبار الطوال

تأليف
أبي حنيفة
أحمد بن داود الدينوري
(٢٨٢ هـ)

تحقيق
عبد المنعم عامر
إدارة إحياء التراث
وزارة الثقافة والإرشاد القومي

مراجعة
الدكتور جمال الدين الشيال
أستاذ التاريخ الإسلامي بكلية الآداب
جامعة الإسكندرية

وزارة الثقافة والإرشاد القومي
الإقليم الجنوبي
الإدارة العامة للثقافة

ودخل الكوفة ، فلقيه أبو عَمْرَةَ كَيْسَان ، وهو يَعِسُّ بالكوفة ، فقال: من أنتم؟

قالوا : نحن أصحاب عبد الله بن كامل ، أقبلنا إلى الأمير المختار .

قال : امضوا فى حفظ الله .

فمضوا حتى انتهوا إلى السجن ، فكسروه ، فخرج كل من فيه ، وحمل أم سلمة على فرس ، ووكّل بها أربعين رجلا ، وقدّمها ، ثم مضى .

وبلغ الخبر المختار ، فأرسل راشدا مولى بجيلة فى ثلاثة آلاف رجل ، وعطف عليهم أبو عمرة من ناحية بجيلة فى ألف رجل .

وخرج عليهم عبد الله بن كامل من ناحية النَّخَع فى ألف رجل ، فأحاطوا بهم .

فلم يزل عُبَيْد الله يكشفهم ، ويسير والحجارة تأخذه [هو] وأصحابه من سطوح الكوفة حتى عبر الجسر ، وقد قُتِلَ من أصحاب المختار مائة رجل ، ولم يُقتَل من أصحابه إلا أربعة نفر .

وسار عُبَيْد الله حتى انتهى إلى « بَاقِبَا »(١) فنزلوا ، وداووا جروحهم ، وعلّفوا دوابّهم ، وسقوها ، ثم ركبوا ، فلم يحلّوا عُقَدَها حتى انتهوا إلى « سُورَا »(٢) فأراحوا بها ، ثم ساروا حتى أتوا المدائن ، ثم لحق بأصحابه بالمَذَار .

ولما تجرّد المختار لطلب قَتَلَةَ الحسين هرب منه عمر بن سعد ومحمد بن الأشعث ، وهما كانا المُتَوَلِّيَيْن للحرب يوم الحسين ، وأُتِيَ بعبد الرحمن بن إزى الخزاعى ، وكان ممن حضر قتال الحسين ، فقال له :

ـ يا عدوّ الله ، أكنتَ ممن قاتَلَ الحسين ؟

قال : لا ، بل كنت ممن حضر ، ولم يُقاتِل .

قال : كذبت ، اضربوا عنقه .

فقال عبد الرحمن : ما يمكنك قتلى اليوم حتى تُعْطَى الظفر على بنى أُمَيَّة ،

(١) ناحية من نواحى الكوفة ، كانت على شاطئ الفرات .
(٢) مدينة تحت الحلة ، لها نهر ينسب إليها .

ويَصْفُو لك الشام ، وتهدم مدينة دمشق حَجَرًا حَجَرًا ، فتأخذنى عند ذلك ، فتصلبنى على شجرة بشاطئ نهر ، كأنى أنظر إليها الساعة .

فالتفت المختار إلى أصحابه [وقال] : أما إن هذا الرجل عالم بالملاحم . ثم أمر به إلى السجن .

فلما جَنَّ عليه الليل بعث إليه مَنْ أتاه به ، فقال له :

ـ يا أخا خزاعة ، أظَرْفًا عند الموت ؟

فقال عبد الرحمن بن إزى : أنشدك الله أيها الأمير أن أموت ها هنا ضَيْعَة .

قال : فما جاء بك من الشام ؟

قال : بأربعة آلاف درهم لى على رجل من أهل الكوفة ، أتيته مُتَقَاضِيًا .

فأمر له المختار بأربعة آلاف درهم ، وقال له : إن أصبحتَ بالكوفة قتلتك . فخرج من ليلته حتى لحق بالشام .

* * *

ومكث المختار بذلك يطلب قَتَلَةَ الحسين ، وتُجْبَى إليه الأموال من السَّواد ، والجَبَل ، وأصبهان ، والرَّىّ ، وأذَرْبيجان ، والجزيرة ثمانية عشر شهرا ؛ وقَرَّبَ أبناء العجم ، وفَرَضَ لهم ولأولادهم الأعطيات ، وقَرَّبَ مجالسهم ، وباعَدَ العرب وأقصاهم ، وحرمهم . فغضبوا من ذلك .

واجتمع أشرافهم فدخلوا عليه ، فعاتَبُوهُ ، فقال : لا يُبعد الله غيركم ، أكرمتُكم فشمختم بآنافكم ، ووليتُكم فكسرتم الخراج ، وهؤلاء العجم أطوَعُ لى منكم ، وأوفَى ، وأسرع إلى ما أريد .

قالوا : فدنت العرب ، بعضها إلى بعض ، وقالوا : هذا كَذَّاب ، يزعم أنه يُوَالِى بنى هاشم ، وإنما هو طالب دُنْيا .

فاجتمعت القبائل على مُحاربته ، وساروا فى ثلاثة أمكنة ، وولّوا أمرهم رُفاعة ابن سَوّار ، فاجتمعت كِنْدَة ، والأزْد ، وبَجيلَة ، والنَّخَع ، وخَثْعَم ، وقيس ،

مع الأنبياء مقبلاً غير مدبر، وكأني أنظر إلى بقعته، وما من نبيّ إلا وقد زار كربلاء ووقف عليها، وقال: إنّك لبقعة كثيرة الخير، فيك يدفن القمر الأزهر.

وروي أيضاً عن عمر بن أبي حبيرة، قال: رأيت رسول الله ﷺ والحسن والحسين عليهما السلام في حجره يقبّل هذا مرّة وهذا مرّة ويقول للحسين: الويل لمن يقتلك.

وروي أيضاً بأسانيد صحيحة عن الصادق عليه السلام، قال: «كان قاتل يحيى بن زكريا ولد زنا، وكان قاتل الحسين عليه السلام ولد زنا، ولم تبك السماء إلا عليهما».

وروى ابن قولويه والكليني بإسناد معتبر عن داود الرقي، قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام إذ استسقى الماء، فلمّا شربه رأيته قد استعبر واغرورقت عيناه بدموعه، ثم قال لي: يا داود، لعن الله قاتل الحسين عليه السلام، فما من عبد شرب الماء فذكر الحسين ولعن قاتله إلا كتب الله له مائة ألف حسنة، وحطّ عنه مائة ألف سيئة، ورفع له مائة ألف درجة، وكأنّما أعتق مائة ألف نسمة، وحشره الله يوم القيامة ثلج الفؤاد.

وفي «الكافي» بإسناد معتبر عن داود بن فرقد، قال: كنت جالساً في بيت أبي عبد الله عليه السلام، فنظرت إلى حمام راعبي يقرقر، ف

يقول هذا الطير؟

قلت: لا، والله جعلت فداك.

قال: يدعو على قتلة الحسين، فاتخذوه في

وفي «تفسير الإمام العسكري عليه السلام»، قال

يسفكون لا تسفكون دماءكم﴾ [البقرة ٨٤] الآية

الله، وقتلوا أولياء الله: أفلا أنبئكم بمن يضاه

قالوا: بلى يا رسول الله، قال: قوم من أ

ذرّيتي وأطائب أرومتي، ويبدّلون شريعتي وسنّ

أسلاف اليهود زكريا ويحيى. ألا وإنّ الله يمقته

يوم القيامة هادياً مهدياً من ولد الحسين يحرقهم

قتلة الحسين ومحبّيهم وناصريهم والساكتين عن

على الباكين على الحسين رحمة وشفقة، واللا

ألا وإنّ الراضين بقتل الحسين شركاء قتلته. ألا

براء من دين الله.

إنّ الله ليأمر ملائكته المقرّبين أن يتلقّوا دموعهم المصبوبة لقتل الحسين عليه السلام إلى الخزّان

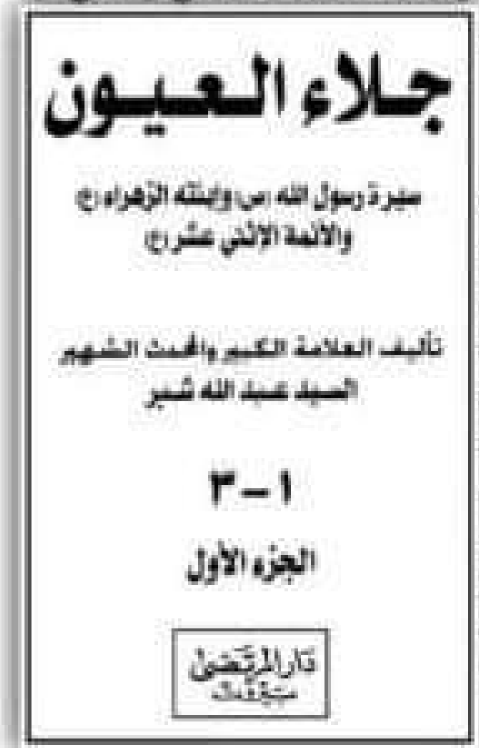

قال السيد: وروي زيد بن موسى، قال: حدّثني أبي عن جدّي عليهما السلام، قال: خطبت فاطمة الصغرى بعد أن وردت من كربلاء فقالت:

الحَمْدُ للهِ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالحَصى، وَزِنَةَ العَرْشِ إِلى الثَّرى، أَحْمَدُهُ وَأُومِنُ بِهِ وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ. وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﷺ، وَأَنَّ وُلْدَهُ ذُبِحُوا بِشَطِّ الفُراتِ بِغَيْرِ ذَحْلٍ[1] وَلا تِراتٍ.

اللّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَفْتَرِيَ عَلَيْكَ الكَذِبَ، وَأَنْ أَقُولَ عَلَيْكَ خِلافَ ما أَنْزَلْتَ مِنْ أَخْذِ العُهُودِ لِوَصِيِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ، المَسْلُوبِ حَقُّهُ، المَقْتُولِ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، كَما قُتِلَ وَلَدُهُ بِالأَمْسِ في بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، فِيهِ مَعْشَرٌ مُسْلِمَةٌ بِأَلْسِنَتِهِمْ، تَعْساً لِرُؤُوسِهِمْ! ما دَفَعَتْ عَنْهُ ضَيْماً في حَياتِهِ وَلا عِنْدَ مَماتِهِ، حَتّى قَبَضْتَهُ إِلَيْكَ مَحْمُودَ النَّقِيبَةِ، طَيِّبَ العَرِيكَةِ، مَعْرُوفَ المَناقِبِ، مَشْهُورَ المَذاهِبِ، لَمْ تَأْخُذْهُ اللّهُمَّ فِيكَ لَوْمَةُ لائِمٍ وَلا عَذْلُ عاذِلٍ. هَدَيْتَهُ يا رَبِّ لِلإِسْلامِ صَغِيراً، وَحَمِدْتَ مَناقِبَهُ كَبِيراً، غَيْرَ حَرِيصٍ عَلَيْها، راغِباً في الآخِرَةِ، مُجاهِداً لَكَ في سَبِيلِكَ، رَضِيتَهُ فَاخْتَرْتَهُ، وَهَدَيْتَهُ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ.

أَمّا بَعْدُ يا أَهْلَ الكُوفَةِ، يا أَهْلَ المَكْرِ وَالغَدْرِ وَالخُيَلاءِ! فَإِنّا أَهْلُ بَيْتٍ ابْتَلانا اللهُ بِكُمْ، وَابْتَلاكُمْ بِنا، فَجَعَلَ بَلاءَنا حَسَناً، وَجَعَلَ عِلْمَهُ عِنْدَنا، وَفَهْمَهُ لَدَيْنا. فَنَحْنُ عَيْبَةُ عِلْمِهِ، وَوِعاءُ فَهْمِهِ وَحِكْمَتِهِ، وَحُجَّتُهُ في الأَرْضِ في بِلادِهِ لِعِبادِهِ. أَكْرَمَنا اللهُ بِكَرامَتِهِ، وَفَضَّلَنا بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً بَيِّناً. فَكَذَّبْتُمُونا، وَكَفَّرْتُمُونا، وَرَأَيْتُمْ قِتالَنا حَلالاً، وَأَمْوالَنا نَهْباً، كَأَنَّنا أَوْلادُ تُرْكٍ أَوْ كابُلَ، كَما قَتَلْتُمْ جَدَّنا بِالأَمْسِ، وَسُيُوفُكُمْ تَقْطُرُ مِنْ دِمائِنا أَهْلَ البَيْتِ، لِحِقْدٍ مُتَقَدِّمٍ. قَرَّتْ لِذلِكَ عُيُونُكُمْ، وَفَرِحَتْ قُلُوبُكُمْ افْتِراءً مِنْكُمْ عَلى اللهِ، وَمَكْراً مَكَرْتُمْ، وَاللهُ خَيْرُ الماكِرِينَ. فَلا تَدْعُوَنَّكُمْ أَنْفُسُكُمْ إِلى الجَذَلِ بِما أَصَبْتُمْ مِنْ دِمائِنا، وَنالَتْ أَيْدِيكُمْ مِنْ أَمْوالِنا، فَإِنَّ ما أَصابَنا مِنَ المَصائِبِ الجَلِيلَةِ وَالرَّزايا العَظِيمَةِ في كِتابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَها، إِنَّ ذلِكَ عَلى اللهِ يَسِيرٌ. لِكَيْلا تَأْسَوْا عَلى ما فاتَكُمْ، وَلا تَفْرَحُوا بِما آتاكُمْ، وَاللهُ لا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتالٍ فَخُورٍ.

تَبّاً لَكُمْ، فَانْتَظِرُوا اللَّعْنَةَ وَالعَذابَ، وَكَأَنْ قَدْ حَلَّ بِكُمْ، وَتَواتَرَتْ مِنَ السَّماءِ نَقِماتٌ، فَيُسْحِتَكُمْ بِما كَسَبْتُمْ، وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، ثُمَّ تُخَلَّدُونَ في العَذابِ الأَلِيمِ يَوْمَ القِيامَةِ بِما ظَلَمْتُمُونا، أَلا لَعْنَةُ اللهِ عَلى الظّالِمِينَ.

وَيْلَكُمْ! أَتَدْرُونَ أَيَّةُ يَدٍ طاعَنَتْنا مِنْكُمْ؟! وَأَيَّةُ نَفْسٍ نَزَعَتْ إِلى قِتالِنا؟! أَمْ بِأَيَّةِ رِجْلٍ مَشَيْتُمْ إِلَيْنا تَبْغُونَ مُحارَبَتَنا؟! قَسَتْ قُلُوبُكُمْ، وَغَلُظَتْ أَكْبادُكُمْ، وَطُبِعَ عَلى أَفْئِدَتِكُمْ، وَخُتِمَ عَلى سَمْعِكُمْ

(١) الذحل: الثأر.

امام زین العابدینؒ نے جب کوفیوں کو ماتم کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:یہ تو ہم پر رونا دھونا کر رہے ہیں (لیکن یہ بتاؤ) ان کے علاؤہ ہمیں قتل کس نے کیا ہے(ان کے علاوہ ہمارا قاتل کون ہے)؟

بعض وقايع اليوم الثاني عشر

قال في النّاسخ ما معناه : ولمّا بلغ الخبر إلى ابن مرجانة أنّ السبايا قربوامن الكوفة، أمر أن ينادي المنادي أن لايحمل أحد معه سلاح، وجعل عشرة آلاف من الأبطال بين فارس وراجل على الشّرع والطوارق حتّى إذا دخل العيال الكوفة لايتمكّن أحد من الشّيعة أن يهيّج الفتنة عليه ويخلّص العيال، وأمر أن يستقبلوا بالرّؤوس العيال ويؤتى بهن جميعاً إلى الكوفة و يطاف بهنّ الأسواق ليرعب بذلك قلوب أهل الكوفة و في نفس المهموم فحملوا الرّأس الشّريف على الرّمح وفعلوا برؤوس الباقين ذلك و سلكوا بها قدّام القوم حتّى و ردوا البلد، ثم طافوا بالرّؤوس الشّريفة في السّكّة والأسواق انتهى

واجتمع أهل الكوفة للنّظر اليهنّ قال الرّاوي : فأشرفت امرأة من الكوفيّات فقالت : من أيّ الاسارى أنتنّ؟ فقلن: نحن اسارى آل محمد فنزلت من سطحها وجمعت ملاءً و أُزُراً ومقانع ، و أعطتهنّ فتغطين بها .

خطبة عقيلة الهاشميين عند ورودها الكوفة

روى الشيخ الطبرسي (قد) في الاحتجاج عن حذام (حذام خ) بن ستير الاسدي (١) قال: لمّا اتى علي بن الحسين عليه السلام بالنسوة من كربلا وكان مريضاً، وإذا نساء أهل الكوفة ينتدبن مشقّقات الجيوب والرّجال معهنّ يبكون، فقال زين العابدين عليه السلام بصوت ضئيل وقد نهكته العلة : إن هؤلاء يبكون علينا فمن قتلنا غيرهم ؟

١ – در بعضى كتب مقاتل حذيم بن شتير ضبط كرده است حذيم بكسر حاء وسكون ذال وفتح باء ، وشتير با شين مضمومة وفتح تاء وسكون باء.

اہلبیت کے قاتل

پوسٹ نمبر-1

شیعہ کی معتبر کتاب العیون العبری

اللهوف

على قتلى الطفوف

تأليف

سيد العارفين والسالكين رضي الدين أبي القاسم

علي بن موسى بن جعفر بن طاووس

المتوفى سنة ٦٦٤هـ

تحقيق وتقديم

الشيخ فارس تبريزيان

« الحسون »

قال: وخطبت أمّ كلثوم ابنت عليّ عليهما السلام في ذلك اليوم من وراء كلّتها، رافعة صوتها بالبكاء، فقالت:

يا أهل الكوفة، سوءاً[٥٢] لكم، مالكم خذلتم[٥٣] حسيناً وقتلتموه وانتهبتم أمواله وورثتموه وسبيتم نساءه ونكبتموه؟! فتباً لكم وسحقاً.

ويلكم، أتدرون أيّ دواهٍ دهتكم؟ وأيّ وزرٍ على ظهوركم حملتم؟ وأيّ دماءٍ سفكتموها؟ وأي كريمة اهتضمتموها[٥٤]؟ وأيّ صبيةٍ سلبتموها؟

احتجاج علي بن الحسين ﷺ على أهل الكوفة حين خرج من الفسطاط وتوبيخه إيّاهم على غدرهم ونكثهم

قال حذيم بن شريك الأسدي: خرج زين العابدين ﷺ إلى النّاس وأومى إليهم أن اسكتوا ؛

---

(١) الشوهاء : القبيحة ، والفقماء : إذا كانت ثناياها العليا إلى الخارج فلا تقع على السفلى ، والخرقاء : الحمقاء .
(٢) طلاع الأرض : ملؤها.
(٣) بحفزه : يدفعه.

فسكتوا ، وهو قائم ، فحمد الله وأثنى عليه ، وصلّى على نبيّه ، ثمّ قال :

«أيها النّاس من عرفني فقد عرفني ، ومن لم يعرفني فأنا عليّ بن الحسين ، المذبوح بشط الفرات من غير ذحل ولا ترات ، أنا ابن من انتهك حريمه ، وسلب نعيمه ، وانتهب ماله ، وسبي عياله ، أنا ابن من قتل صبراً ، فكفى بذلك فخراً .

أيها النّاس ناشدتكم بالله هل تعلمون أنّكم كتبتم إلى أبي وخدعتموه ، وأعطيتموه من أنفسكم العهد والميثاق والبيعة ؟ وقاتلتموه وخذلتموه فتباً لكم ما قدّمتم لأنفسكم وسوءً لرأيكم ، بأيّة عين تنظرون إلى رسول الله ﷺ ، يقول لكم : قتلتم عترتي ، وانهتكتم حرمتي ، فلستم من أُمّتي».

قال : فارتفعت أصوات النّاس بالبكاء ، ويدعو بعضهم بعضاً : هلكتم وما تعلمون .

فقال عليّ بن الحسين : «رحم الله امرءاً قبل نصيحتي ، وحفظ وصيّتي في الله وفي رسوله وفي أهل بيته ، فإنّ لنا في رسول الله أُسوة حسنة» .

فقالوا بأجمعهم : نحن كلّنا يابن رسول الله سامعون مطيعون ، حافظون لذمامك ، غير زاهدين فيك ، ولا راغبين عنك ، فمرنا بأمرك رحمك الله فإنّا حرب لحربك ، سلم لسلمك ، لنأخذنّ ترتك وترتنا ، عمّن ظلمك وظلمنا .

فقال عليّ بن الحسين ﷺ : «هيهات هيهات !! أيها الغدرة المكرة ، حيل بينكم وبين شهوات أنفسكم ، أتريدون أن تأتوا إليّ كما أتيتم إلى آبائي من قبل ؟كلّا وربّ الراقصات إلى منى ، فإنّ الجرح لما يندمل !قُتل أبي بالأمس ، وأهل بيته معه ، فلم ينسني ثكل رسول الله ﷺ ، وثكل أبي وبني أبي وجدّي شقّ لهازمي[1] ، ومرارته بين حناجري وحلقي ، وغصصه تجري في فراش صدري ، ومسألتي أن لا تكونوا لنا ولا علينا» .

ثم قال ﷺ :

«لا غرو إن قتل الحسين وشيخه ... قد كان خيراً من حسين وأكرما
فلا تفرحوا يا أهل كوفة بالّذي ... أُصيب حسين كان ذلك أعظما
قتيل بشطّ النهر نفسي فداؤه ... جزاء الّذي أرداه نار جهنّما»

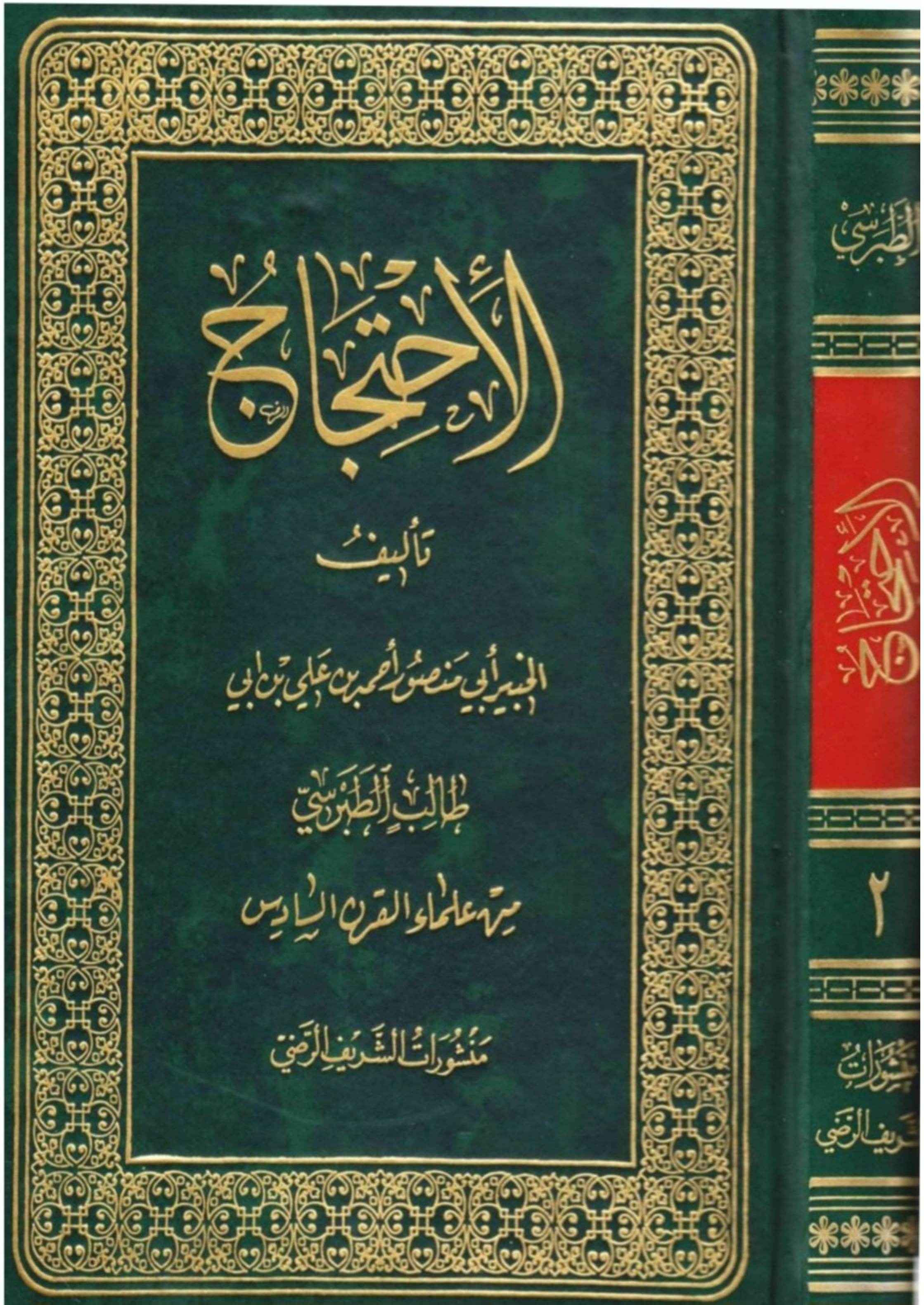

غلاموں کا ساتھ قرار دینے کی عار گوارا کرونگا۔ یقیناً میں نے تمہارے اور اپنے پروردگار سے پناہ مانگی ہے کہ تم مجھے سنگسار کرسکو اور میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے جو اپنے غرور کی وجہ سے روز قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ اتنا فرما کر آپ نے پھر عقبہ ابن سمعان کو بلایا اور اُس کو ناقہ کی مہار دیکر آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام ناسخ التواریخ کی تحقیق میں مرتجز تھا۔ مگر عام طور سے ذوالجناح مشہور ہے۔ اس کے بعد امام عالی مقام اپنے چند اصحاب باوفا کے ساتھ عمر سعد کے لشکر کے اور قریب آگئے تو بریر ابن خضیر ہمدانی نے آگے بڑھ کر مخصوص اہل کوفہ کو مخاطب کرکے با آواز بلند پکارا اور کہا یقوم اتقوا اللہ فان ثقل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد اصبح بین اظہرکم ہؤلاء ذریتہ وعترتہ وبناتہ وحرمہ فہاتوا ما عندکم وما الذی تریدون ان تصنعوا بہم۔ اے قوم خدا سے ڈرو اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت یاد کرو کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی وہ ثقل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہے جو تمہارے سامنے موجود ہے اور اُسکی ہمراہی میں اُس کے لڑکے لڑکیاں، عترت اور اسکے حرم محترم ہیں۔ اب تم کھل کھل کر بیان کرو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ تم کس طرح پیش آنا چاہتے ہو؟ افلا تقبلون منہم ان یرجعوا الی المکان الذی جاؤا منہ ویلکم یا اہل الکوفۃ انسیتم کتبکم وعہودکم التی اعطیتموہا واشہدتم اللہ علیہا ویلکم ادعیتم اہل بیت نبیکم وزعمتم انکم تقتلون انفسکم دونہم حتی اذا اتوکم اسلمتموہم الی ابن زیاد ومنعتموہم عن ماء الفرات بئس ما خلفتم نبیکم فی ذریتہ ما لکم لا سقاکم اللہ یوم القیامۃ۔

آیا تم لوگوں کو منظور نہیں ہے کہ یہ جماعت وہاں لوٹ جائے جہاں سے آئی ہے کیوں اہل کوفہ کیا تم نے اپنے لکھے ہوئے خطوط کو اور اُن وعدوں کو جن پر تم نے خدا کو درمیان دیا تھا اور جن میں تم نے واضح طور پر یہ لکھا تھا کہ اہلبیت پیغمبر تمہارے پاس آئیں۔ تو تم اُن کی نصرت ومتابعت میں اپنی جانیں نثار کر دوگے بالکل فراموش کر دیا۔ اب جب وہ لوگ تمہارے پاس آگئے تو تم اُن لوگوں کو ابن زیاد کے حوالے کئے دیتے ہو اور فرات کے پانی کو اُن پر بند کئے بیٹھے ہو۔ واقعی تم اپنے پیغمبر کے بدترین پیرو ہو کہ اُن کی ذریت طاہرہ کے ساتھ ایسے سلوک کرتے ہو۔ خدائے سبحانہ وتعالی بروز قیامت تم کو کبھی سیراب نہ فرمائے

بریر کا یہ کلام سُن کر گروہ اشقیاء نے پھر وہی اپنا معمولی جواب دیا کہ ہم نہیں سمجھتے تم کیا کہتے ہو؟ بریر نے کہا الحمد للہ الذی زادنی فیکم بصیرۃ اللہم انی ابرء الیک من افعال ہؤلاء القوم اللہم الق باسہم بینہم حتی یلقوک وانت علیہم غضبان۔ اُس خدائے سبحانہ وتعالی کا شکر ہے جس نے بمقابلہ تم لوگوں کے مجھ کو دیدۂ بصیرت عطا فرمایا۔ پروردگار! میں اس قوم کے افعال سے بالکل بیزار ہوں۔ پروردگار! اس جماعت شقاوت اثر کو آپس میں ٹکرا دیجیو۔ کہ ایسی حالت میں تیری حضوری میں پہنچیں کہ تو ان پر غضبناک ہو یہ کلام سُن کر کوفیوں نے بریر پر تیر چلائے۔ بریر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس چلے آئے۔ اگرچہ صفوف مخالفین کے تیر آتے ملاحظہ فرماتے مگر وہ ہادی برحق اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔ بلکہ کوفیوں کے تیراندازوں کے سامنے پھر دوسرے خطبہ کا آغاز فرمایا۔

امام عالی مقام کا دوسرا خطبہ۔ انشدکم ہل تعرفونی قالوا نعم انت ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن سبطیہ قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان امی فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالوا نعم فقال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان ابی علی ابن ابیطالب قالوا نعم قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان جدتی خدیجۃ بنت خویلد اول نساء ہذہ الامۃ قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان حمزۃ سید الشہداء عم ابی قالوا اللہم نعم فقال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان جعفر الطیار فی الجنۃ عمی قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان ہذا سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا متقلدہ قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان ہذہ عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا لابسہا قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ ہل تعلمون ان علیاً کان اولہم اسلاماً واعلمہم علماً و اعظمہم حلماً وانہ ولی کل مؤمن ومؤمنۃ قالوا اللہم نعم فقال تستحلون دمی وابی الذائد عن الحوض

سلسلۂ سوانح معصومین علیہم السلام نمبر (۵)

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

طبع جدید

ذبح عظیم

۱۳۵۰ھ

یعنی

سوانح عمری جناب امام حسین علیہ السلام

مؤلفہ ومرتبہ

خان بہادر مولوی سید اولاد حیدر صاحب [illegible]ی

مؤلف

۱ سیرۃ المصطفویہ ۔ ۲ السیدہ ۔ ۳ سراج المبین ۔ ۴ شرح جن ۔ ۵ ذبح عظیم ۔ ۶ صحیفۃ العابدین ۔
۷ ماثر الباقریہ ۔ ۸ آثار جعفریہ ۔ ۹ علوم کاظمیہ ۔ ۱۰ تحفۂ رضویہ ۔ ۱۱ تحفۃ المتقین ۔ ۱۲ سیرۃ النقی ۔ ۱۳ العسکری

۱۴ ذکر معصوم

سنہ ۱۹۴۳ء

[illegible] دہلی

جملہ حقوق محفوظ

کو آپ امام حسینؑ کا لُٹا ہوا قافلہ لئے ہُوئے مدینہ منورہ پہنچے، وہاں کے لوگوں نے آہ و زاری اور کمال رنج و غم سے آپ کا استقبال کیا۔ ۱۵ شبانہ روز نوحہ و ماتم ہوتا رہا۔ (تفصیلی واقعات کے لیے کتب مقاتل و سیر ملاحظہ کی جائیں۔

اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ زینب کے بال اس طرح سفید ہو گئے تھے کہ جاننے والے اُنھیں پہچان نہ سکے۔ (احسن القصص ص۱۸۲ طبع نجف) رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا۔ امام زین العابدینؑ تا حیات گریہ فرماتے رہے۔ (جلاء العیون ص۲۵۶) اہلِ مدینہ یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو گئے بالآخر واقعہ حرّہ کی نوبت آگئی۔

واقعہ کربلا اور حضرت امام زین العابدینؑ کے خُطبات

معرکہ کربلا کی غم انگیں داستان تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخِ عالم کا افسوسناک سانحہ ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اوّل سے آخر تک اِس ہوش ربا اور رُوح فرسا واقعہ میں اپنے باپ کے ساتھ رہے اور باپ کی شہادت کے بعد خود اِس المیہ کے ہیرو بنے اور پھر جب تک زندہ رہے اِس سانحہ کا ماتم کرتے رہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کا یہ اندوہناک حادثہ جس میں ۱۸ بنی ہاشم اور بہتر اصحاب و انصار کام آئے۔ حضرت امام زین العابدین کو مدت العمر گھلاتا رہا اور مرتے دم تک اس کی یاد فراموش نہ ہوئی اور اُس کا صدمہ جانکاہ دُور نہ ہوا، آپ یوں تو اس واقعہ کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے۔ مگر لطف زندگی سے محروم رہے اور کسی نے آپ کو بشاش اور فرحناک نہ دیکھا، اس جانکاہ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں آپ نے جو جا بجا خطبات ارشاد فرمائے ہیں اُن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

کُوفہ میں آپ کا خُطبہ

کتاب لہوف ص۶۸ میں ہے کہ کُوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ بھیجی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اُسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لُوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیئے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحلِ فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں ذرا سوچو! تم نے ہی میرے پدرِ بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمھارا بُرا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا، تمھاری رائیں کس قدر بُری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسُول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسُول صلعم

تم سے باز پُرس کریں گے کہ تم لوگوں نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میرے اہل حرم کو ذلیل کیا" اِس لیے تم میری اُمت میں نہیں"۔

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہ ستارے

(معہ اضافہ)

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السّلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی قبلہ مد ظلہ العالی

ممبر اعلیٰ، پاکستان مجلسِ علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومتِ پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

شیعہ کتاب منتھیٰ الامال میں شیخ عباس قمی جلد اول میں صفحہ 454 پر لکھتا ہیکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی ---- یااللہ ہمارے اور اس قوم کے درمیان فیصلہ فرمادے جنھوں نے ہمیں بلایا اور ہمیں ہی قتل کرڈالا۔

لعنتی شیعوں بددعائیں ہیں تم کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی۔

وجاء محمد بن الحنفية إلى الحسين (عليه السلام) في الليلة التي أراد الحسين الخروج في صبيحتها من مكة فقال له: يا أخي، إن أهل الكوفة قد عرفت غدرهم بأبيك وأخيك، وقد خفت أن يكون حالك كحال من مضى، فإن رأيت أن تقيم فإنك أعز من بالحرم وأمنعه، فقال: يا أخي قد خفت أن يغتالني يزيد بن معاوية بالحرم، فأكون الذي يستباح به حرمة هذا البيت، فقال له ابن الحنفية: فإن خفت ذلك فصر إلى اليمن أو بعض نواحي البر، فإنك أمنع الناس به، ولا يقدر عليك أحد، فقال: أنظر في ما قلت.

جس شب حسینؑ مکہ کی طرف روانہ ہونا چاہتے تھے اسی رات میں محمد بن حنفیہ آپؑ کے پاس آئے اور عرض کی: بھائی آپ اہل کوفہ سے واقف ہیں انہوں نے آپ کے والد اور بھائی سے بے وفائی کی مجھے خوف ہے کہ کہیں آپؑ کے ساتھ بھی ایسا نہ ہو۔ حسینؑ نے فرمایا بھائی: مجھے خوف ہے کہ کہیں یزید بن معاویہؓ مجھے اچانک مکہ میں قتل نہ کروا دے اور میری وجہ سے خانہ خدا کی بے حرمتی ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا اگر مکہ میں ٹھہرنے میں خوف ہے تو یمن چلے جائیے یا کسی جگہ کا انتخاب کیجئے کہ جہاں آپؑ پر کوئی غالب نہ آسکے۔ حسینؑ نے فرمایا میں آپؑ کے اس مشورے پر غور کروں گا۔

ثم إنه نظر ووقع على طفل له يبكي من شدة العطش، فأتى به وهو يقول: «يا قوم، إن لم ترحموني فارحموا هذا الطفل»، فرماه أحدهم بسهم فجاء في نحره، فبكى الحسين (عليه السلام) وقال: «اللهم احكم بيننا وبين قوم دعونا لينصرونا فقتلونا». فسمع (عليه السلام) هاتفاً يقول: «دعه يا حسين فإن له مرضعاً في الجنة».

یا اللہ ہمارے اور اس قوم کے درمیان فیصلا فرما جنہوں نے ہمیں بلایا مدد کے لئے اور ہمیں قتل کیا

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGvIy4aAAZL_nI3L9C

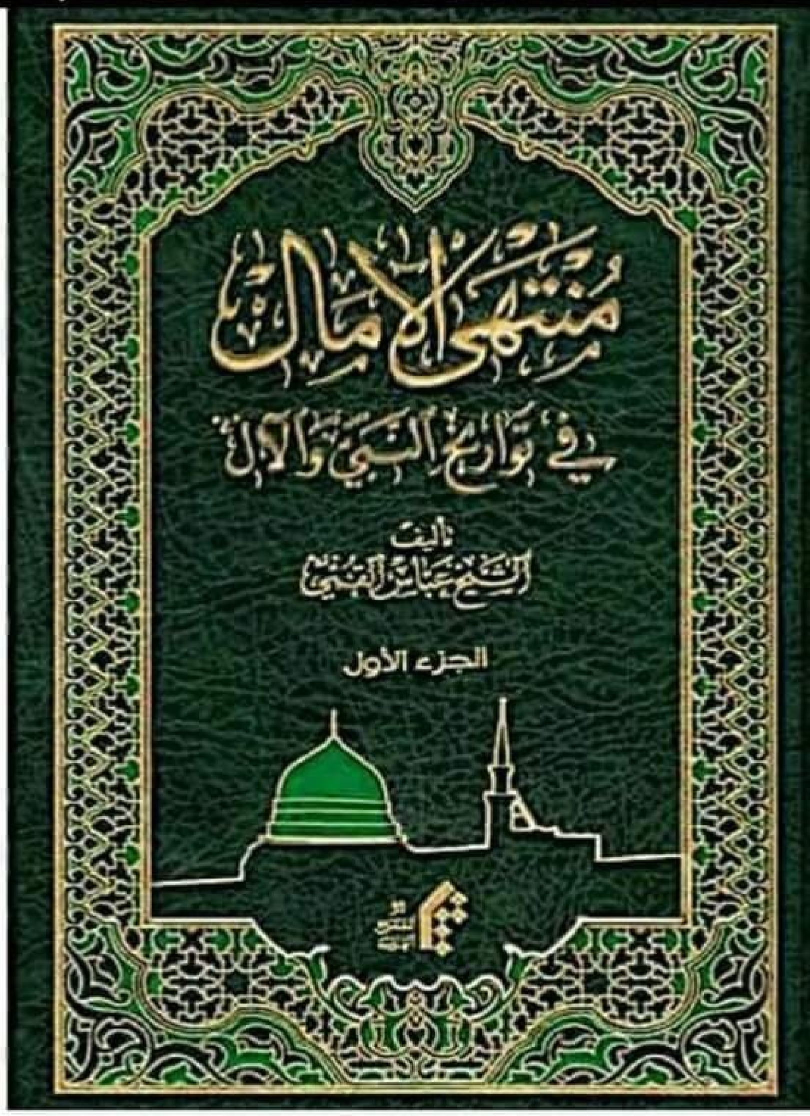

غرفة العمليات الخاصة لهدم دين الرافضة

وقال السيد : أتاه خبر مسلم في زبالة ثم إنه سار فلقيه الفرزدق فسلم عليه ثم قال : يا ابن رسول الله كيف تركن إلى أهل الكوفة وهم الذين قتلوا ابن عمك مسلم بن عقيل وشيعته ؟ قال : فاستعبر الحسين عليه السلام باكياً ثم قال : رحم الله مسلماً فلقد صار إلى روح الله وريحانه ، وتحيته ورضوانه ، أما إنه قد قضى ما عليه ، وبقي ما علينا ، ثم أنشأ يقول :

فان تكن الدنيا تعد نفيسة	فدار ثواب الله أعلى وأنبل
وإن تكن الأبدان للموت أنشئت	فقتل امرء بالسيف في الله أفضل
وإن تكن الأرزاق قسماً مقدراً	فقلة حرص المرء في الرزق أجمل
وإن تكن الأموال للترك جمعها	فما بال متروك به الحر يبخل(١)

وقال المفيد : ثم انتظر حتى إذا كان السحر ، فقال لفتيانه وغلمانه : أكثروا من الماء فاستقوا وأكثروا ، ثم ارتحلوا فسار حتى انتهى إلى زبالة ، فأتاه خبر عبدالله بن يقطر .

و قال السيد : فاستعبر باكياً ثم قال : اللهم اجعل لنا و لشيعتنا منزلاً كريماً ، واجمع بيننا وبينهم في مستقر من رحمتك ، إنك على كل شيء قدير(٢) .

و قال المفيد رحمه الله : فأخرج للناس كتاباً فقرأ عليهم فإذا فيه « بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فانه قد أتانا خبر فظيع : قتل مسلم بن عقيل ، وهاني، ابن عروة ، و عبدالله بن يقطر ، و قد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف ، في غير حرج ، ليس عليه ذمام ، فتفرق الناس عنه ، وأخذوا يميناً وشمالاً حتى بقي في أصحابه الذين جاؤا معه من المدينة ، و نفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلداً قد استقامت له طاعة أهلها ، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون .

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥ ، و فيه « فما بال متروك به المرء يبخل » ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢ .

(٢) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصيداوي راجع المصدر ص ٦٧ .

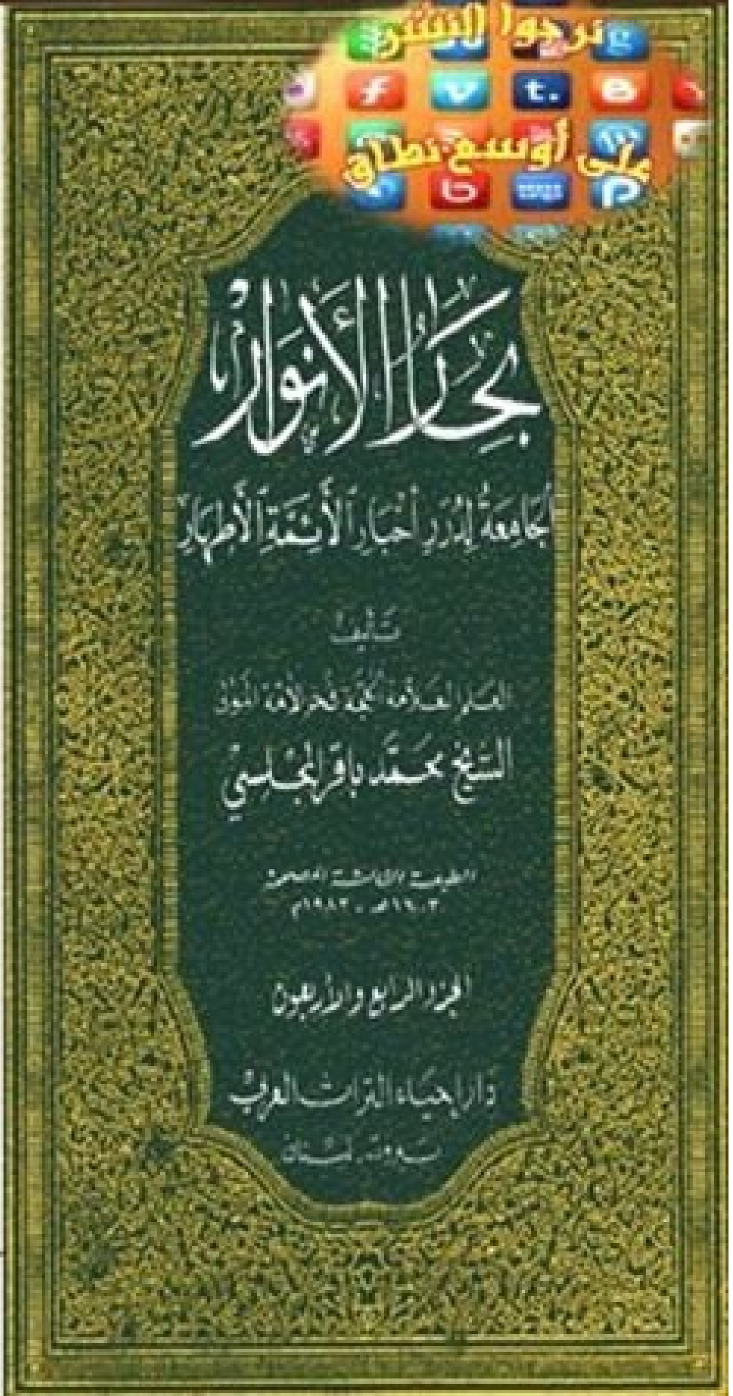

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

"Baqool Hussain ra Khod farma rahai hain kah
Hamarai shion nai hi hamain dhoka diya"

==========================

"Jab Hussain AS ko Muslim bin Aqeel, Hani ibn Urwah aur Abdullah bin Yaqtar kai qatal honai ki khabar mili to unhon nai yai jumlai kahai:
"Hamarai Shion nai hi hamain dhoka diya" jo tum logon main sai chahai ja sakta hai to phir loog dayen aur bayen bikhartai gai yaha tak kah sirf who loog bachai jo Imam Hussain kai saath Madinah sai aiyai thai.

Shia BooK: Bihar Alanwar / Jild no. 44 and Page no.374

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون.

---

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥ ، وفيه " فما بال متروك به المرء بخل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصداوي راجع المصدر ص 67.

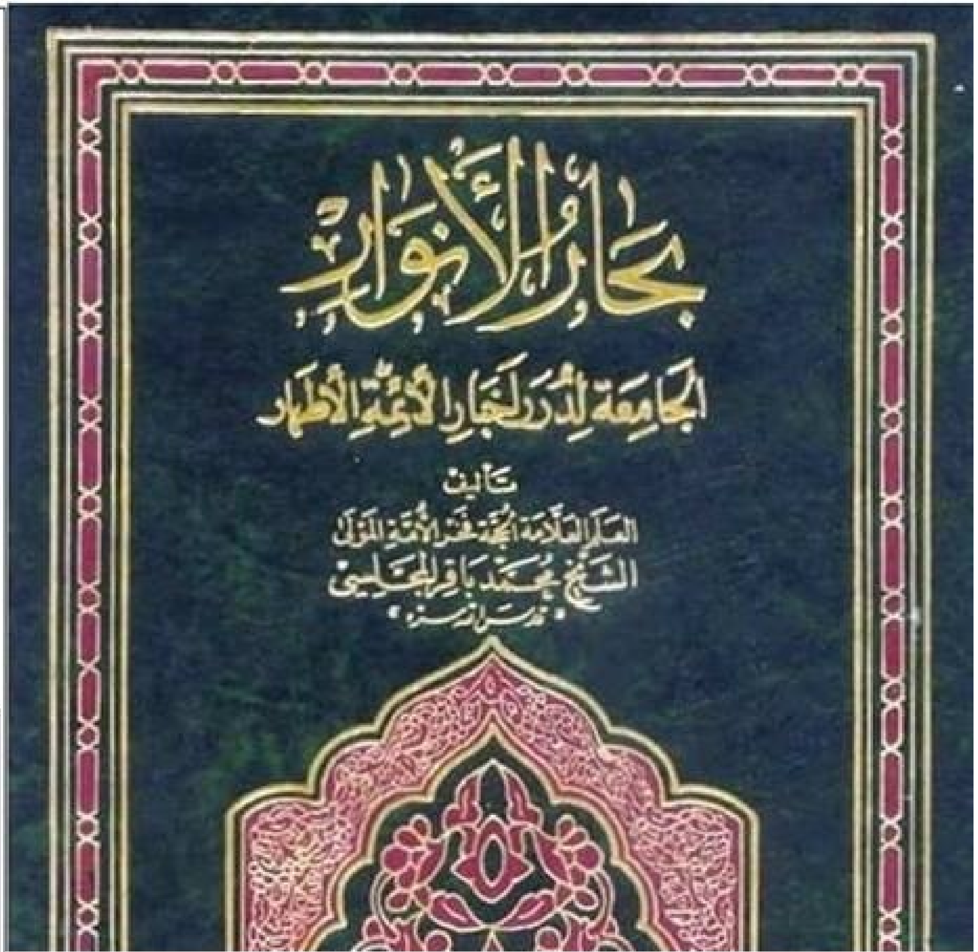

جو کربلا میں حسینؓ کے ساتھ تھے جنت میں بھی ساتھ ہیں

کربلا میں حسینؓ کا ساتھ صحابہؓ نے دیا جو مدینہ سے ساتھ آئے تھے

شیعوں کا خاتمہ المحدثین علامہ باقر مجلسی مشہور شیعہ عالم شیخ مفید سے بحار الانوار میں نقل کرتا ہے کہ
جب سارے شیعہ امام حسینؓ کو کربلا میں اکیلا چھوڑ گئے تو ساتھ دینے والے صرف صحابہؓ ہی تھے

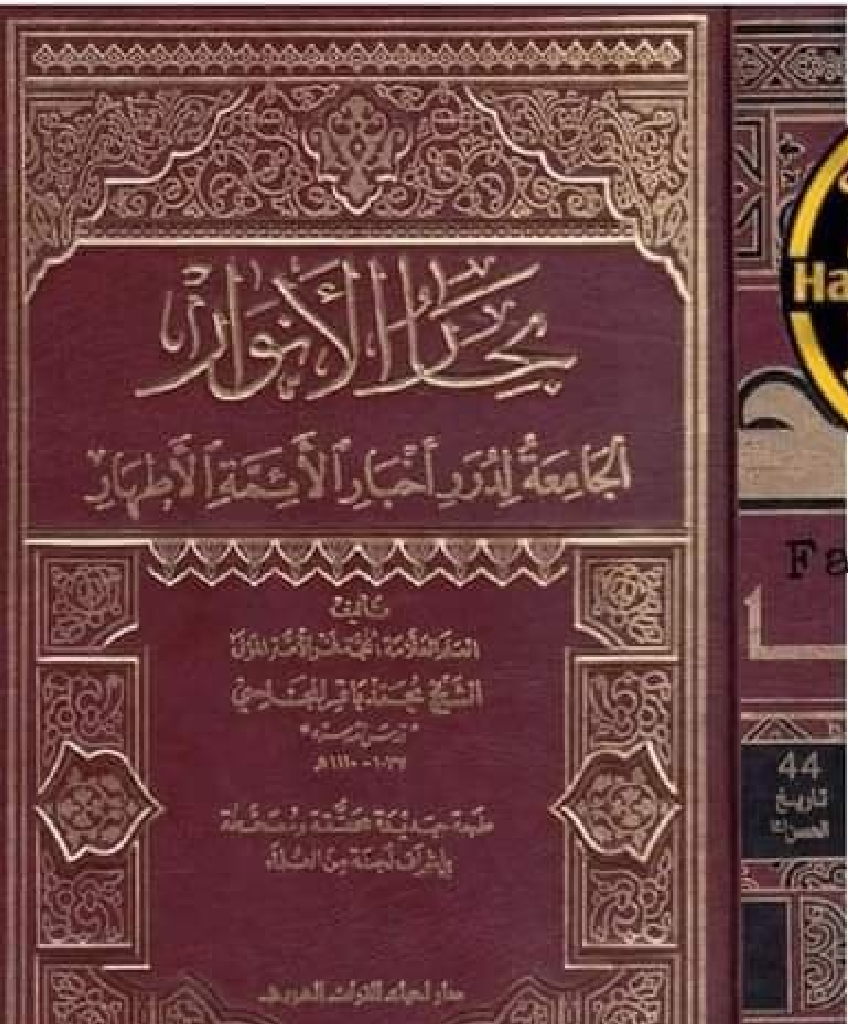

وقال السيد : أتاه خبر مسلم في زبالة ثم إنه سار فلقيه الفرزدق فسلم عليه
ثم قال : يا ابن رسول الله كيف تركن إلى أهل الكوفة وهم ...
مسلم بن عقيل وشيعته ؟ قال : فاستعبر الحسين عليه السلام ...
فلقد سار إلى روح الله وريحانه ، وتحيته ورضوانه ...
ماعلينا ، ثم أنشأ يقول :

فإن تكن الدنيا تعد نفيسة ...
وإن تكن الأبدان للموت أنشئت ...
وإن تكن الأرزاق قسماً مقدراً ...
وإن تكن الأموال للترك جمعها ...

وقال المفيد : ثم انتظر حتى إذا كان السحر ، فقال ...
من الماء فاستقوا وأكثروا ، ثم ارتحلوا فسار حتى انتهى إلى ...

Facebook Hamza Chohan Shy

و قال السيد : فاستعبر باكياً ثم قال : اللهم اجعل لنا و لشيعتنا ...
كريماً ، واجمع بيننا وبينهم في مستقر من رحمتك ، إنك على كل شيء قدير (٢) .

و قال المفيد رحمه الله : فأخرج للناس كتاباً فقرأ عليهم فإذا فيه « بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع : قتل مسلم بن عقيل ، وهاني ابن عروة ، و عبدالله بن يقطر ، و قد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف ، في غير حرج ، ليس عليه ذمام ، فتفرق الناس عنه ، وأخذوا يميناً وشمالاً حتى بقي في أصحابه الذين جاؤا معه من المدينة ، و نفر يسير ممن انضموا إليه

وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلداً قد استقامت له طاعة أهلها ، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون .

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥ ، و فيه « فما بال متروك به المرء يبخل » ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢ .
(٢) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصيداوي راجع المصدر ص ٦٧ .

يكونوا عليك، فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتّى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمّ أخرج إلى النّاس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحبّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام فتفرّق النّاس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتّى بقي في أصحابه الّذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنّ الأعراب الّذين اتّبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمّ سار حتّى مرّ ببطن العقبة فنزل فيها فلقيه شيخ من بني عكرمة يقال له: عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله يا ابن رسول الله لمّا انصرفت، فوالله ما تقدم إلاّ على الأسنّة وحدّ السيوف وإنّ هؤلاء الّذين بعثوا إليك لوكانوا كفوك مؤونة القتال ووطّؤوا لك الأسياف فقدمت عليهم كان ذلك رأياً فقال: يا عبد الله لا يخفى عليّ الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على أمره، ثمّ قال: والله لا يدعوني حتّى يستخرجوا هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك سلّط الله عليهم من يذلّهم حتّى يكونوا أذلّ فرق الأمم.

ثمّ سار حتّى انتصف النّهار فبينا هو يسير إذ كبّر رجل من أصحابه عليه السلام فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل فقال له جماعة من أصحابه: والله إنّ هذا المكان ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه؟ قالوا: نراه والله آذان الخيل، قال: أنا والله أرى ذلك، فما كان بأسرع حتّى طلعت هوادي الخيل[1] مع الحرّ بن يزيد التميميّ، فجاء حتّى وقف هو وخيله مقابل الحسين عليه السلام في حرّ الظهيرة وكان مجيء الحرّ بن يزيد من القادسيّة، فقدم الحصين بن نمير في ألف فارس فحضرت صلاة الظّهر فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الحرّ خلفه، فلمّا سلّم انصرف إلى القوم وحمد الله وأثنى عليه وقال:

أيها النّاس إنّكم إن تتّقوا الله وتعرفوا الحقّ لأهله تكن أرضى لله عنكم ونحن

(١) أي بدت وظهرت أعناق الخيل.

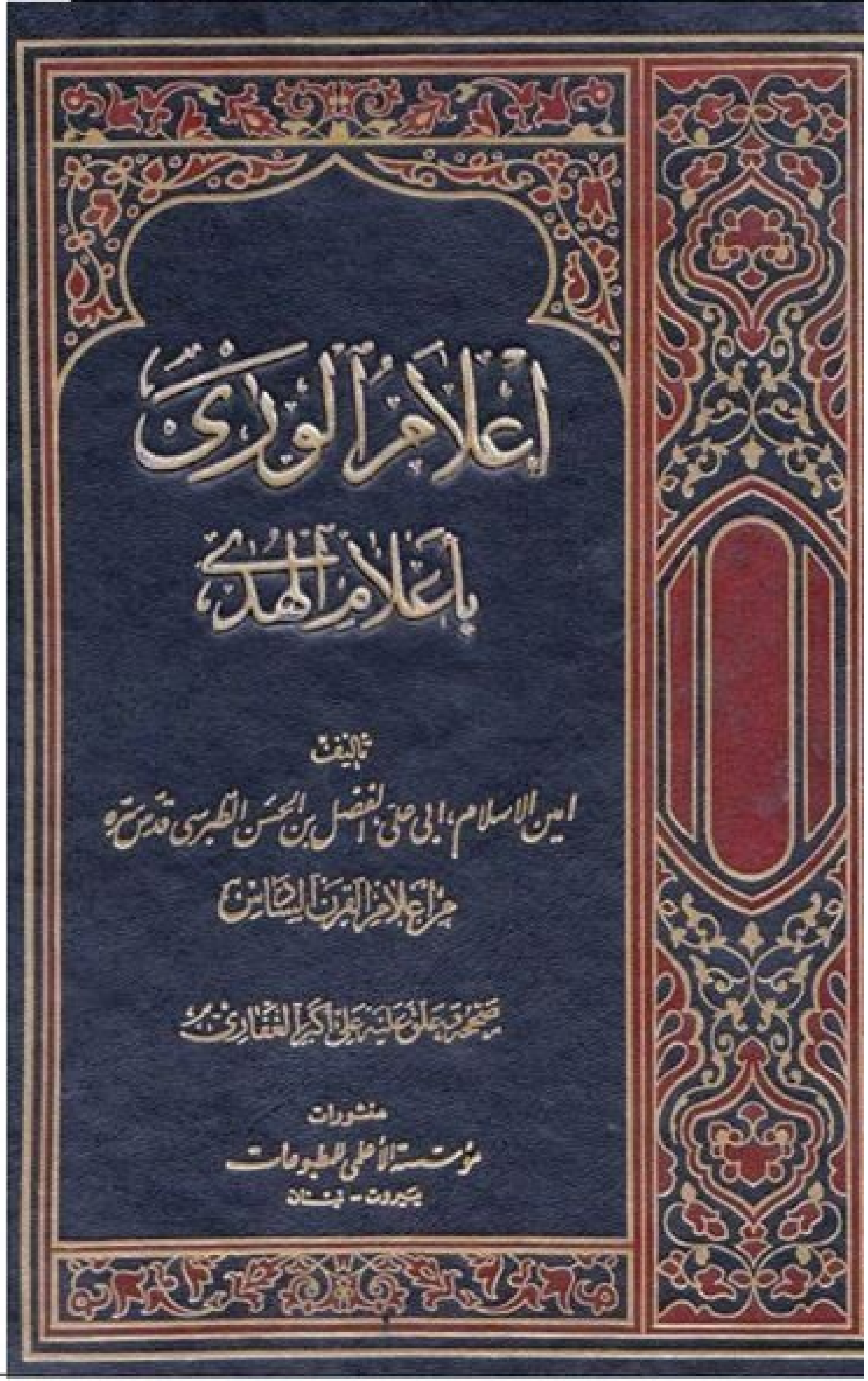

قاسمؒ کی شادی میدان جنگ میں جہاں پانی بھی نہیں بقول رافضہ

مشہور شیعہ ثقہ محدث شیخ عباس قمی لکھتے ہیں کہ کربلا میں قاسم کی حضرت امام حسین کی بیٹی فاطمہ سے شادی صحیح نہیں ہے اور کسی معتبر کتاب میں اس کا ذکر بھی نہیں دیکھا

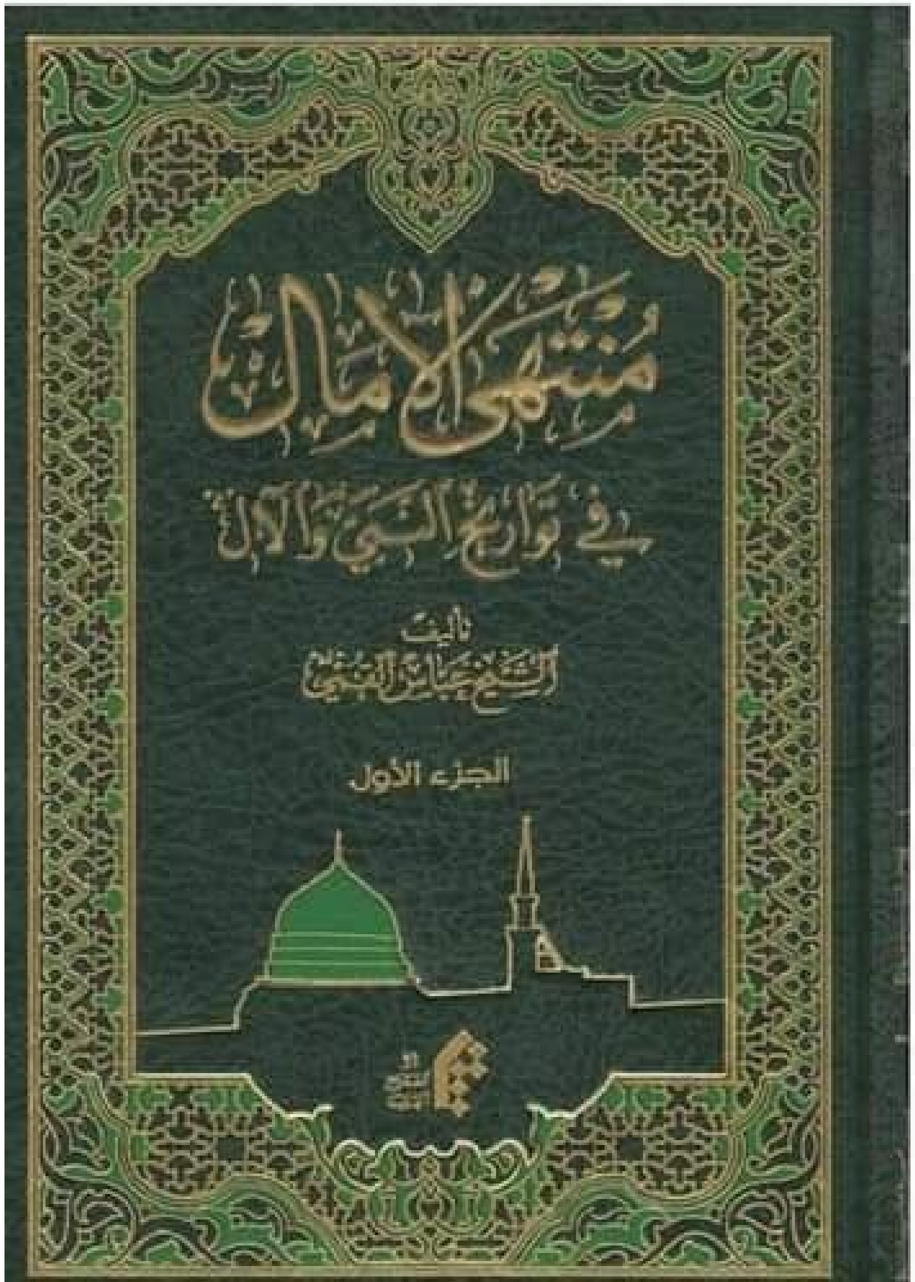

« يعزّ والله على عمّك أن تدعوه فلا يجيبك ، أو يجيبك فلا يعينك ، أو يعينك فلا يغني عنك ، بعداً لقوم قتلوك ، هذا يوم والله كثر واتره ، وقلّ ناصره » .

ثمّ احتمله ، وكأنّي أنظر إلى رجلي الغلام تخطّان في الأرض ، وقد وضع صدره على صدره ، فجاء به حتى ألقاه مع ولده عليّ والقتلى من أهل بيته ، ثمّ قال :

« اللهمّ احصهم عدداً ، واقتلهم بدداً ، ولا تغادر منهم أحداً ، ولا تغفر لهم أبداً » .

ثمّ قال :

« صبراً يا بني عمومتي[1] ، صبراً يا أهل بيتي ، لا رأيتم هواناً بعد هذا اليوم أبداً » .

لا يخفى أنّ قصة مصاهرة القاسم (عليه السلام) في كربلاء وتزويجه من فاطمة ابنة الحسين (عليه السلام) لا صحّة لها ، ذلك أنّها لا وجود لها في الكتب المعتبرة ، وعلاوة على ذلك ، فقد كانت للحسين (عليه السلام) بنتان كما ورد في الكتب المعتبرة ، إحداهما سكينة وعنها يقول الشيخ الطبرسيّ : زوّجها سيّد الشهداء من عبد الله ، وقد استشهد عبد الله قبل الزفاف ، والثانية فاطمة ، وكانت زوجة للحسن المثنّى الذي شهد كربلاء كما تقدّم القول عند الحديث عن أحواله .

أمّا إذا قيل ـ واستناداً إلى الكتب غير المعتبرة ـ : إنّه كانت للإمام الحسين (عليه السلام) فاطمة أخرى يقال لها فاطمة الصغرى ، وكانت في المدينة ، وأنّه (عليه السلام) لم يستطع أن يعقد للقاسم بن الحسن عليها ، فالله تعالى هو العالم .

يقول الشيخ المحدّث القدير ثقة الإسلام الحاج ميرزا حسين النوري ، نوّر الله مرقده ، في كتاب (اللؤلؤ والمرجان) :

« تقتضي الكتب المعتمدة السالفة كافّة ، الـ ... لا يمكن العثور لسيّد الشهداء (عليه السلام) على بنـ ...

قطع النظر ـ عن صحّة هذا الأمر ، وإنّ سقمه ـ كـ ...

أمّا قصّة زبيدة وشهر بانو والقاسم الثاني في أ ...

العوام ، فهي من الخيالات الواهية التي وضعت في ...

الموضوعة ، والشواهد على زيفها كثيرة ، وقد اتّفق ... م من

الحسن (عليه السلام) لم يعقب . انتهى كلامه ، رفع مقامه .

---

(1) بنو عمومته (ع) : بنو عقيل ومسلم ، وبنو جعفر ، وعبد الله بن جعفر .

معروف شیعہ عالم باقر القرشی اپنی کتاب حیاۃ الامام الحسین میں لکھتا ہے کہ

کوفہ شیعوں کا گہوارہ اور علویوں کا گھر تھا

باقر شريف القرشي

حياة الإمام الحسين بن علي

دراسة وتحليل

الجزء الثالث

Fb:Hamza Chohan Shiite Expose

الهيئة العامة لمكتبة الاسكندرية
رقم التسجيل

وبلغ خراج البطائح (١) خمسة آلاف الف درهم (٢) .

لقد كان العراق قلب الدولة الاسلامية النابض وقد بز سائر الامصار في ميادين السياسة والاقتصاد والاجتماع ، وقد تهافت عليه جميع الثائرين (٣) ليتخذوه منطلقاً لاهدافهم السياسية . . . ان الكوفة كانت البلد الوحيد في الأقطار الاسلامية التي تفقه لغة الاحداث ومغزى النزعات السياسية فقد ساد فيها الوعي الاجتماعي إلى حد كبير وقد كان الكوفيون يفرضون آراءهم على حكامهم ، وإذا لم يحققوا رغباتهم سلوا في وجوههم السيوف وثاروا عليهم .

وعلى أي حال فقد اختار الامام الهجرة إلى الكوفة باعتبارها مركز القوة في العالم الاسلامي ، يقول عبد المتعال الصعيدي :

« ولم يخطىء الامام الحسين حينما ازمع على الهجرة إلى العراق لأنه المركز الصالح لقيام حكم عام يجمع أمر المسلمين ، ولهذا اختاره من قبله وقد حققت الأيام للعراق هذا الحكم فقامت به الدولة العباسية التي حكمت المسلمين نحو خمسمائة سنة » (٤) .

ثانياً — ان الكوفة كانت مهداً للشيعة وموطناً من مواطن العلويين وقد اعلنت اخلاصها لأهل البيت في كثير من المواقف ، فقد اندفعت جموع الثائرين تحت قيادة مالك الاشتر النخعي أحد اعلام الشيعة ، إلى

---

(١) البطائح : أرض واسعة تقع ما بين واسط والبصرة وكانت قرى متصلة وارض عامرة

(٢) الخراج وصنعة الكتابة (ص ٢٤٠) لقدامة بن جعفر

(٣) العراق في ظل الحكم الأموي (ص ٩)

(٤) مجلة الغري السنة التاسعة العدد ١١ — ١٤ ص ١٠٨

شیعوں کا (ابو) اور واقعہ کربلا کا رائٹر ابو مخنف کہتا ہے کہ امام حسین رض کو شہید کرنے والی اسی ہزار فوج کوفیوں کی تھی ان میں کوئی شامی یا حجازی نہیں تھا

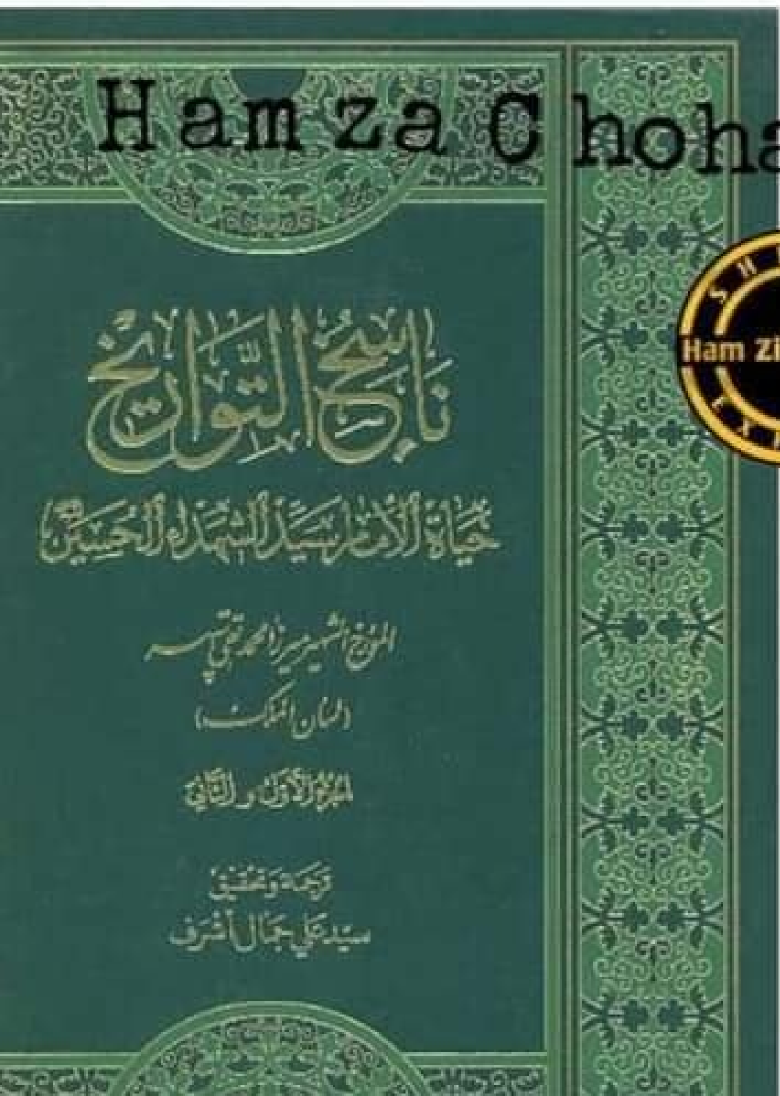

Hamza Chohan Shiite Expose

[illegible] وعالة [illegible] كلا
[illegible] الله [illegible]
أحبّ أن تشخص إلى قتال هذا الرجل عوناً لابن سعد عليه، فقال: أفعل أيها الأمير[١]. فعقد له رايةً وضمّ إليه أربعة آلاف فارس.

ثمّ دعى بعروة بن قيس لعنه الله وعقد له رايةً وضمّ إليه أربعة آلاف فارس، دعى بسنان بن أنس وعقد له رايةً على عشرة الاف فارس وقيل: أربعة [آلاف] فارس[٢] والحصين بن نمير السكوني في أربعة الاف، وشمر بن ذي الجوشن في أربعة الاف، ومضاير بن رهينة المازني في ثلاثة الاف، ويزيد بن ركاب في الفين، ونصر بن خرشة في الفين، ومحمد بن الأشعث في ألف فارس، وعبد الله الحصين في ألف فارس، وفي شرح الشافية: وعقد ابن زياد راية لخولي بن يزيد الأصبحي في عشرة الاف فارس، واخرى لكعب بن طلحة في ثلاثة الاف، وحجار بن ابجر في ألف، وكان الحر بن يزيد الرياحي من قبل -كما مر- في ثلاثة الاف.

عدد عساكر ابن زياد المعلون:

إعلم أنّ علماء الأخبار والمؤرخين اختلفوا في عدد الجيش الذي خرج الى قتال الحسين عليه السلام، والذين أحصيتهم أنا ثلاثة وخمسين بالتفصيل الذي ذكرته قبل قليل، والفاضل المجلسي حينما ذكر أصحاب الرايات ومن خرج معهم وأحصاهم قال: فذلك عشرون الفا، ثم قال: فما زال يرسل اليه بالعساكر حتى تكامل عنده ثلاثون الفا، وقال السيد في اللهوف: إنّهم عشرون الفا، وقال أبو مخنف: فتكاملوا ثمانون ألف فارسٍ مِن أهلِ الكوفةِ ليسَ فيهم شاميٌّ ولا حجازيٌّ[٣]، واحصاهم ابن شهر آشوب في خمسة وثلاثين، وابن أعثم الكوفي عشرين الفا، وابن الجوزي في تذكرة الخواص ستة الاف، واليافعي في تاريخه اثنين وعشرين الفا، وفي شرح الشافية خمسين ألف فارس، وفي مطالب السؤول اثنين وعشرين الفا.

(١) بحار الأنوار ٤٤/٣٨٥ باب ٣٧.

(٢) و(٣) مقتل أبي مخنف: ٥٤.

كريهة لها أصبحتم قد جئتم شيئاً إدّاً تكاد السماوات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخر الجبال هدّاً ولقد أتيتم بها خرقاء شوهاء طلاع الأرض والسماء أفعجبتم أن قطرت السماء دماً ولعذاب الآخرة أخزى فلا يستخفنكم المهل فإنه لا يحفزه البدار ولا يخاف عليه فوت الثار كلا إن ربك لبالمرصاد قال ثم سكتت فرأيت الناس حيارى قد ردوا أيديهم في أفواههم ورأيت شيخاً قد بكى حتى اخضلت لحيته وهو يقول كهولهم خير الكهول ونسلهم إذا عد نسل لا يخيب ولا يخزى۔

(حدیث نمبر 8 ([illegible]))

حذلم بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں ۶۱ ہجری کے ماہ محرم میں کوفہ آیا، جب علی بن حسین علیہ السلام کربلا سے کوفہ آئے تو آپ کے ساتھ لوگوں کا ایک لشکر تھا جنہوں نے آپ کے اردگرد گھیرا ڈال رکھا تھا اور لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے باہر آ رہے تھے جب کہ آپ اور آپ کے ساتھ مستورات وہ سب بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھیں۔ کوفے کی عورتیں آپ پر رو رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ علی بن حسین علیہ السلام کمزور آواز کے ساتھ کہہ رہے تھے جب کہ آپ بیمار تھے اور آپ کی گردن میں طوق تھا اور آپ کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا ہے ان کی عورتیں ہم پر گریہ کر رہی ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے زینب بنت علی علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے ان سے زیادہ کسی باحیا عورت کو نہیں دیکھا۔ جب وہ بی بی علیہ السلام کی آواز میں بول رہی تھیں، آپ نے لوگوں کی طرف خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پس لوگوں کے سانس رک گئے۔ جرس کی آواز بند ہو گئی۔

في الاحتجاج [illegible]

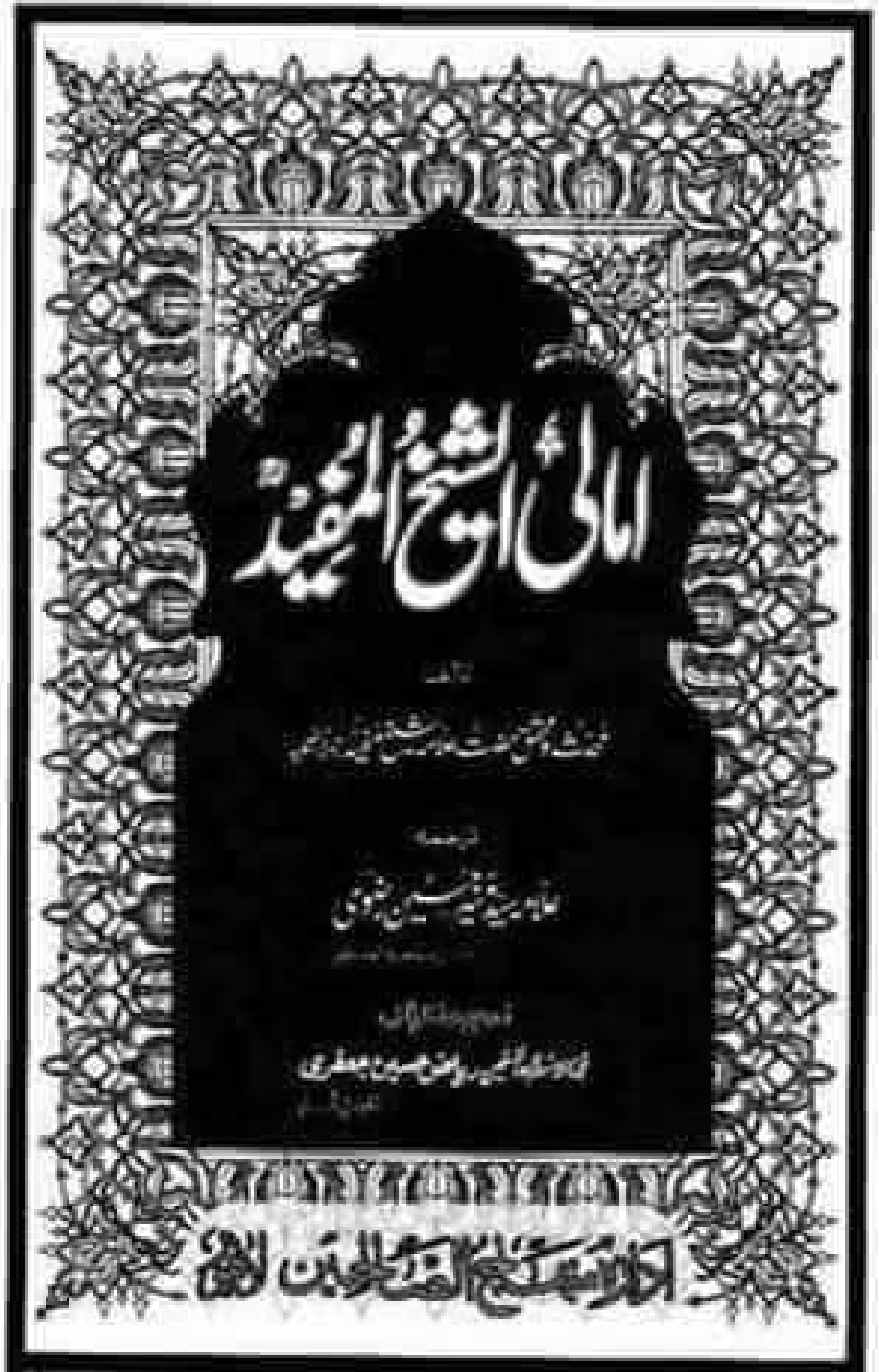

العِقدُ الفَريد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

المتوفى سنة ٣٢٨هـ

الجزء السابع

سكينة وأهل الكوفة:

ولما أرادت سكينة بنت الحسين بن علي رضي الله عنهم الرحيلَ من الكوفة إلى المدينة بعد قتل زوجها المصعَب، حف بها أهل الكوفة وقالوا: أحسن الله صحابتك يا ابنة رسول الله ﷺ! فقالت: لا جزاكم الله خيراً من قوم، ولا أحسن الخلافة عليكم، قتلتمْ أبي، وجدّي، وأخي، وعمي، وزوجي، أيتمتموني صغيرة، وأيّمتموني كبيرة![1]

---

(١) أيّمها: جعلها أيماً، وهي التي مات عنها زوجها.

جب سکینہ بنت الحسین اپنے شوہر مصعب کے قتل کے بعد کوفہ سے مدینہ جانے لگیں تو اہلِ کوفہ نے انھیں گھیر لیا اور کہا: اے اللہ کے رسول کی بیٹی! اللہ تمھارا بھلا کرے تو سکینہ بنت حسین نے کہا: اللہ تمھارا بھلا نہ کرے! تم نے میرے والد (حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا، تم نے میرے دادا (علی رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا، تم نے میرے بھائی کو قتل کیا، تم نے میرے چچا (حسن رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا اور تم ہی نے میرے شوہر کو قتل کیا، جب میں بچی تھی تو تم نے مجھے یتیم بنا دیا اور جب میں بڑی ہوئی تو تم نے مجھے بیوہ بنا دیا۔"

11

ابن رسول الله ، فصاح الحسين (عليه السلام) : يا أمّ كلثوم ، خذيه لئلّا تبقى الأرض خالية من نسل آل محمّد (صلّى الله عليه وآله) .

ثم نادى الحسين (عليه السلام) بأعلى صوته :

« هل من ذابّ يذبّ عن حرم رسول الله ؟ هل من موحّد يخاف الله فينا ؟ هل من مغيث يرجو الله في إغاثتنا »؟

فارتفعت أصوات النساء بالبكاء والعويل(١) .

استشهاد الطفل الرضيع : ثم تقدّم سلام الله عليه إلى باب الخيمة ، فطلب من اخته زينب سلام الله عليها أن تأتيه بطفله ليودّعه ، فأخذه في حجره يقبّله ويقول : « ويل لهؤلاء القوم إذا كان جدّك المصطفى خصمهم » ! فرماه حرملة بن كاهل الأسديّ بسهم فذبحه ـ وهو في حجر أبيه ـ فتلقّى الحسين دمه بكفّه ورمى به نحو السماء وقال : « هوّن عليّ ما نزل بي أنّه بعين الله » ، ثمّ ناوله لعمّته زينب (عليها السلام) .

وينقل السبط بن الجوزيّ في (التذكرة) عن هشام بن محمّد الكلبيّ أنّ الحسين (عليه السلام) لمّا رأى إصرار القوم على قتله رفع القرآن المجيد فوق رأسه بعد أن فتحه وقال :

« بيني وبينكم كتاب الله ، وجدّي رسول الله (صلّى الله عليه وآله) ، أيّها القوم ، لماذا تستحلّون دمي ، ألست ابن بنت نبيكم ، ألم يبلغكم قول جدّي في حقّي وحقّ أخي الحسين : هذان سيّدا شباب أهل الجنّة ؟ » .

ثمّ إنّ نظره وقع على طفل له يبكي من شدّة العطش ، فأتى به وهو يقول : « يا قوم ، إن لم ترحموني فارحموا هذا الطفل » ، فرماه أحدهم بسهم فجاء في نحره ، فبكى الحسين (عليه السلام) وقال: «اللهمّ احكم بيننا وبين قوم دعونا لينصرونا فقتلونا». فسمع (عليه السلام) هاتفاً يقول : « دعه يا حسين فإنّ له مرضعاً في الجنّة » .

وجاء في (الاحتجاج) أنّه نزل (عليه السلام) عن فرسه ، وحفر به بجفن سيفه ، ودفنه مرّملاً بدمه .

---

(١) جاء في كتاب (الحدائق الورديّة) أنّه لما استشهد أنصار الحسين وأصحابه يوم عاشوراء جعل (ع) ينادي : « ألا ناصر فينصرنا ؟» فسمع النساء والأطفال صوته فراحوا يصرخون ويعولون .

ولّما سمع سعد بن الحرث الأنصاري العجلاني وأخوه أبو الحتوف نداءه ـ وكانا في عسكر ابن سعد ـ وسمعا صياح العيال ، مالا إلى جانبه ، فقاتلا فقتلا جماعة وجرحا آخرين حتى استشهدا أخيراً ، رحمة الله عليهما .

مكّة ، فاجتمعت الشيعة بالكوفة في منزل سليمان بن صُرَد الخزاعيّ ، فذكروا هلاك معاوية والبيعة ليزيد ، ثم قام سليمان بهم خطيباً فقال :

إنّكم قد علمتم بموت معاوية واستيلاء ولده يزيد على الملك ، وقد خالفه الحسين (عليه السلام) وخرج إلى مكّة ، وأنتم شيعته وشيعة أبيه ، فإن كنتم تعلمون أنّكم ناصروه ومجاهدو عدوّه فاكتبوا إليه ، وإن خفتم الوهن والفشل فلا تغرّوا الرجل في نفسه .

فقالوا : لا ، بل نقاتل عدوّه ، ونقتل أنفسنا دونه ؛ ثمّ كتبوا إليه كتاباً باسم سليمان بن صرد ، والمسيّب بن نَجَبة ، ورفاعة بن شدّاد البجليّ ، وحبيب بن مظاهر (ره) وشيعته المؤمنين من أهل الكوفة ، وممّا جاء فيه بعد الحمد والثناء :

« سلامٌ عليك ، أمّا بعد ، فالحمد لله الذي قصم عدوّك الجبّار العنيد . . إنّه ليس علينا إمام ؛ فأقبل لعلّ الله يجمعنا بك على الحقّ ، والنعمان بن بشير في قصر الإمارة ولسنا نجتمع معه في جمعة ولا جماعة ، ولا نخرج معه إلى عيد ، ولو قد بلغنا أنّك قد أقبلت إلينا أخرجناه حتّى نلحقه بالشام إن شاء الله » .

ثمّ سرّحوا بالكتاب مع عبد الله بن مِسمَع الهمداني ، وعبد الله بن وأل ، وأمروهما بالتعجيل . فخرجا مسرعين حتّى قدما على الحسين بمكّة لعشر مضين من شهر رمضان .

ثمّ لبث أهل الكوفة يومين بعد تسريحهم بالكتاب ، وأنفذوا قيس بن مُسهِر الصيداويّ ، وعبد الله بن شدّاد ، وعُمارة بن عبد الله السلوليّ إلى الحسين (عليه السلام) ومعهم نحو مئة وخمسين صحيفة من الرجل والاثنين والأربعة ، ثمّ لبثوا يومين وسرّحوا إليه هانىء بن هانىء السبيعي ، وسعيد بن عبد الله الحنفي وكتبوا إليه .

« بسم الله الرحمن الرحيم ، إلى الحسين بن عليّ (عليه السلام) من شيعته من المؤمنين والمسلمين ، أمّا بعد ، فحيّ هلا فإنّ الناس ينتظرونك لا أرى لهم غيرك ، فالعجل العجل ، ثمّ العجل العجل والسلام » .

ثمّ كتب شبث بن ربعيّ ، وحجّار بن أبجر ، ويزيد بن الحارث بن رويم ، وعروة بن قيس ، وعمرو بن الحجّاج الزبيدي ، ومحمّد بن عمرو التيميّ ، يقولون :

« أمّا بعد ، لقد اخضرّ الجناب ، وأينعت الثمار ؛ فإذا شئت فأقبل على جند لك مجنّدة ، والسلام عليك ورحمة الله وبركاته » .

وتواترت الكتب حتّى اجتمع عنده في يوم واحد ستّمئة كتاب من عديمي الوفاء أولئك ، وهو مع ذلك يتأبّى ولا يجيبهم ، حتى اجتمع عنده اثنا عشر ألف كتاب .

منتهى الآمال

في تواريخ النبي والآل

تأليف

الشيخ عباس القمي

الجزء الأول

دار المصطفى العالمية

قاتل حسینؓ کوفی شیعہ ہیں

سیدہ ام کلثومؑ نے اہل کوفہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا: " اے اہل کوفہ تمہارا حال برا ہو۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؓ کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی اور ان کو قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔"

اور حضرت زین العابدین نے لوگوں (اہل کوفہ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ تم جانتے ہو میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی اور آخرکار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔

خطبہ ام کلثوم ...

خطبہ حضرت امام زین العابدین ...

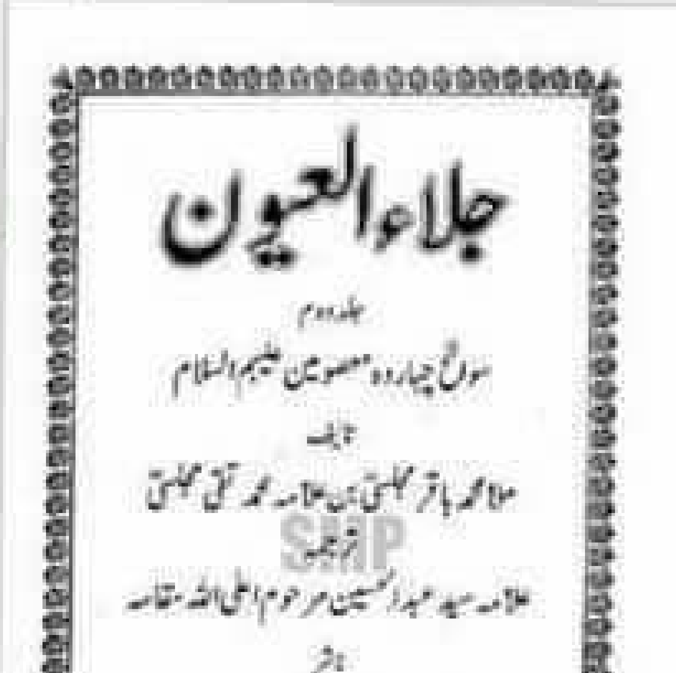

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ

فون نمبر۔ 260756, 269598

رضوان حسن

امام حسینؓ کے مقابلہ میں کوئی شامی نہ آیا سب کوفی تھے

حضرت امام حسینؓ کے مقابلہ میں جو اسی ہزار کا لشکر آیا وہ سب کے سب کوفی تھے ان میں کوئی بھی حجاز یا شام کا رہنے والا نہ تھا

مقتل ابی مخنف ص ۶۵

دوزخ جہنم کے طوق و زنجیرِ خلق گئے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں دو سال کے اندر خدا سے توبہ کرلوں گا اور اگر یہ سب جھوٹ ہے تو دُنیا میں بہت بڑی سلطنت کا مالک بن جاؤں گا جو ہمیشہ نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورت لگتی ہے"۔

اس وقت ہاتف کی یہ صدا فضا میں گونجی۔ "اے زنا زادے! تیری یہ کوشش بیکار ... دُنیا سے خالی ہاتھ جلد اس جہنم کی طرف جائے گا۔ جس کے شعلے کبھی سرد نہیں ہوتے۔ ... کے لیے ذلت کا باعث بنے گا۔ تو حسینؑ کو جن و انس میں سب سے بہترین جان ... جنگ کرے گا۔ اے پست ترین آدمی! مت سوچ کہ تو قتل حسینؑ کے بعد ملک رے تک پہنچ سکے گا"۔

Facebook.Com/Muhammad Umair

کربلا میں فوجیوں کی آمد

سب سے پہلا فوج کا دستہ جو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لیے پہنچا اس کا علمبردار عمر سعد تھا۔ چھ ہزار سوار اس دستہ میں شامل تھے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے شیث بن ربعی کو چار ہزار سوار کا دستہ دے کر روانہ کیا۔ پھر عروہ بن قیس کو چار ہزار سوار دے کر بھیجا۔ پھر سنان بن انس کو چار ہزار سوار دے کر روانہ کیا۔ اسی طرح کوفہ سے اسی ہزار کی تعداد کربلا میں اکٹھی ہوگئی۔ جن میں ایک بھی فرد شام یا حجاز کا نہیں تھا۔

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع على أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدير معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام ـ وإلاّ لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث ـ ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت ـ أعوذ بالله ـ بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل حزب أبي سفيان ، ينبغي الإشارة هنا إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم سابقة سيئة بين المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة الخلافة .

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد موطىء قدم للأم[...] الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُطالبون بملكية ال[...] ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذين كانوا قد أ[...] هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا كان قد هُيِّئ ا[...] الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعود الأمويين للسل[...] لمعاوية والياً على بلاد الشام وسورية ، الغنية خصوصاً ، إذ[...] اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر كان يجري تع[...]

الملحمة الحسينية الجزء الثالث

الشیعہ عالم مرتضی المطہری نے اعتراف کیا کہ حسین (ع) کو انہی کے شیعہ نے ہی قتل کیا

Shia Scholar Murtada Almutahri claimed that actually Shia of Hussain (AS) they killed him

دفاعِ اہلسنت ردِ رافضیت
sunnilibrary.com

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے: اہل کوفہ (تقیہ باز شیعہ رافضی) اسیران اہلبیت کو دیکھ کر نوحہ اور گریہ کرنے لگے، امام زین العابدین نے اس وقت فرمایا: تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو۔ پھر ہمارا قاتل کون ہے۔ (یعنی چور مچائے شور)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۲ دوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

علامہ عصر مفتی سید طیب آغا الموسوی الحسینی الجزائری دام ظلہ

در حالات

امام حسین علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی

امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵

[illegible] ... القصہ اہل کوفہ اسیران اہلبیت کو دیکھ کر نوحہ اور گریہ کرنے لگے

۱۲

امام زین العابدین علیہ السلام نے اس وقت فرمایا: تم ہم پر گریہ و نوحہ کرتے ہو۔ پھر ہمارا قاتل کون ہے؟

بشیر بن جزیم اسدی کہتا ہے، میں نے اس دن حضرت زینب بنت علی کو اس وقت خطبہ کرتے دیکھا قسم بخدا! اس سے پہلے کبھی کسی پردہ نشین بی بی کو اتنی فصاحت و بلاغت سے بولتے نہ دیکھا تھا گویا زینب کے دہن مبارک میں ان کے باپ علی مرتضیٰ علیہ السلام کی زبان گویا تھی۔ [illegible]

[illegible]

قاتل حسین رضی اللہ عنہ اصل کوفی شیعہ ہی ہیں

سیدنا علیؓ اور ان کے بیٹے سے بھی انہوں نے ہی دغابازی کی تھی

بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھ کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

دفاع اہلسنت رد رافضیت
sunnilibrary.com

حسینؓ نے فرمایا! شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون.

جب حسینؓ کو مسلم بن عقیل، ہانی ابن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے یہ جملے کہے: "ہمارے شیعوں نے ہی ہمیں دھوکا دیا" جو تم لوگوں میں سے چاہے جا سکتا ہے، تو پھر لوگ دائیں اور بائیں بکھرتے گئے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچے جو امام حسینؓ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے۔

---

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥، وفيه " فما بال متروك به المرء يخذل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصيداوي راجع المصدر ص 67.

امام حسین رضؓ کی ہشام اور عبداللہ بن عباس او عبداللہ بن زبیر سے گفتگو

ابن عباس نے کہا آپ ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی سے دغا بازی کی جبکہ امام حسینؓ نے فرمایا کہ اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے خط لکھ کر مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہے

محمد حنفیہ نے کہا۔ ''یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے''۔ اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ ''مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا''۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ ''اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں''۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ ''اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟'' آپ نے فرمایا۔ ''ہاں ایسا ہی ارادہ ہے''۔ ابن عباس نے کہا۔ ''اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں''۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ ''میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟'' امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے''۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ ''آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کرہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں''۔ لیکن امام حسین علیہ السلام نے

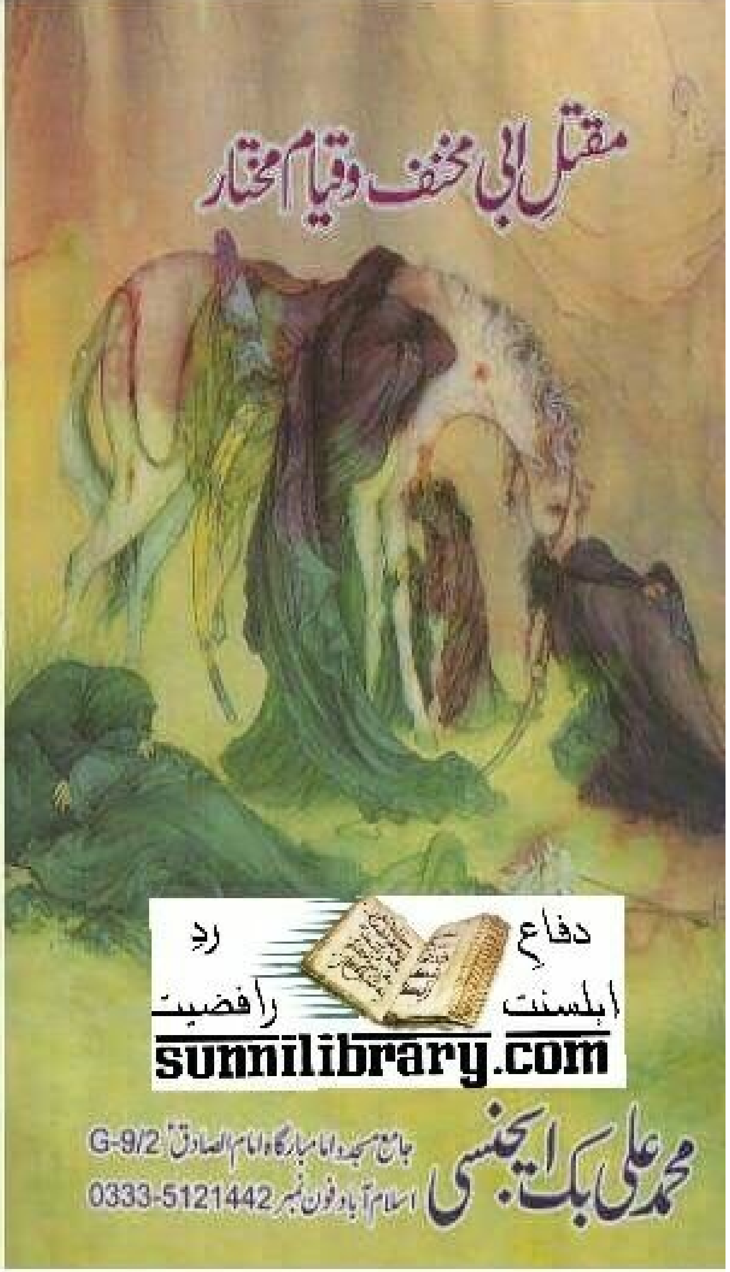

میدان کربلا میں امام حسینؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنہوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے

[illegible]

دکھی ہے اور ان کے اصحاب کی لقمہ سے زیادہ نہیں۔ بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے ہیں جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و مدد کریں گے۔ قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسر عم کے حکم پر رضامند ہو جائیے کہ وہ آپ سے سوا نیکی نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

[illegible]

دکھی ہے اور ان کے اصحاب کی لقمہ سے زیادہ نہیں۔ بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجار بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے ہیں جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و مدد کریں گے۔ قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسر عم کے حکم پر رضامند ہو جائیے کہ وہ آپ سے سوا نیکی نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

[illegible]

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

دفاعِ اہلسنت
ردِ رافضیت
sunnilibrary.com

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر۔ 260756, 269598

سیدہ ام کلثومؑ کا خطبہ غدار کوفیوں کے نام و قاتلانِ حسینؑ کی نقاب کشائی

اے اہل کوفہ تمہارا حال و مال برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب میرے بھائی کو بلایا اور انکی مدد نا کی اور انکو قتل کر کے انکا مال و اسباب لوٹ لیا وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا ہے

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر موسیٰ سید

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداءؑ بعد اس کے ام کلثوم دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور در پردہ آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال و مآل برا ہو اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کرکے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار ہمیشہ زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہداءؑ میں چند اشعار انشاد فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلا و واحسرتا بلند کیا۔ عورتوں نالہ و زاری و گریہ سوگواری و نوحہ و خروش فلک ہفتم و عرش تک پہنچایا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سروں پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتی تھیں۔ اور واویلا و ثبورا کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی ایسا نہ دیکھا تھا

خطبہ حضرت امام زین العابدینؑ بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور ٹھہرو پس جو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علی ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و تقصیر کنار فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں جس کا سر قفا سے کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخرکار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسولؐ کی طرف دیکھو گے جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے گریہ کم ہوئی حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیت یاد رکھے کیونکہ بعد تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی

مدد سے اپنے دشمنوں سے جنگ کرتا، لیکن مجھے یقین ہے سوائے میرے بیٹے علی ابن حسین علیہ السلام کے میری اور میرے تمام ساتھیوں کی قتل گاہ کربلا ہے۔

معمر بن مثنی اپنی کتاب (مقتل الحسین علیہ السلام) میں روایت نقل کرتے ہیں۔

جیسے ہی ترویہ[1] کا دن آیا عمر بن سعد بن ابی عاص اپنے کثیر تعداد لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اس کو یزید نے مامور کیا تھا کہ اگر تم انہیں قتل کر سکتے ہو تو قتل کر دینا، اور اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا۔ لیکن امام حسین علیہ السلام اسی دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس رات کی صبح کو امام حسین علیہ السلام مکہ سے روانگی کا ارادہ رکھتے تھے اسی رات محمد بن حنفیہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بھائی جان آپ جانتے ہیں کہ کوفیوں نے آپ کے باپ اور بھائی کو فریب دیا۔ مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی کہیں وہی سلوک نہ کریں۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو مکہ ہی میں رہ جائیں، کیونکہ آپ عزیز ترین افراد میں سے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یزید بن معاویہ مجھے ناگہان حرم خدا میں قتل نہ کرا دے اور میرے قتل کی وجہ سے حرمت بیت اللہ پامال ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا: اگر اس بات کا خوف ہے تو پھر آپ یمن کی طرف ہجرت کر جائیں، کیونکہ وہاں آپ کی قدر دانی کرنے والے ہوں گے اور اس طرح آپ تک یزید کی رسائی بھی نہ ہو سکے گی۔ یا آپ کسی صحرا یا جنگل میں چلے جائیں اور وہیں پر رہیں۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری اس تجویز پر غور و فکر کروں گا۔

[1] ۸ ذوالحجہ۔

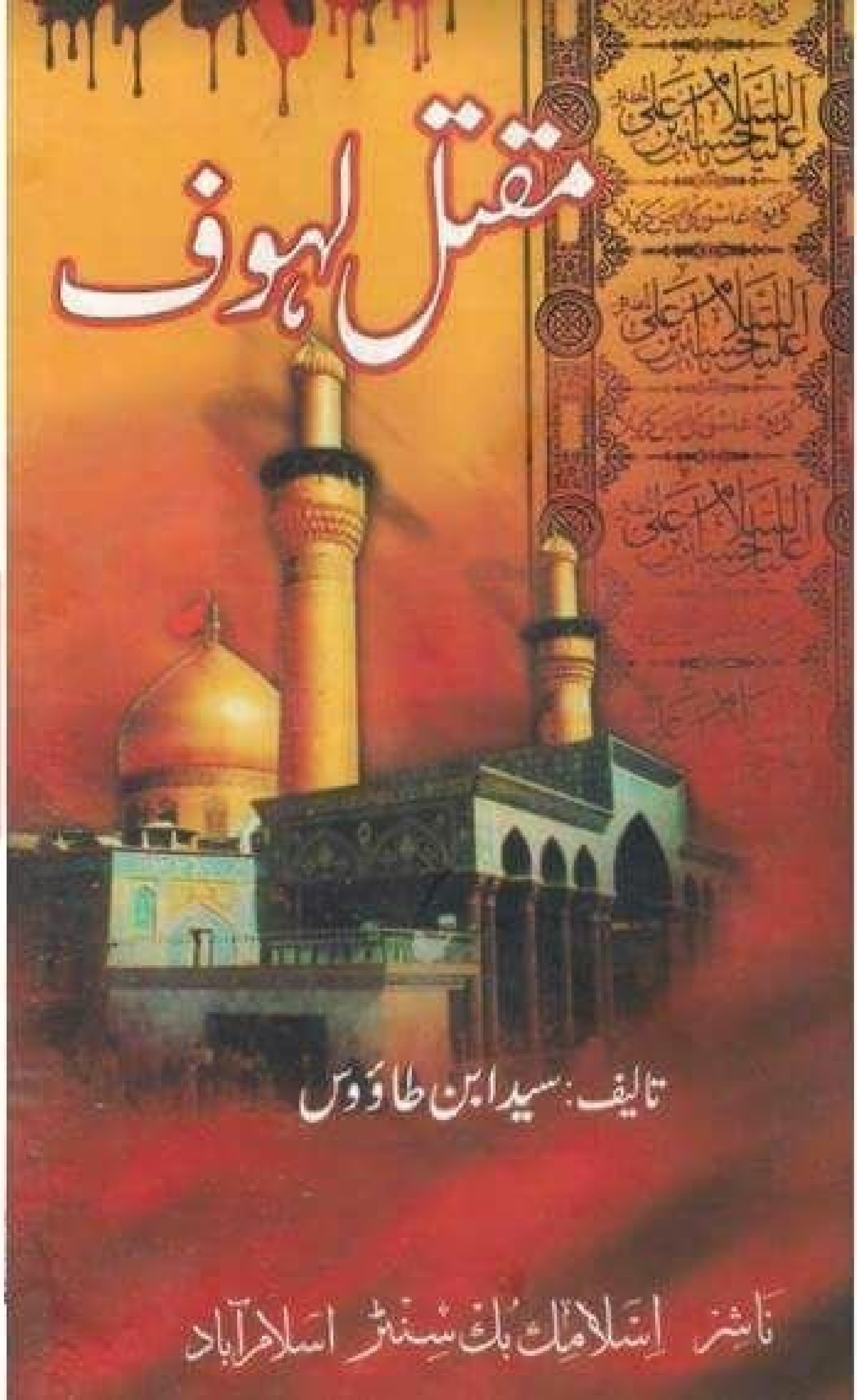

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد
اہل کوفہ سے امام زین العابدین کا دردناک احتجاج کہ تم میری امت سے نہیں ہو

اے لوگو تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یار و مدد گار چھوڑ دیا تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لیے کتنا بڑا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عزت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۷۱

اہل کوفہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کا احتجاج

حذیم ابن شریک نے کہا کہ امام جب خیمہ سے باہر آئے تو لوگوں کو خاموش کر کے کھڑے ہوئے اور حمد خدا کی اس کی تعریف بیان کی اور نبی اکرم پر درود پڑھ کر فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے جو نہیں پہچانتا وہ جان لے میں امام حسینؑ کا فرزند ہوں، جس امام حسینؑ کو فرات کے کنارہ قتل کر دیا گیا بغیر اس کے کہ کسی خون کے طلبگار ہوں اور قصاص چاہتے ہوں میں اس کا فرزند ہوں ان لوگوں نے جس کی حرمت پائمال کر دی اور اس کے مال کو تاراج کر دیا اور اس کے گھر والوں کو اسیر کر لیا، میں اس کا فرزند ہوں، جس کو گھیر کر قتل کر دیا اور یہی فخر کافی ہے۔

اے لوگو! تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا، اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یار و مدد گار چھوڑ دیا؟

تمہاری ہلاکت ہو تم نے پہلے سے اپنے لئے کتنا برا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو؟

راوی: لوگوں کی صدائے گریہ بلند ہوئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم ہلاک ہوئے تم نے نہیں سمجھا ہوں

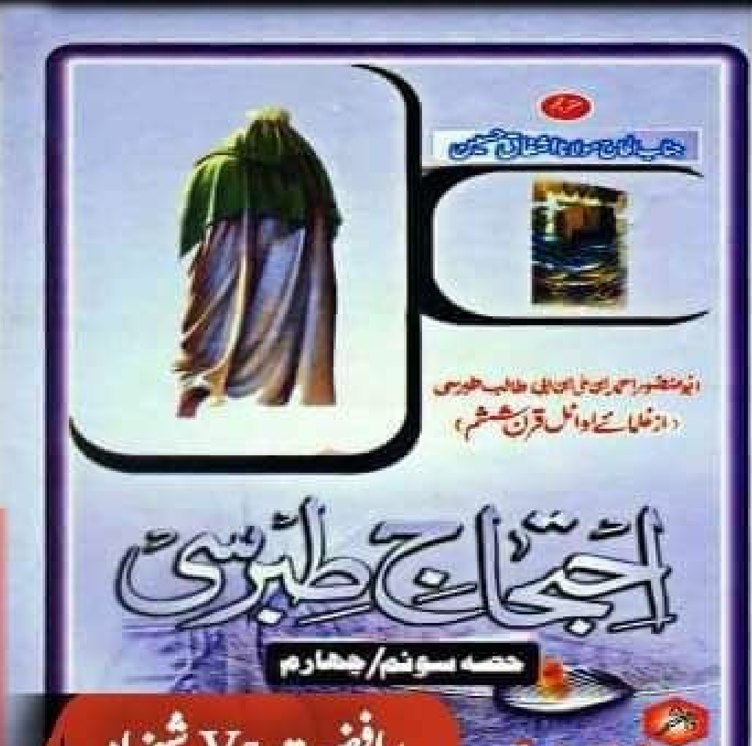

امام حسینؑ کے پاس کوفی شیعوں کے خطوط کی تعداد بارہ ہزار تک جا پہنچی

اور پے در پے یہ **خطوط** حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ
ایک دن تو **چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے** آپ کے ہاں پہنچے
اور آپ تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں
تک کے آپ کے پاس **بارہ ہزار خطوط** جمع ہوگے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں ...... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو
دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچائیے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے
علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگرداں لوگوں تک پہنچائیے ...... والسلام
پھر شیث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم، عمرو بن قیس، عمرو بن الحجاج زبیدی، محمد بن تمیمی نے اس مضمون کا خط لکھا اما بعد
صحرا سرسبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آئیے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت
کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے ہاں پہنچے اور آپ
تامل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

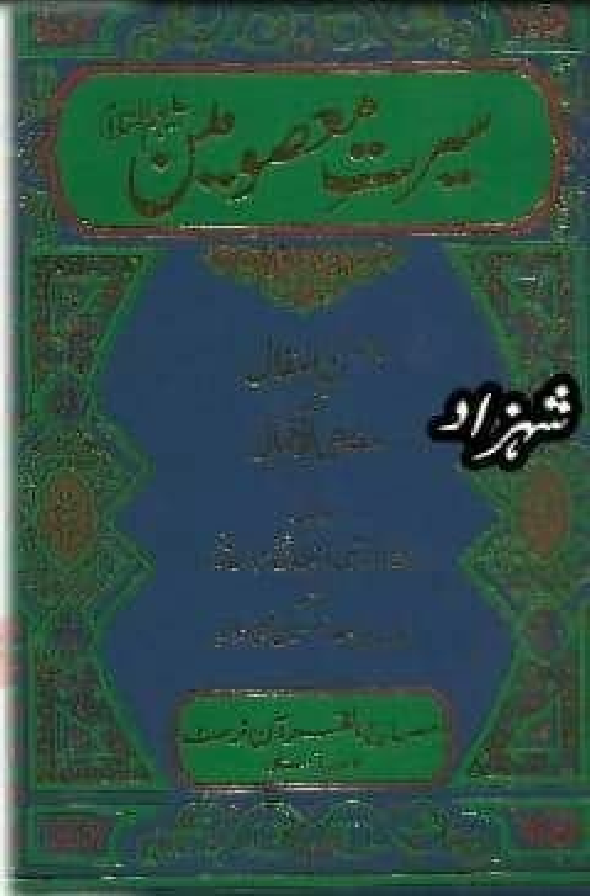

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا خطبہ

اما بعد اے اہل کوفہ اے دھوکے باز بے وفا و خودخواہ لوگو ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۵

اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا احتجاج

زید ابن موسیٰ ابن جعفر نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کیا ہے جناب فاطمہ صغریٰ نے کربلا کی واپسی پر شہر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد و تعریف اللہ کیلئے ہے اور میں تمام ریتوں، پتھریزوں اور عرش سے تحت الثریٰ کے عدد کے برابر اللہ کی حمد کرتی ہوں، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں اور ان کی اولاد کو فرات کے کنارہ ذبح کر دیا گیا بغیر اس کے کہ انھوں نے کسی کو قتل کیا ہو کہ وہ اس کا قصاص چاہتے ہوں۔

اے خدا! تجھ پر بہتان باندھنے سے اور تیرے رسول پر نازل کی ہوئی باتوں کے خلاف بولنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے رسول نے اپنے وصی علی ابن ابیطالب کیلئے عہدو پیمان لیا لیکن لوگوں نے ان کے حق کو غصب کر لیا اور انھیں بے گناہ قتل کر دیا پھر ان کے بیٹے کو کل وہیں خدا کے گھروں میں سے ایک گھر میں شہید کر دیا ...
مسلمانوں کا ایک گروہ تھیں ہیں ہم جب تک وہ حضرت زندہ تھے ان کو پانی نہیں دیا اور وقت موت بھی انھوں ... ان کی پیاس نہیں بجھائی یہاں تک کہ تو نے ان کو اپنی بارگاہ میں بلا لیا ہم وہ بہترین عادت، پاک سرشت معروف مشہور فضائل اور روشن و کردار کے مالک تھے، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت میں نہ گرفتار ہوئے اور نہ اس سے ڈرے۔

اے میرے رب! تو نے بچپن سے ان کو راہ اسلام دکھائی اور بزرگی میں ان کو مناقب سے نوازا اور ہمیشہ تیرے ساتھ رسول کے لئے سچے قلب کے ساتھ رہے یہاں تک تو نے اپنے جوار میں انھیں بلا لیا دنیا سے بے رغبت تھا اس کے حریص نہ تھے بلکہ تیری رضا کی خاطر آخرت کی جانب راغب تھے اس نے تیری راہ میں ...

اما بعد: اے اہل کوفہ، اے دھوکہ باز بے وفا و خود خواہ لوگو! ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے ذریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا، ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و ... کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں ہم ہی ...

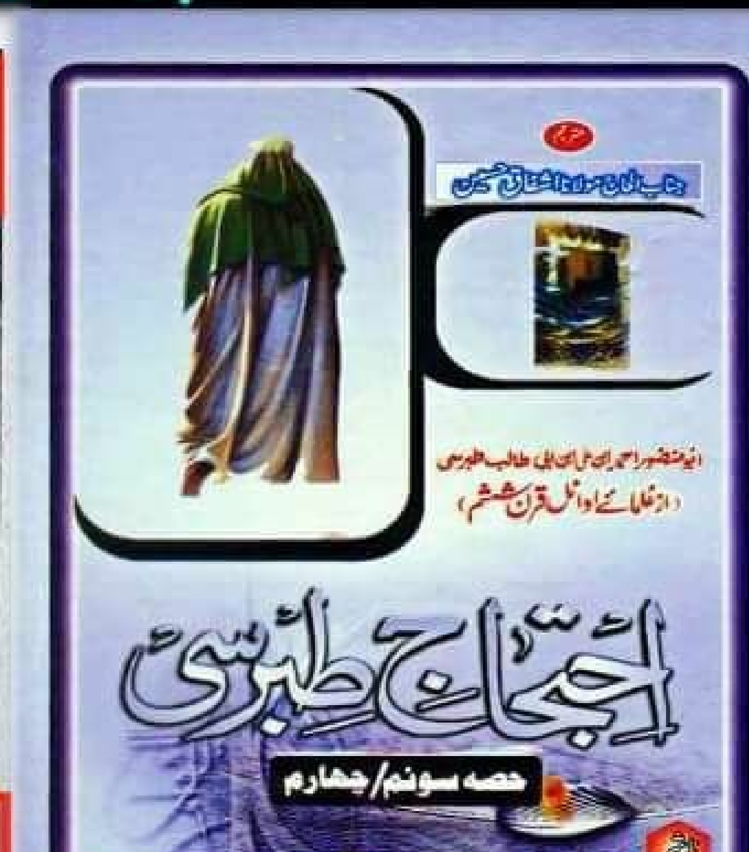

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل کوفہ سے حضرت زینب بنت علی ابن طالب رض کا تاریخی خطبہ

تم میرے بھائی کے لیے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیئے، زیادہ روئو کم ہنسو کہ اس کی زلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوئو گے کہ تم نے خاتم الانبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۸

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالبؑ کا خطبہ

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہیے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند جگر بند معادن رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

واقعہ کربلا اور امام زین العابدین کا کوفہ میں خطبہ

اے لوگو: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں زرا سوچو کیا تم نے میرے پدر بزرگوار خط لکھے اور پھر تم نے ہی انکو دھوکا دیا تم نے ہی ان سے عہد و پیماں کیے اور انکی بیعت کی اور پھر انکو شہید کیا تمہارا برا ہو کہ تم نے آپنے لیے ہلاکت کا سامان جمع کر لیا

Presented by www.ziaraat.com

چودہ (۱۴) ستارے

(مع اضافہ) موسیٰ سید

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

... نجم الحسن کراروی ...

ناشران
امامیہ کتب خانہ
مغل حویلی اندرون موچی دروازہ
لاہور

Presented by www.ziaraat.com

کو آپ امام حسینؑ کا لٹا ہوا قافلہ لیے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے، وہاں کے لوگوں نے آہ و زاری اور کمال رنج و غم سے آپ کا استقبال کیا۔ وہ شب و روز نوحہ و ماتم ہوتا رہا۔ (تفصیلی واقعات کے لیے کتب مقاتل و سیر ملاحظہ کی جائیں۔

اس عظیم واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ زینبؑ کے بال اس طرح سفید ہو گئے تھے کہ جاننے والے بمشکل پہچان سکے۔ (احسن القصص صفحہ ۲۰۱ طبع نجف) رباب نے سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا۔ امام زین العابدینؑ تا حیات گریہ فرماتے رہے۔ (جلاء العیون صفحہ ۲۵۶) اہل مدینہ یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو کر باغی ہو گئے یا آخر واقعہ حرہ کی نوبت آ گئی۔

واقعہ کربلا اور حضرت امام زین العابدینؑ کے خطبات

معرکہ کربلا کا نام آتے ہی داستان تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخ عالم کا افسوسناک سانحہ ہے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اوّل سے آخر تک اس میں موجود رہے اور تشریح فرما واقعہ میں اپنے باپ کے ساتھ رہے اور باپ کی شہادت کے بعد خود اس المیہ کے ہیرو بنے اور پھر جب تک زندہ رہے اس سانحہ کا ماتم کرتے رہے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ کا یہ المناک حادثہ جس میں ۱۸ بنی ہاشم اور بہتر اصحاب و انصار کام آئے۔ حضرت امام زین العابدینؑ کو حسرت الم گھلاتا رہا اور مرتے دم تک اس کی یاد فراموش نہ ہوئی اور اس کا صدمہ جانکاہ فزوں تر ہوا۔ آپ یوں تو اس واقعہ کے بعد تقریباً چالیس سال زندہ رہے مگر لطف زندگی سے محروم رہے اور کسی نے آپ کو بشاش اور فرحناک نہ دیکھا۔ اس جانکاہ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں آپ نے جو جا بجا خطبات ارشاد فرمائے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

کوفہ میں آپ کا خطبہ

کتاب لہوف صفحہ ۶۸ میں ہے کہ کوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے، خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ بھیجی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اُسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں ذرا سوچو تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمہارا بُرا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا۔ تمہاری رائیں کس قدر بری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسول صلعم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

اے علی ! تیری اولاد کو تیرے شیعہ قتل کرینگے

Fatwa # 39

Prophet Muhammad saw said
Oh Ali ! " Shia Will Kill Your Progeny "

Research & Ref
(Rozatul--Kafi Vol # 8 140)

بالولاء لك، قال: فخرج وهو يقول.

إذ عادت العقرب عدنا لها وكانت النعل لها حاضرة

قال فقلت: ما هذا الكتاب جعلت فداك؟ قال: فإن نثيلة كانت أمة لأم الزبير ولأبي طالب وعبد الله، فأخذها عبد المطلب فأولدها فلاناً فقال له الزبير: هذه الجارية ورثناها من أمنا وابنك هذا عبد لنا فتحمل عليه ببطون قريش، قال: فقال: قد أجبتك على خلة، على أن لا يتصدر ابنك هذا في مجلس، ولا يضرب معنا بسهم، فكتب عليه كتاباً وأشهد عليه، فهو هذا الكتاب.

٣٧٣ - الحسين بن محمد، عن محمد بن أحمد النهدي، عن معاوية بن حكيم، عن بعض رجاله، عن عنبسة بن بجاد، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: ﴿وأما إن كان من أصحاب اليمين (٩٠) فسلام لك من أصحاب اليمين (٩١)﴾ [الواقعة: ٩٠-٩١] فقال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: «هم شيعتك فسلم ولدك منهم أن يقتلوهم».

٣٧٤ - حدثنا محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي، عن صفوان، عن محمد بن زياد بن عيسى، عن الحسين بن مصعب، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام كنت أبايع لرسول الله صلى الله عليه وآله على العسر واليسر والبسط والكره، إلى أن كثر الإسلام وكثف، قال: وأخذ عليهم علي عليه السلام أن يمنعوا محمداً وذريته مما يمنعون منه أنفسهم وذراريهم،

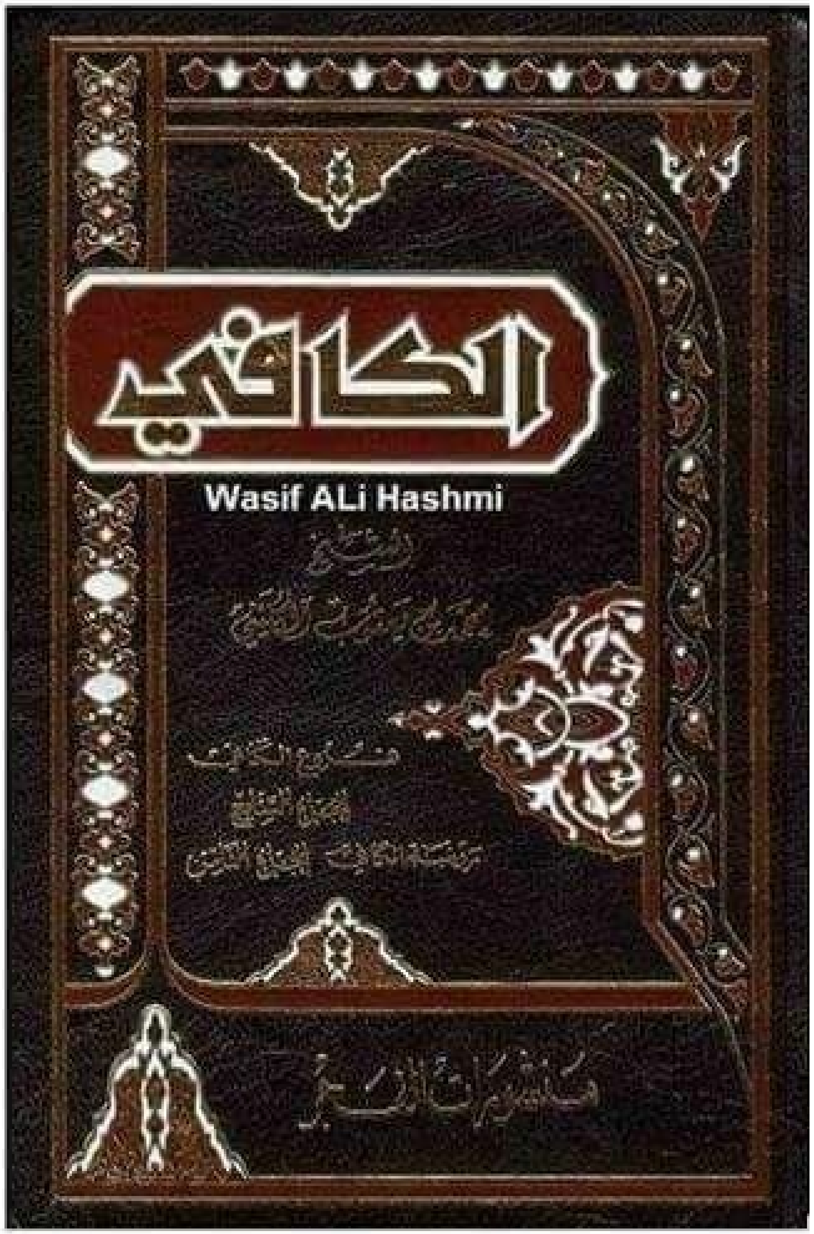

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے کنیز کے غلاموں احزاب میں باقی بچے لوگو، کتاب خدا کو چھوڑ دینے والو، تحریف کرنے والو تم نے کلمات کو معنی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو، امام کی نافرمانی کرنے والو، ان نفسوں نے ان کے لیئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے، تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

احتجاج طبرسی صفحہ 41

احتجاج طبرسی ۶۱

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسینؑ کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسینؑ کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد وثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار ومددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل وانصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پر وائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر لیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک وناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکے سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان خالصین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد و پیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

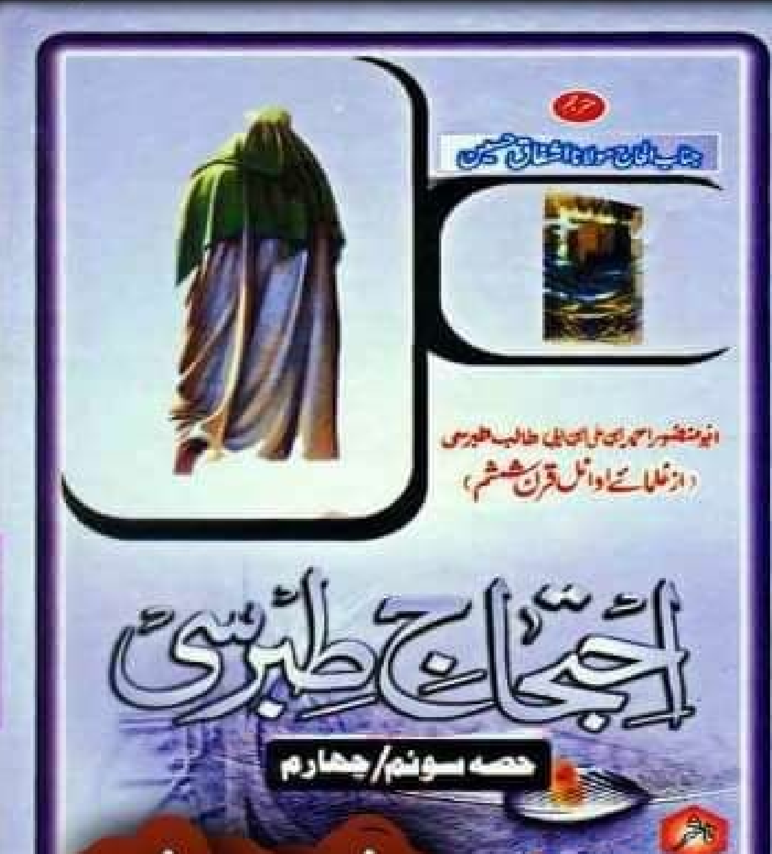

امام حسینؓ کو کوفی شیعوں کا لکھا گیا پہلا خط

پھر ایک **خط** سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی **شیعہ** حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسولؐ ہم اس وقت **امام پیشوا** نہیں رکھتے لحاظ ہماری طرف آئیں اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور **نعمان بن بشیر** حاکم کوفہ قصر الامارہ میں نہایت زلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی عمارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد مستیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد بجلی حبیب بن مظاہر اور باقی شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں حمد و ثناء معاویہ کے مرنے کی خبر کے بعد درج کیا تھا کہ اے فرزند رسول ہم اس وقت امام و پیشوا نہیں رکھتے لہٰذا ہماری طرف آئیے اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیے تاکہ شاید خداوند عالم آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ قصر الامارہ میں نہایت ذلت کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود کو امیر جماعت سمجھتا ہے حالانکہ ہم اسے امیر نہیں سمجھتے اور اس کی امارت کو نہیں چاہتے اور اس کی نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور عید کے دن نماز عید کے لیے ان کے ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تاکہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں دے کر وہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس

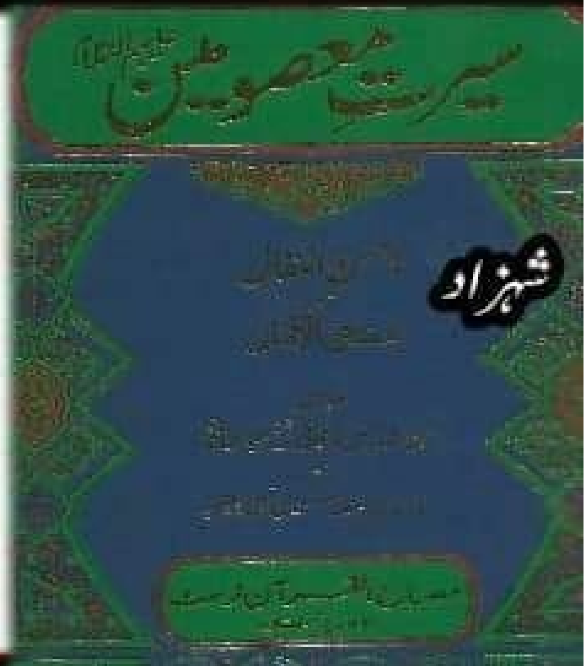

پچاس ہزار شیعوں میں امام صاحب کو پچیس پکے اور سچے شیعہ بھی نا مل سکے

مفضلؒ بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے دریافت فرمایا کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں میں نے کہا پچاس ہزار مگر امام اپنے اس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نا فرمایا) پھر پوچھا کیا تمہیں امید ہے (سچے اور پکے) بیس شیعہ وہاں ہونگے اس کے بعد فرمایا کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے امر کی پوری معرفت رکھنے والے ہوتے اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نا کہتے

شیعان اہل بیت فضائل صفات فرائض

صرف حق بات کریں

عن المفضل بن قيس، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال لي كم شيعتنا بالكوفة؟ قال: قلت: خمسون ألفا. قال: فما زال يردد حتى قال: أترجو أن يكونوا عشرين، ثم قال عليه السلام: والله لوددت أن يكون بالكوفة خمسة وعشرون رجلا يعرفون أمرنا الذي [illegible] الحق.

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:
"کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں۔؟"
میں نے کہا: پچاس ہزار۔
مگر امام علیہ السلام اپنے اس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)
پھر پوچھا۔ "کیا تمہیں امید ہے کہ (سچے اور پکے) بیس شیعہ وہاں ہوں گے؟"
اس کے بعد فرمایا۔۔۔ کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے امر کی (پوری) معرفت رکھنے والے ہوتے اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

دلوں میں حلاوتِ ایمان

حدثنا محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله بإسناده يرفعه عن أبي عبد الله عليه السلام قال:

(۲۹۶)

شیعانِ اہلبیتؑ

Shahzad

فضائل، صفات، فرائض

علامہ سید رضی جعفر نقوی

محمد بن حنیفہ کا امام حسین کو کوفہ کا سفر ترک کر دینا کا مشورہ

جعفر صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات امام حسین کا ارادہ تھا کہ صبح آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بھائی اور باپ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہیں آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی نا ہو آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین جلد ۔ احسن المقال جلد نمبر ۲ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر آپ یمن کی طرف چلے جائیں [illegible] کریں کہ جہاں کسی کی آپ تک دسترس نہ ہو حضرت نے فرمایا اس

نیز حضرت صادق سے سند معتبر کے ساتھ روایت ہے کہ جس رات سید الشہداء کا ارادہ تھا کہ اس کی صبح کو آپ مکہ روانہ ہوں گے محمد بن حنیفہ آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے بھائی اہل کوفہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ انہوں نے

سیرت معصومین جلد ۔ احسن المقال جلد نمبر ۲ 383

آپ کے باپ اور بھائی سے دھوکہ اور مکر کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا کریں گے پس اگر آپ کی رائے قرار پائے کہ آپ مکہ میں رہیں جو کہ حرم خدا ہے تو آپ عزیز و مکرم ہوں گے اور کوئی شخص آپ سے معترض نہیں ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اے بھائی مجھے ڈر ہے کہ یزید مجھے مکہ میں اچانک قتل کر دے۔ اور اس سے اس محترم گھر کی عزت و حرمت ضائع ہو جائے۔ محمد نے کہا

ابو الفرج اصفہانی وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس نے امام کا عزم صمیم عراق کی طرف سفر کرنے کا دیکھا تو انہوں نے مکہ میں قیام کرنے اور عراق کا سفر چھوڑ دینے پر بہت تاکید کی اور کچھ اہل کوفہ کی مذمت بھی کی اور کہا کہ اہل کوفہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے باپ کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو زخمی کیا اور مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ سے مکر و فریب کریں گے اور آپ کی مدد سے دستبردار ہو جائیں گے کہ آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے فرمایا یہ ان کے خطوط ہیں جو میرے پاس ہیں اور یہ مسلم کا خط ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اہل کوفہ میری بیعت پر متفق ہو گئے ہیں۔ ابن عباس کہنے لگے اب اگر آپ کی رائے شریف اس سفر پر مستقر ہے تو اپنی اولاد اور خواتین کو یہیں رہنے دیں اور ساتھ نہ لے جائیں اور اس دن کو یاد کیجئے جب لوگوں نے عثمان کو قتل کیا تھا اور اس کی عورتوں اور گھر والوں نے اس حالت میں دیکھا تو ان کا کیا حال ہوا پس ایسا نہ ہو کہ آپ کو اہل و عیال کے سامنے شہید کر دیں۔ اور وہ آپ کو اس حالت میں دیکھیں حضرت نے ابن عباس کی نصیحت قبول نہ کی اور اپنے اہل بیت کو اپنے ساتھ کربلا لے گئے اور بعض نے ان افراد سے نقل کیا ہے کہ جو کربلا میں آپ کی شہادت کے دن موجود تھے کہ آپ نے خواتین اور اپنی بہنوں کی طرف دیکھا جو حالت جزع و اضطراب میں خیموں سے باہر آ کر شہیدوں کو دیکھتیں اور ان پر جزع [illegible]

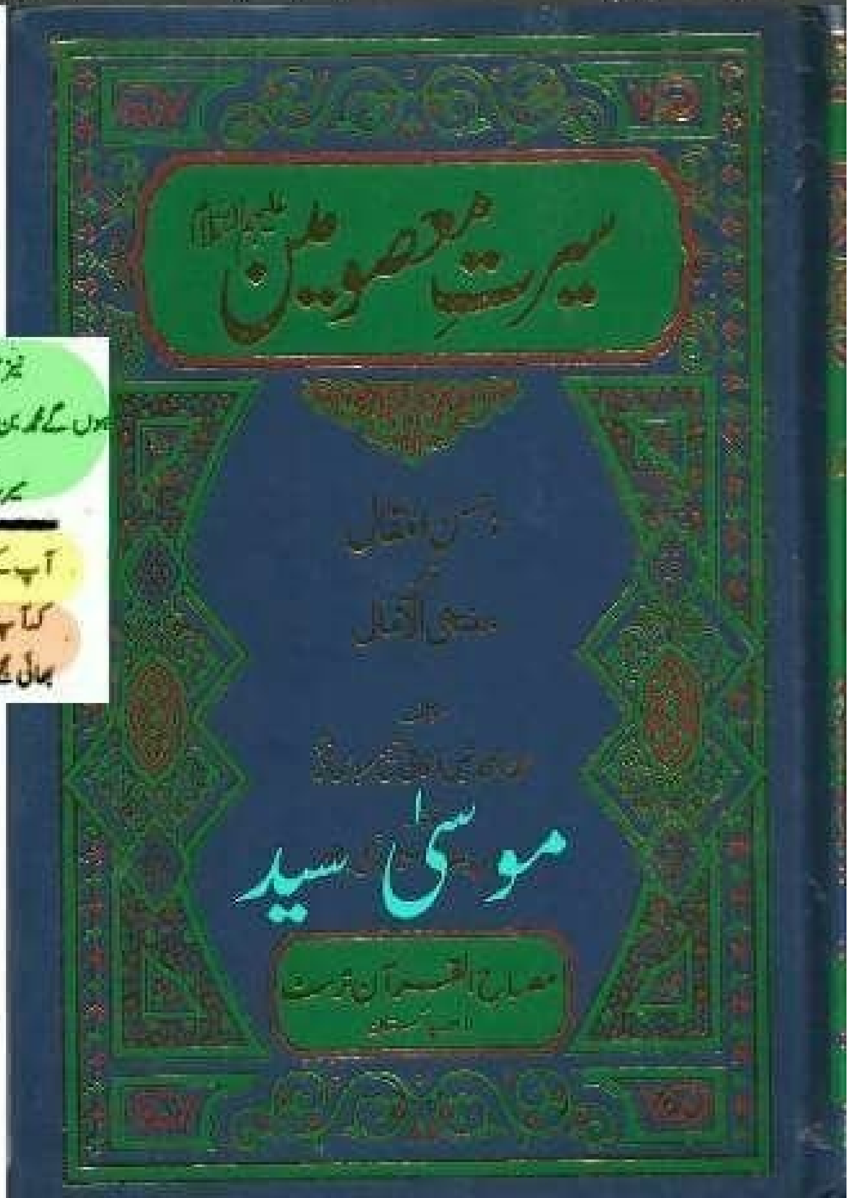

کوفی شیعوں کا منافقت سے بھرپور امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا خط

پھر شیث بن ربیع حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس عمرو بن حجاج زبیدی محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا

اما بعد صحراہ سر سبز ہیں میوے پکے ہوئے ہیں اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آیئے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں والسلام

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

بعد مسعود کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبد اللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی طرف ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہوا خواہوں کے پاس پہنچائیے کیونکہ اس ولایت و ملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچائیے...... والسلام

پھر شیث بن ربعی حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد صحراء سر سبز ہیں، میوے پکے ہوئے ہیں، اب اگر آپ کا ارادہ اس سے متعلق ہے تو ہماری طرف آئیے کہ بہت سے لشکر آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں اور رات دن آپ کے قدوم شریف کے انتظار میں بسر کرتے ہیں... والسلام

اور پے در پے یہ خطوط حضرت تک پہنچتے رہے یہاں تک کہ ایک دن تو چھ سو خطوط ان بے وفا لوگوں کے آپ کے پاس پہنچے اور آپ تأمل فرماتے اور ان کا جواب نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس بارہ ہزار خطوط جمع ہو گئے۔

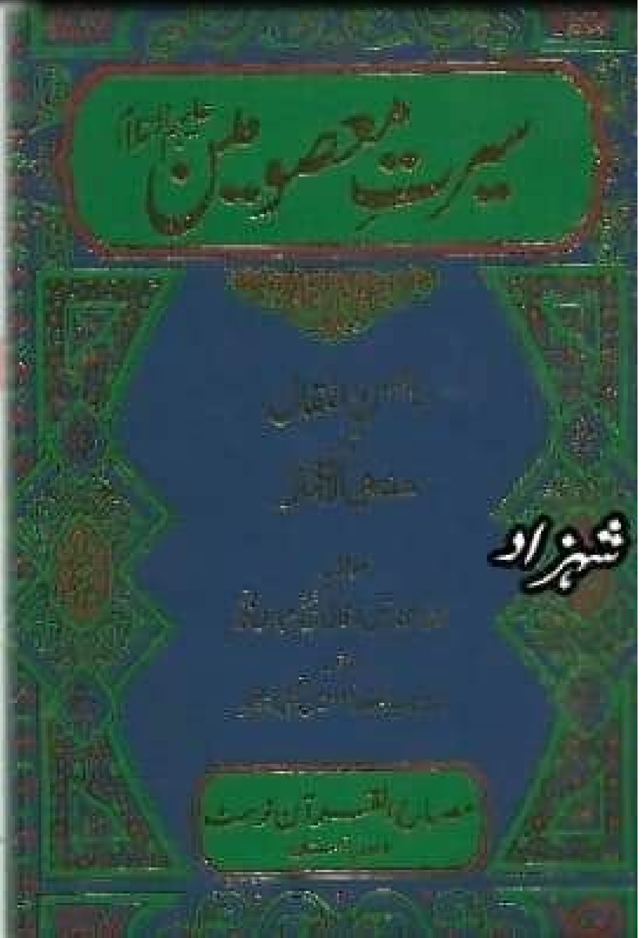

سیدنا امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ کے قاتل کوفی شیعہ تھے

MOHAMMAD WALEED

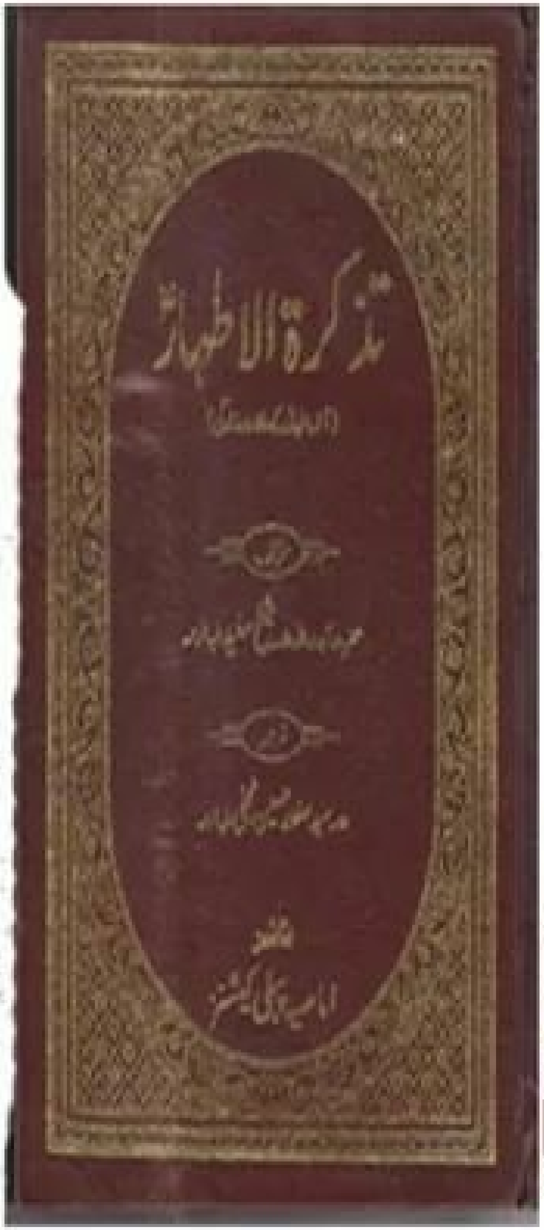

www.facebook.com/Mohammadwaleedibraheem.

میدان کربلا میں امام حسینؓ کا خط لکھنے والے غدار کوفیوں کو ان کے نام سے مخاطب کرنا

مشہور رافضی محدث مجلسی ایک روایت نقل کرتا ہے کہ میدانِ کربلا میں امام حسین نے اپنے مخالف لشکر میں موجود کوفیوں کو جنھوں نے خط لکھ کر آپ کو بلایا تھا امام حسین نے انکو مخاطب کیا اور فرمایا اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھے تھے کہ میوہ جات تیار ہو چکے ہیں صحرا سرسبز و شاداب ہو چکے ہیں آپ جلد تشریف لے آئیں ہم آپ کی مدد و نصرت کریں گے

دکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دید بچھا ہو گئے ہیں بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپکی نصرت و یاری کو قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں ہیں لڑائی سے دست بردار ہو جیے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جائیے کہ وہ آپ سے ارادہ برا نہیں رکھتے حضرت نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل

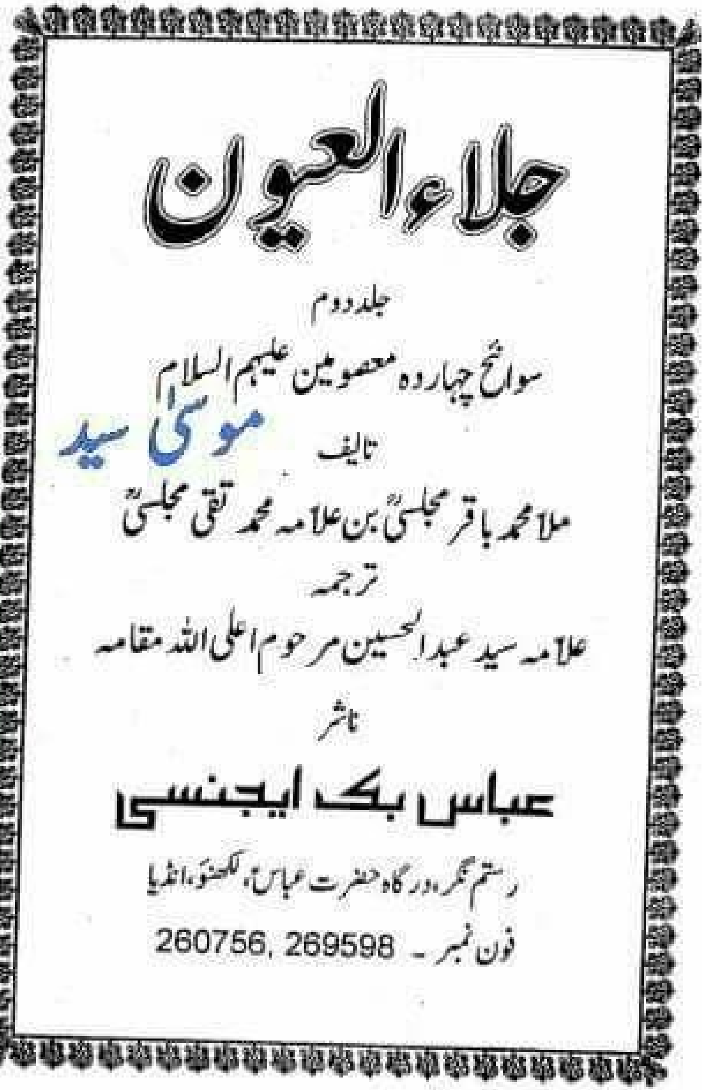

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

موسیٰ سید

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

كشف الغمة

في

معرفة الائمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الاربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣هـ

الجزء الثاني

دار الأضواء

بيروت - لبنان

وهو أن الحسين عليه السلام سار حتى صار على مرحلتين من الكوفة ، فوافاه انسان يقال له الحر بن يزيد الرياحي ومعه ألف فارس من أصحاب ابن زياد شاكين في السلاح ، فقال للحسين عليه السلام : إن الأمير عبيدالله بن زياد قد أمرني أن لا أفارقك أو أقدم بك عليه ، وأنا والله كاره أن يبتليني الله بشيء من أمرك ، غير أني قد أخذت بيعة القوم ، فقال الحسين عليه السلام : إني لم أقدم هذا البلد حتى أتتني كتب أهله ، وقدمت عليّ رسلهم يطلبونني ، وأنتم من أهل الكوفة ، فان دمتم على بيعتكم وقولكم في كتبكم دخلت مصركم وإلا انصرفت من حيث أتيت ، فقال له الحر : والله ما أعلم هذه الكتب ولا الرسل ، وأنا فما يمكنني الرجوع الى الكوفة في وقتي هذا ، فخذ طريقاً غير هذه وارجع فيه حيث شئت ، لأكتب الى ابن زياد أن الحسين خالفني الطريق فلم أقدر عليه ، وأنشدك الله في نفسك .

فسلك الحسين طريقاً آخر غير الجادة راجعاً الى الحجاز ، وسار هو وأصحابه طول ليلتهم ، فلما أصبح الحسين عليه السلام وإذا قد ظهر الحر وجيشه فقال الحسين : ما وراءك يا ابن يزيد ؟ فقال : وافاني كتاب ابن زياد يؤنبني في أمرك وقد سير من هو معي وهو عين علي ولا سبيل الى مفارقتك أو أقدم بك عليه ، وطال الكلام بينهما ورحل الحسين عليه السلام وأهله وأصحابه فنزلوا كربلاء يوم الأربعاء أو الخميس على ما قيل الثاني من المحرم .

فقال عليه السلام : هذه كربلاء موضع كرب وبلاء هذا مناخ ركابنا ، ومحط رحالنا ومقتل رجالنا ، فنزل القوم وحطوا الأثقال ، ونزل الحر بنفسه وجيشه قبالة الحسين عليه السلام ، ثم كتب إلى عبيدالله بن زياد وأعلمه بنزول الحسين عليه السلام بأرض كربلاء .

فكتب عبيدالله كتاباً الى الحسين عليه السلام يقول فيه : أما بعد فقد بلغني

کوفی شیعوں کی امام حسینؓ کو بلانے کی پلاننگ

تو کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد ثناء الہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا اے جماعت شیعہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے معاویہ ستم گر مر چکا ہے اور یزید شراب خور اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؑ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظمہ کی طرف چلے گئے ہیں اور تم ان کے اور پدر بزرگوار کے شیعہ ہو اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو خط لکھو بلاؤ اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرتی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے اسے عمل میں نہیں لاتا تو انہیں دھوکہ نہ دو اور نہ انہیں ہلاک و مصیبت میں ڈالو وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف تشریف لائیں تو ہم سب عقیدت کے ہاتھوں ان کی بیعت کریں گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 358 تا 359

انکار کر دیا اور مکہ کی طرف جانا [illegible] تو کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان میں جمع ہوئے اور حمد ثناء الٰہی ادا کرنے کے بعد معاویہ کے مرنے اور یزید کی بیعت کے متعلق انہوں نے گفتگو کی سلیمان نے کہا اے جماعت شیعہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ معاویہ ستم گر مر چکا ہے اور یزید شراب خور اس کی جگہ بیٹھ گیا ہے اور امام حسینؑ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ معظمہ کی طرف چلے گئے ہیں اور تم ان کے اور ان کے پدر بزرگوار کے شیعہ ہو اب اگر تم جانتے ہو کہ ان کی مدد اور ان کے دشمنوں سے جہاد کرو گے تو ان کو خط لکھ کر بلاؤ اور اگر کمزوری اور بزدلی تم پر غالب ہے اور ان کی مدد میں سستی کرتی ہے اور جو خیر خواہی اور اتباع کرنے کی شرط ہے اسے عمل میں نہیں لاتا تو انہیں دھوکہ نہ دو اور نہ انہیں ہلاکت و مصیبت میں ڈالو۔ وہ کہنے لگے اگر حضرت ہماری طرف تشریف لائیں تو ہم سب عقیدت کے ہاتھوں سے ان کی بیعت کریں

ented by Ziaraat.Com

گے اور ان کی مدد و نصرت میں ان کے دشمنوں کے ساتھ جانفشانی کا مظاہرہ کریں گے۔ پھر ایک خط سلیمان بن صرد، مسیب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد بجلی، حبیب بن مظاہر اور دیگر شیعہ حضرات کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھا گیا کہ جس میں [illegible] معاویہ کے مرنے کی خبر [illegible]

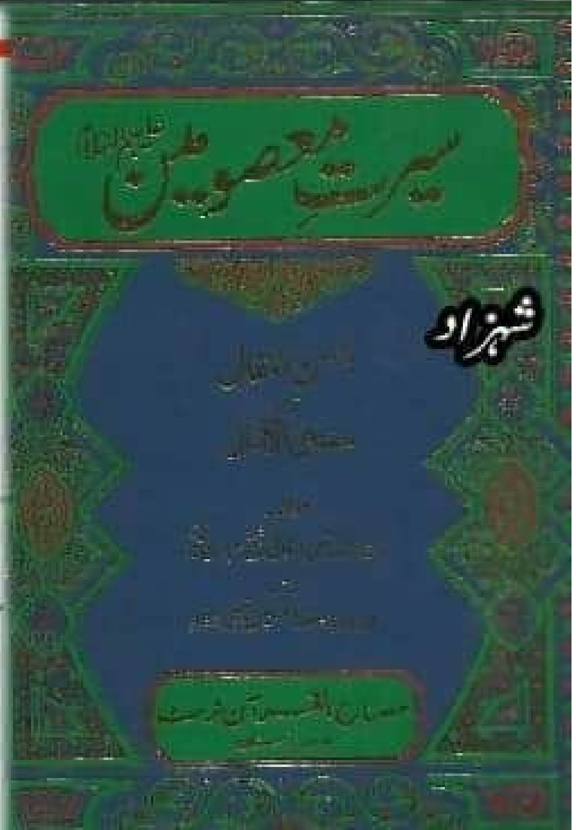

کوفی شیعوں کی طرح سے امام حسینؓ کو خطوط بھیجنے کا سلسلہ

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت و جلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں پس یہ دونوں بڑی تیزی سے رستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھے

سیرت معصومین جلد ایک صفحہ 359

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زیدہ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچائیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔

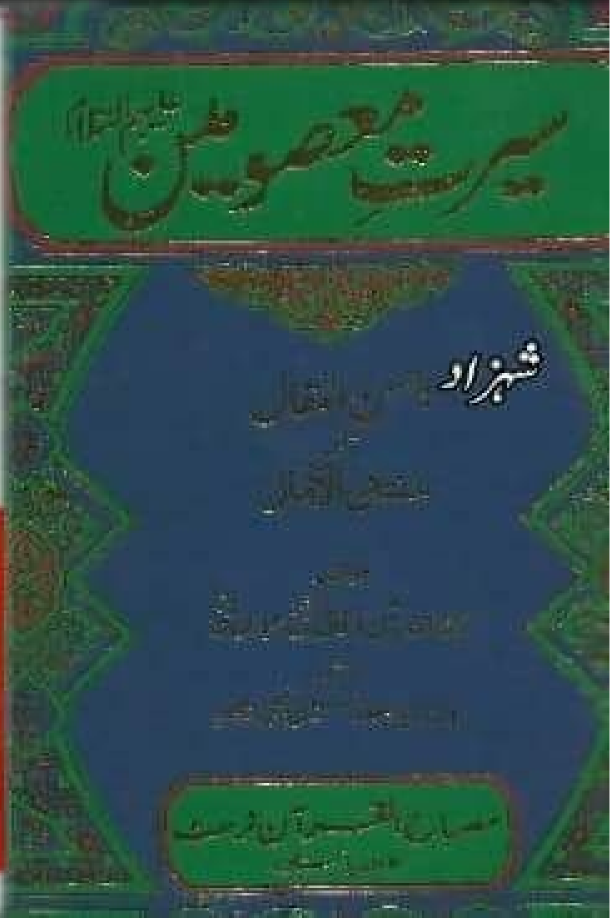

کوفی شیعوں کا امام حسینؓ کو لکھا گیا خط

صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبعیی اور سعید بن عبداللہ خفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی خلاف میں ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد! بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچائیے کیونکہ اس ولایت ملکیت کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگ تک پہنچایئے والسلام

سیرتِ معصومین جلد ایک صفحہ 359

ساتھ نہیں جاتے اور اگر یہ خبر ہمیں مل جائے کہ آپ اس طرف آ رہے ہیں تو ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے تا کہ وہ اہل شام سے جا ملے۔ والسلام

پس وہ خط عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال کے ہاتھ میں زبدۂ اہل بیت عصمت وجلال کی خدمت میں بھیجا اور اس بات پر زور دیا کہ خط بہت جلد حضرت کی خدمت میں جا پہنچا ئیں۔ پس یہ دونوں بڑی تیزی سے راستہ طے کرتے ہوئے دس ماہ مبارک رمضان کو مکہ میں پہنچے اور اہل کوفہ کا یہ خط اس امام معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ اہل کوفہ نے ان کے بھیجنے کے دو دن بعد قیس بن مسہر صیدی عبداللہ بن شداد عمارہ بن عمارہ بن عبداللہ سلولی کو حضرت کی طرف بہت سے خطوط دے کر کہ تقریباً جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی روانہ کیا کہ جن میں ہر ایک خط کوفہ کے بڑے بڑے لوگوں میں سے دو دو تین تین چار چار افراد کی طرف سے تھا۔ دوبارہ دو دن کے بعد صناوید کوفہ نے ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو حضرت کی خدمت میں ایک خط دے کر بھیجا جس میں یہ مضمون لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے حسین بن علی علیہ السلام کی خلاف میں...... ان کے شیعوں اور فدویوں کی طرف سے اما بعد: بہت جلد اپنے آپ کو دوستوں اور ہواخواہوں کے پاس پہنچایئے کیونکہ اس ولایت وملک کے تمام لوگ آپ کے قدوم مسرت لزوم کے منتظر ہیں اور آپ کے علاوہ کسی پر ان کی نگاہ نہیں البتہ جلدی کیجئے اور بڑی تعجیل کے ساتھ اپنے آپ کو ان مشتاق اور سرگردان لوگوں تک پہنچایئے...... والسلام

پھر شبث بن ربعی، حجار بن ابجر یزید بن حارث بن رویم، عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج زبیدی، محمد بن تیمی نے اس مضمون کا خط لکھا: اما بعد

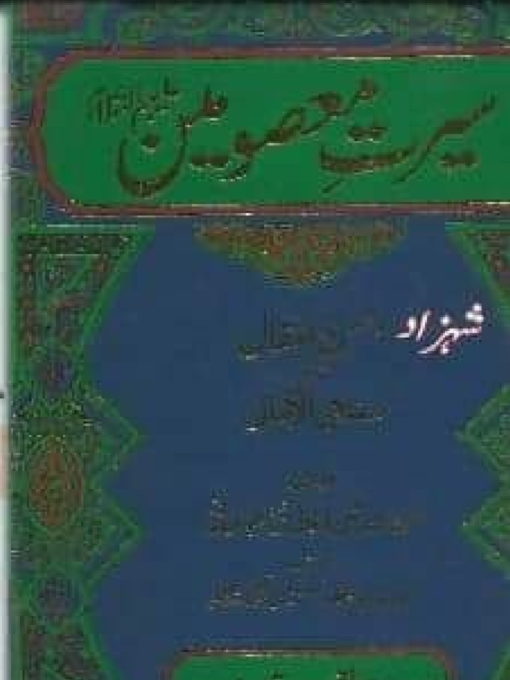

اسی ہزار شیعوں نے حضرت مسلمؓ کی بیعت کی تو عبد اللہ بن مسلم نے یزید کو خط لکھا

خطبہ کے بعد عبد اللہ بن مسلم نے یزید کو خط لکھا کہ مسلم بن عقیلؓ کوفہ میں آئے اور شیعان کوفہ مسلم بن عقیلؓ سے حضرت حسینؓ کی بیعت کرتے ہیں اگر کوفہ کی ریاست منظور ہے تو کسی کو حاکمِ کوفہ بنا کر بھیج دو تاکہ دشمنوں کے حق میں مثل تمہارے اہتمام کرے اس لیے کہ نعمان بن بشیر کو تاب مقابلہ نہیں یا دانستہ تساہل کرتا ہے

چہاردہ معصوم ص ۶۰۹

است. نعمان گفت: اگر ضعیف باشم و در طاعت خدا باشم، نزد من بهتر است از آنکه غالب گردم در معصیت خدا. پس از منبر به زیر آمد عبدالله بن مسلم به یزید نامه نوشت، و در نامه درج نمود که مسلم بن عقیل به کوفه آمده، و شیعیان برای حسین بن علی با او بیعت می‌نمایند. اگر کوفه را می‌خواهی، کسی را به حکومت کوفه بفرست که در امر دشمنان تو اهتمام نماید. زیراکه نعمان بن بشیر یا تاب مقاومت ندارد یا دانسته مسامحه می‌نماید.

عمر بن [illegible] و [illegible] چنین نامه‌ها به او نوشتند.

چون یزید بر مضامین نامه‌ها [illegible] یافت، سرحون آزاد کردهٔ معاویه را طلبید و با او در این باب مشورت کرد، سرحون گفت: من مصلحت در آن [illegible] که عبدالله بن زیاد را

گردم در معصیت خدا. پس از منبر به زیر آمد عبدالله بن مسلم به یزید نامه نوشت، و در نامه درج نمود که مسلم بن عقیل به کوفه آمده، و شیعیان برای حسین بن علی با او بیعت می‌نمایند. اگر کوفه را می‌خواهی، کسی را به حکومت کوفه بفرست که در امر دشمنان تو اهتمام نماید. زیراکه نعمان بن بشیر یا تاب مقاومت ندارد یا دانسته مسامحه می‌نماید.

و لشکر برای امام حسین جمع می‌کنند، چون نامه مرا بخوانی متوجه کوفه شو، و او را به هر حیله که مقدور باشد به‌دست آور و برای من بفرست، یا به قتل آور یا از کوفه بیرون کن، و نامه را به مسلم بن عمرو داده برای عبیدالله فرستاد. چون در بصره نامهٔ یزید به آن پلید رسید، روز دیگر متوجّه کوفه گردید وعثمان برادر خودرا در بصره نایب خود گرداند[1].

سیّد ابن طاووس روایت کرده که حضرت امام حسین ﷺ در هنگامی که جواب

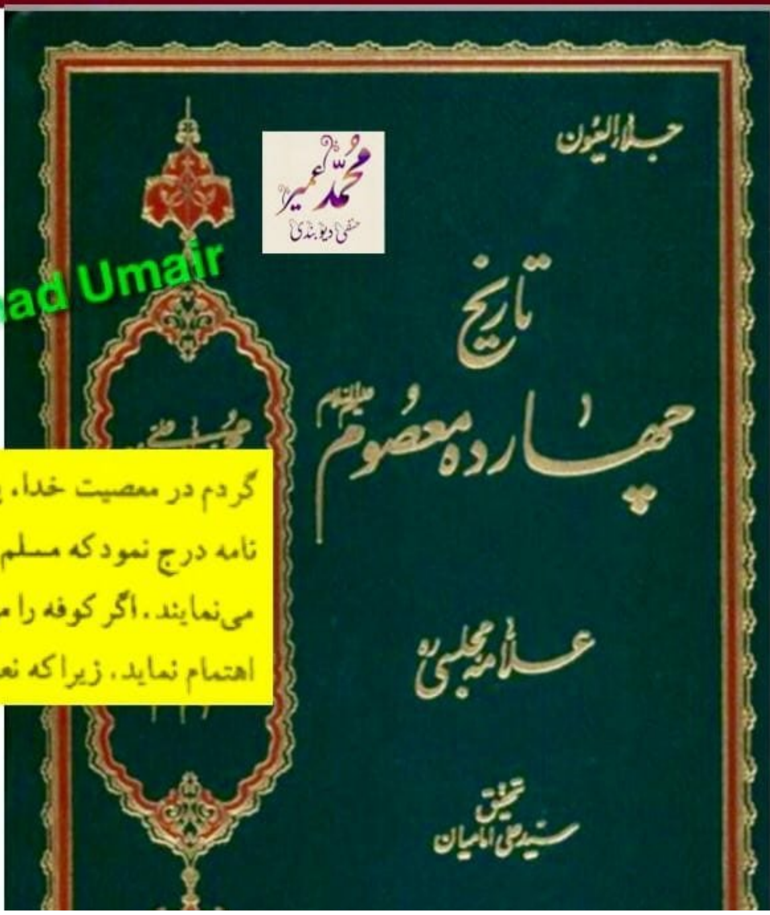

Facebook.Com/Muhammad Umair

کربلا میں رافضیت کو مخاطب کر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آنسو جاری کر دینے والا احتجاج

اے جماعت تمہارے لیے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گے اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہم پر آتش جلا دی تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یارو مددگار ہو گے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا نا ان سے خیر کی امید رکھتے ہو، تم پروائے ہو، جب تلواریں نیاموں میں قلب آرام وسکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نا چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے،

تمہارے لیے ہلاکت و تباہی ہو.

احتجاج طبرسی صفہ 41

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسین علیہ السلام کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کا محاصرہ کر لیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد و ثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلا دی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل و انصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پروائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام و سکون میں اور افکار ناپختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کی طرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو! کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کر دیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک و ناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و مکر سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

(الاحتجاج، 2/24)

یہ نصوص ہمیں بتاتی ہیں کہ حقیقت میں قاتلان حسین کون ہیں؟ وہ کوفہ کے شیعہ، یعنی ہمارے ہی اجداد ہیں۔ تو ہم حسین علیہ السلام کی شہادت کا الزام اہل السنہ پر کیوں لگاتے

اسی لئے تو سید محسن امین نے کہا تھا:

بیس ہزار عراقیوں نے حسین علیہ السلام کی بیعت کی، پھر ان کے ساتھ دھوکہ کیا، ان کے خلاف خروج کیا اور اس حال میں کہ ان کی بیعت ان کی گردنوں میں تھی انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔

(اعیان الشیعہ/القسم الاول، صفحہ 34)

امام حسن علیہ السلام نے کہا:

اللہ کی قسم! میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ان پیروکاروں سے بہتر سمجھتا ہوں جو میرے شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی، میرا مال لوٹ لیا۔ اللہ کی قسم! اگر میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاہدہ کر کے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جان بچا لوں تو یہ میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ یہ لوگ مجھے اور میرے اہل وعیال کو قتل کر دیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے نکلوں تو یہ لوگ میری گردن پکڑ کر مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! میرے لئے معاویہ رضی اللہ عنہ سے معاہدہ امن کر لینا اس بات سے بہت بہتر ہے کہ اسیری کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں۔

(الاحتجاج، 2/10)

امام زین العابدین نے کوفیوں شیعہ سے کہا:

ذریعے اور تمھیں ہمارے ذریعے آزمایا ہے۔ ہم تو آزمائش میں پورے اترے ہیں، جبکہ تم نے ہمارا انکار کیا، ہمیں جھٹلایا اور ہمارے ساتھ لڑائی کرنے اور ہمارے اموال چھیننے کو حلال جانا، بالکل اسی طرح جیسے پہلے تم نے ہمارے دادا کو شہید کیا۔ اور تمھاری تلواریں ہم اہل بیتؑ کے خون سے رنگین ہیں۔ تمھارے لئے ہلاکت ہو، تم لعنت اور عذاب کا انتظار کرو جو تم پر واجب ہو چکا ہے۔ اور وہ تمھارے بعض کو بعض کے ساتھ لڑانے کا عذاب دے گا، پھر قیامت کے دن تم ہم پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے دردناک عذاب میں رہو گے۔ اے اہل کوفہ! تم پر ہلاکت ہو، تم سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میں نے کیا کچھ پڑھا اور پھر تم نے ان کے بھائی اور میرے دادا علی بن ابی طالب کے ساتھ دھوکہ کیا اور ان کے دو بیٹوں اور ان کی اولاد کے ساتھ دھوکہ کیا۔

اہل کوفہ میں سے ایک آدمی نے تکبر سے جواب دیا:

ہاں! ہم نے علیؑ کو اور ان کے بیٹوں کو ہندی تلواروں اور نیزوں سے قتل کیا ہے اور انکی عورتوں کو قیدی بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایسے روندا ہے جیسے بیل سینگوں سے مارتا ہے۔ (الاحتجاج، 2/28)

زینب بنت امیر المؤمنین سلام اللہ علیہا نے اہل کوفہ کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

اے کوفہ والو! اے دھوکے باز و، وعدوں کو توڑنے والو اور مدد چھوڑ دینے والو! تمھاری مثال اس عورت کی سی ہے جس نے بڑی قوت کے ساتھ سوت کاتا اور پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم میں ڈینگیں مارنے، خودستائی، بغض اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ کیا تم میرے بھائی کی شہادت پر روتے ہو؟ ہاں، اللہ کی قسم! تم بہت زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو------۔ (الاحتجاج، 2/30,29)

ہم نے جو بہت زیادہ نصوص میں سے چند نقل کی ہیں ان سے درج ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

1: امیر المؤمنین اور ان کی اولاد نے کوفہ کے شیعوں کو ان کے دھوکے، فریب اور ان کو تنہا

ذریعے اور تمھیں ہمارے ذریعے آزمایا ہے۔ ہم تو آزمائش میں پورے اترے ہیں، جبکہ تم نے ہمارا انکار کیا، ہمیں جھٹلایا اور ہمارے ساتھ لڑائی کرنے اور ہمارے اموال چھیننے کو حلال جانا، بالکل اسی طرح جیسے پہلے تم نے ہمارے دادا کو شہید کیا۔ اور تمھاری تلواریں ہم اہل بیتؑ کے خون سے رنگین ہیں۔ تمھارے لئے ہلاکت ہو، تم لعنت اور عذاب کا انتظار کرو جو تم پر واجب ہو چکا ہے۔ اور وہ تمھارے بعض کو بعض کے ساتھ لڑانے کا عذاب دے گا، پھر قیامت کے دن تم ہم پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے دردناک عذاب میں رہو گے۔ اے اہل کوفہ! تم پر ہلاکت ہو، تم سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میں نے کیا کچھ پڑھا اور پھر تم نے ان کے بھائی اور میرے دادا علی بن ابی طالب کے ساتھ دھوکہ کیا اور ان کے دو بیٹوں اور ان کی اولاد کے ساتھ دھوکہ کیا۔

اہل کوفہ میں سے ایک آدمی نے تکبر سے جواب دیا:

ہاں! ہم نے علیؑ کو اور ان کے بیٹوں کو ہندی تلواروں اور نیزوں سے قتل کیا ہے اور انکی عورتوں کو قیدی بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایسے روندا ہے جیسے بیل سینگوں سے مارتا ہے۔ (الاحتجاج، 2/28)

زینب بنت امیر المؤمنین سلام اللہ علیہا نے اہل کوفہ کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

اے کوفہ والو! اے دھوکے باز و، وعدوں کو توڑنے والو اور مدد چھوڑ دینے والو! تمھاری مثال اس عورت کی سی ہے جس نے بڑی قوت کے ساتھ سوت کاتا اور پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم میں ڈینگیں مارنے، خود ستائی، بغض اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ کیا تم میرے بھائی کی شہادت پر روتے ہو؟ ہاں، اللہ کی قسم! تم بہت زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو------۔ (الاحتجاج، 29,30/2)

ہم نے جو بہت زیادہ نصوص میں سے چند نقل کی ہیں ان سے درج ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

:1 امیر المؤمنین اور ان کی اولاد نے کوفہ کے شیعوں کو ان کے دھوکے، فریب اور ان کو تنہا

یہ کوفہ کے شیعہ اتنے یتیم نکلے بیس ہزار نے بیعت کی اور پھر بھاگ کھڑے ہوے

سید محسن الامین کہتے ہیں اہل عراق کے ۲۰،۰۰۰ لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر وہ اچانک دشمن و دھوکے باز بن گیے جبکہ انہوں نے وفاداری کا حلف دیا تھا

حوالہ کتاب اعیان الشیعہ مصنف السید محسن الامین الجز اول

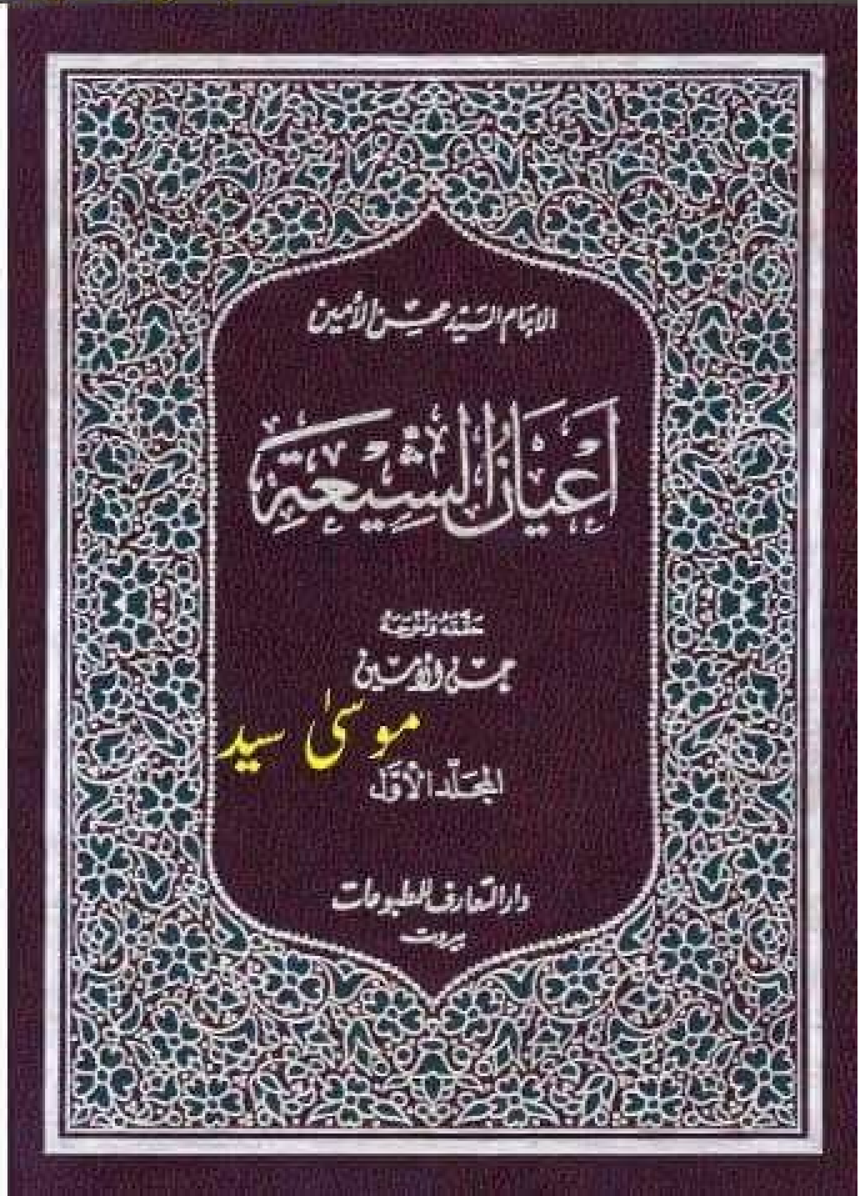

کوفی شیعوں کے بارہ ہزار خطوط کا جواب امام حسینؓ کی طرف سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسین بن علیؓ کا شیعوں مومنوں اہل کوفہ کی طرف امام بعد بہت سے قاصدوں اور خطوط آنے کے بعد تم نے خط ہانی سعید کے ہاتھ مجھے بھیجا مجھے پہنچ گیا سب تمہارے خطوط مجھے پہنچے اور سب کے مضامین سے مطلع ہوا کہ تم سب خطوط میں میرے پاس لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں بہت جلد آپ ہمارے پاس تشریف لائے خدا آپ کی برکت سے ہم کو بحق ہدایت کرے واضح ہو کہ بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیلؓ کو بھیجتا ہوں اگر مسلم مجھے لکھے جو کچھ خطوط میں تم نے مجھے لکھا اس وقت میں انشاء اللہ بہت جلد تمہارے پاس چلا آؤں گا میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ امام وہی ہے جو درمیاں مردم بکتاب خدا حکم اور بعدالت قیام کرے اور قدم جادہ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے ولسلام حسین بن علیؓ

چہاردہ معصوم ص ۶۰۶،۶۰۵

ولایت منتظر قدوم مسرّت لزوم تواند و بسوی غیر تو رغبت نمی‌نمایند، البتّه البتّه به تعجیل تمام خود را به این مشتاقان مستهام برسان، والسّلام خیر ختام.

پس شبث بن ربعی، و حجّار بن ابجر، و یزید بن حارث، و عروة بن قیس، و عمرو بن حجّاج، و محمّد بن عمرو عریضهٔ دیگر نوشتند به این مضمون: امّا بعد صحراها سبز شده و میوه‌ها رسیده، اگر به این صوب تشریف آوری، لشکرهای تو مهیّا و حاضرند، و شب و روز انتظار مقدم شریف تو می‌برند. و هر چند این نامه‌ها به آن حضرت می‌رسید، حضرت تأمّل نموده جواب ایشان را نمی‌نوشت، تا آنکه در یک روز ششصد نامه از آن غدّاران به آن حضرت رسید.

چون مبالغهٔ ایشان از حد گذشت و رسولان بسیار نزد آن حضرت جمع شدند، دوازده هزار نامه از آن ناحیه به آن جناب رسید، حضرت در جواب نامهٔ آخر ایشان نوشت: بسم الله الرّحمن الرّحیم، این نامه‌ای است از حسین بن علی بسوی گروه مؤمنان و مسلمانان و شیعیان، امّا بعد به درستی که هانی و سعید نامه‌ای از شما آوردند بعد از رسولان بسیار و بی‌شمار که از شما به من رسیده بود، و بر مضامین همه اطّلاع به هم رسانیدم، و در جمیع نامه‌ها نوشته بودید که: ما امامی نداریم بزودی بیا نزد ما، شاید که حق تعالیٰ ما را به برکت

Facebook Com/Muhammad Umair

تو بر حق و هدایت مجتمع گرداند. اینک می‌فرستم بسوی شما برادر و پسر عم و محلّ اعتماد خود پسر عقیل را، پس اگر او بنویسد بسوی من که مجتمع شده است رأی عقلا و دانایان و اشراف و بزرگان شما بر آنچه در نامه‌ها درج کرده بودید انشاء الله بزودی بسوی شما می‌آیم، پس به جان خود سوگند یاد می‌کنم که امامی نیست مگر کسی که حکم کند در میان مردم به کتاب خدا، و قیام نماید در میان مردم به عدالت، و قدم از جادهٔ شریعت مقدّسه بیرون نگذارد، و مردم را بر دین حق مستقیم بدارد، والسّلام[1].

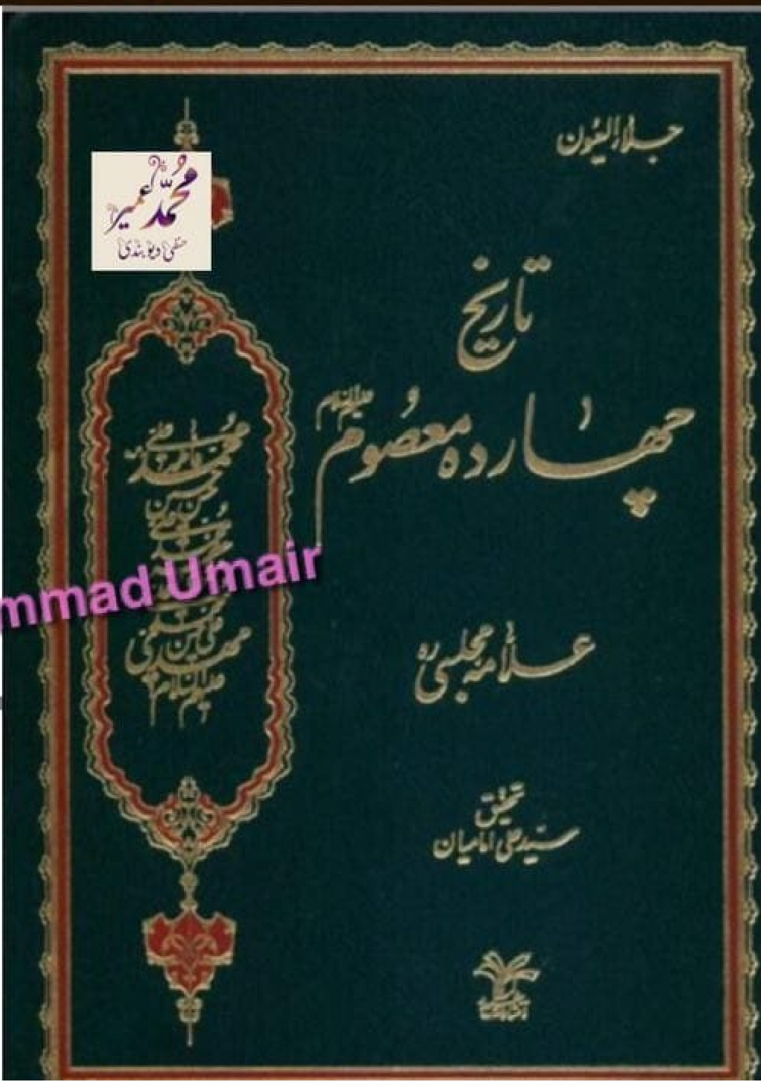

مسلم بن عقیلؓ کی اٹھارہ ہزار کوفی شیعوں نے بیعت کی تو انہوں نے امام حسینؓ کو خط لکھا کہ آپ جلدی کوفہ آجائیں

لوگ فوج در فوج حضرت مسلم بن عقیلؓ کی خدمت میں آتے تھے اور مسلم نائمہ امام حسینؓ پڑھتے تھے اور وہ لوگ نامہ سن کر روتے تھے اور بیعت کرتے تھے یہاں تک اٹھارہ ہزار کوفی شیعوں نے شرف بیعت امام حسینؓ سے مشرف ہوئے اس وقت ایک خط حضرت مسلم بن عقیلؓ نے حضرت حسینؓ کی خدمت میں لکھا کہ اس وقت اٹھارہ ہزار آدمی آپ کی بیعت کر چکے ہیں آگر آپ یہاں تشریف لائیں تو مناسب ہے جب بہت زیادہ شیعہ حضرت مسلم بن عقیلؓ کے پاس جمع ہو گئے اور نعمان بن بشیر جو کہ معاویہؓ اور یزید کی طرف سے حاکم کوفہ تھا حقیقت حال سے مطلع ہوا مسجد میں آکر منبر پر گیا اور بعد حمد و ثنائے کے بعد نعمان نے کہا اما بعد اے بزرگان خدا لازم ہے کہ حق تعالی سے ڈرو اور امت میں فتنہ نہ کرو کہ موجب قتل و خون ریزی مسلمانان و غارت اموال بزرگان نہ ہو

چہاردہ معصوم ص ۶۰۸

باب پنجم | ۶۰۸ | فرستادن مسلم بن عقیل را به کوفه و شهادت او

اگر مصلحت دانید مرا از این سفر معاف دارید، و نامه را به قیس بن مصهر داده به خدمت حضرت فرستاد. حضرت در جواب نوشتند که: گمان من آن است که جُبن و ترس تو را باعث شده است که از من استعفا می‌نمائی از رفتن این سفر. چون نامهٔ حضرت به او رسید روانه شد، در اثنای راه مردی را دید که تیری بسوی آهوئی افکند و آهو بر زمین افتاد و هلاک شد. مسلم گفت: انشاء الله دشمن خود را خواهم کشت، به ظاهر چنین گفت امّا خاطر شریفش از مشاهدهٔ آن حال پریشانتر گردید. چون داخل شهر کوفه شد، در خانهٔ مختار بن ابی‌عبیدهٔ ثقفی نزول اجلال فرمود، و مردم کوفه از استماع قدوم مسلم، اظهار سرور بسیار نمودند و فوج فوج به خدمت او می‌آمدند، و نامهٔ حضرت امام حسین ﷺ را بر ایشان می‌خواند، از استماع آن نامه گریان گردیده بیعت می‌کردند، تا آنکه بر دست مسلم هیجده هزار نفر از اهل کوفه به شرف بیعت آن حضرت سرافراز گردیدند، پس مسلم عریضه‌ای به خدمت آن حضرت نوشت که: تا حال هیجده هزار نفر از اهل کوفه به بیعت شما درآمده‌اند، اگر متوجّه این صوب گردید مناسب است.

چون تردّد شیعیان به خدمت مسلم بسیار شد، نعمان بن بشیر که از جانب معاویه و یزید والی بود، بر حقیقت حال مطّلع شده به مسجد درآمد و بر منبر برآمد، بعد از حمد و ثنای الٰهی و درود بر حضرت رسالت گفت: امّا بعد ای بندگان خدا، از حق تعالیٰ بترسید و بسوی فتنه و افتراق امّت مسارعت منمائید که موجب کشتن مردان و ریختن خون مسلمانان و نهب و غارت اموال ایشان می‌گردد، و کسی که با من جنگ نکند من با او در [illegible] در نمی‌آیم، و تا شما در آرامید شما را به شورش در نمی‌آورم و به تهمت و گمان کسی را عقوبت نمی‌کنم، و لیکن اگر خروج نمائید و بر روی من بایستید و بیعت

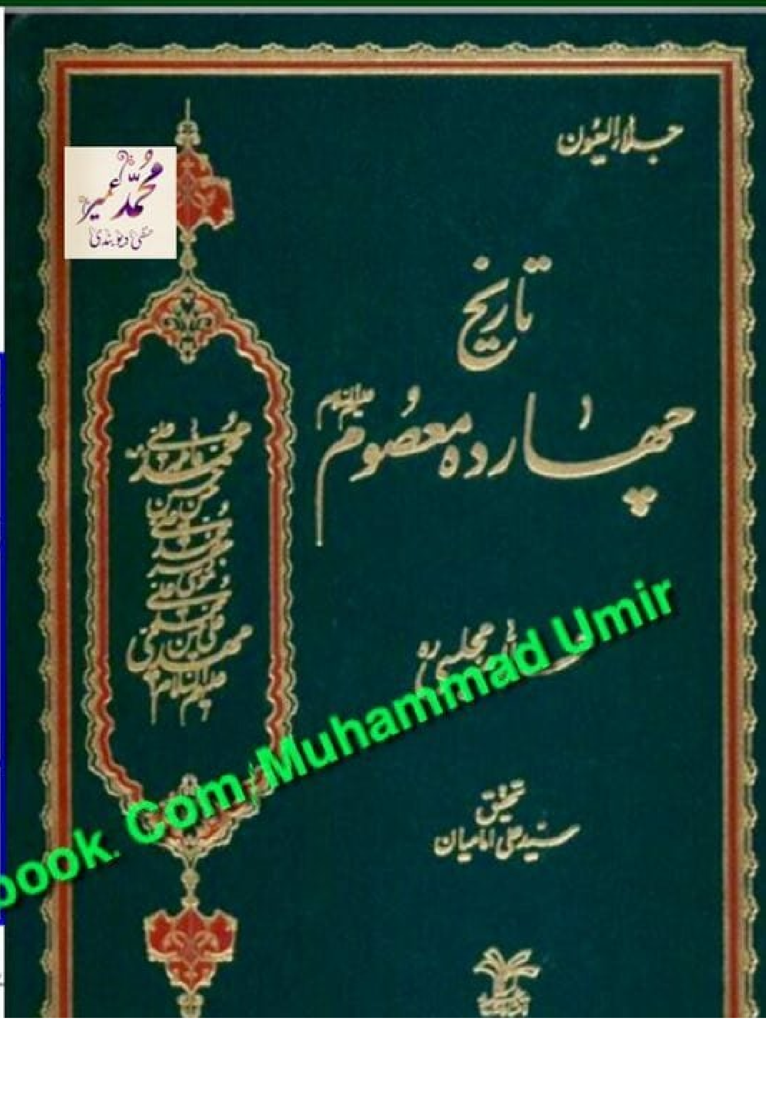

اسی ہزار شیعوں نے جب حضرت مسلمؓ کی بیعت کی تو عبد اللہ بن شعبہ نے یزید کو خط لکھا

عبد اللہ بن شعبہ کی جانب سے یزید بن معاویہ کے نام خبر دار کہ مسلم بن عقیلؓ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؓ کے شیعوں نے ان کی بیعت کر لی ہے اگر کوفہ کی تجھے ضرورت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہیے

مقتل ابی مخنف ص ۳۴

احوال کوفہ کو اطلاع یزید کو

عبداللہ بن شعبہ حضرمی نے یزید کو اس مضمون کا خط لکھا

"عبداللہ بن شعبہ حضرمی کی جانب سے۔ یزید بن معاویہ کے نام۔
خبردار کہ مسلم بن عقیلؓ کوفہ پہنچ چکے ہیں اور حسینؓ کے شیعوں نے ان کی بیعت کر لی ہے۔ اگر کوفہ کی تجھے ضرورت ہے تو کسی دلیر آدمی کو یہاں بھیج۔ کیونکہ نعمان کمزور آدمی ہے اور اسے مزید کمزور ہونا چاہیے"۔

یہ پہلا شخص ہے کہ امام حسینؓ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے یزید کو ایسا خط لکھا۔ اس کے بعد عمر سعد نے بھی ایسا ہی خط لکھا تھا۔

ذوالحجہ ۶۰ھ۔ دمشق سے بصرہ تک کوفہ کے بارے میں یزید کا منصوبہ

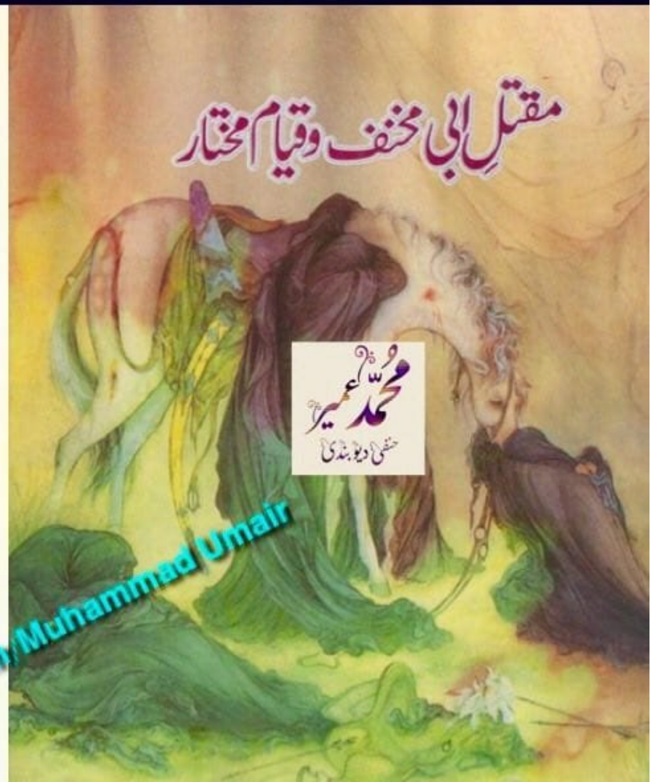

Facebook.Com/Muhammad Umair

اسی ہزار لوگوں نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی بیعت کی

کوفہ کی لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش حضرت مسلم بن عقیلؓ کے پاس آتے رہے یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی

مقتل ابی مخنف ص ۳۳

عابس بکری کھڑے ہوئے۔ حمد وثنا خدا اور پیغمبر خداؐ پر درود بھیجنے کے بعد جناب مسلمؑ کی طرف رخ کر کے یوں گویا ہوئے۔

"مجھے لوگوں کے دل کی تو خبر نہیں۔ ہاں البتہ جو میرے دل کی بات ہے وہ میں کہے دیتا ہوں۔ جب بھی آپ مجھے طلب کریں گے لبیک کہوں گا اور تادم مرگ آپ کے دشمنوں کو اپنی تلوار سے گھائل کروں گا۔ یہاں تک کہ خدا سے ملاقات کروں (مجھے موت آجائے)"۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد بیٹھ گئے اور حبیب ابن مظاہر کھڑے ہو گئے۔ اور عابس سے کہا۔ "خدا تم پر رحمت کرے۔ تم نے اپنا حق ادا کر دیا۔ خدا کی قسم میں بھی تمہارا ہمنوا ہوں"۔

کوفہ کے لوگ دس دس بیس بیس یا اس سے کم و پیش مسلمؑ کے پاس آتے رہے۔ یہاں تک کہ اسی ہزار لوگوں نے بیعت کرلی۔

نعمان بن بشیر حاکم کوفہ نے کیا کیا؟

جب یہ خبر نعمان تک پہنچی تو وہ فوراً منبر پر گیا۔ خدا کی حمد اور پیغمبرؐ پر درود

Facebook.Com Muhammad Umair

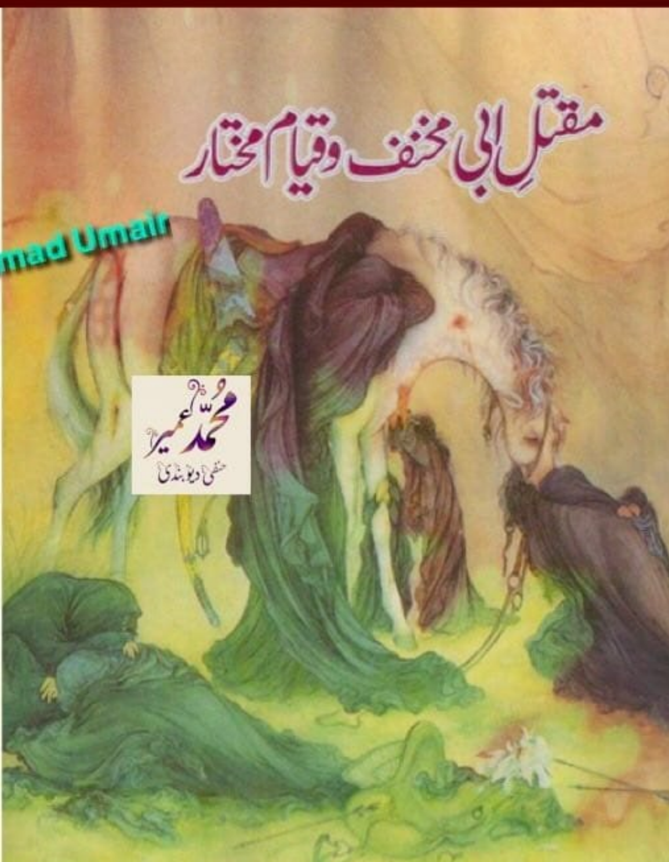

حضرت مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر سن حضرت حسینؓ نے فرمایا ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل وخوار کر دیا

امام بعد! ہمیں ایک افسوس ناک خبر موصول ہوئی کہ مسلم بن عقیلؓ، ہانی بن عروہ اور عبد اللہ یقطیر کو شہید کر دیا گیا ہے تحقیق ہمارے شیعوں نے ہمیں ذلیل وخوار کیا ہے پس تم میں سے جو واپس جانا چاہے تو بڑی خوشی سے چلا جائے یہ سن کر کر شیعہ لوگ تتر بتر ہو گے اور دائیں بائیں سے چلتے بنے یہاں تک کہ آپ کے پاس صرف آپ کے وہی جان نثار رہ گے جو مدینہ شریف سے آپ کو ساتھ ہو لیے تھے اور وہ چند لوگ جو ان کے کہنے پر ساتھ مل گے تھے

ارشاد شیخ مفید جلد دوم ص ۷۶،۷۵

انتظـرَ حتّى إذا كـانَ السَّحرُ قـالَ لفتيانه وغلمانـه: «أكـثِرُوا منَ المـاءِ» فاسْتَقَوْا وأكـثَرُوا ثـمّ ارتحـلـوا، فـسـارَ حتّى انتهى إلى زُبالـةَ[2] فأتاه خبرُ عبدِاللهِ بنِ يَقْـطُرَ ،فأخرجَ إلى النّاسِ كـتاباً فقـرأه عليهـم[3]:

«بسم الله الرّحمن الرّحيم

أمّـا بعدُ: فإنّه قد أتانا خبرٌ فظيعٌ قتلُ مسلمِ بنِ عقيـلٍ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ، وقد خذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصـرافَ فلينصـرفْ غيرَ حرجٍ، ليسَ عليه ذمامٌ»

فتفرّقَ النّاسُ عنه وأخذوا يميناً وشمالاً، حتّى بقيَ في أصحابه

Facebook. Com/Muhammad Umair

(١) ...
(٢) زُبالة: منزل بطريق مكة من الكوفة. ومعجم البلدان ٣: ١٢٩.
(٣) رواه الطبري في تاريخه ٥: ٣٩٧، والخوارزمي في مقتل الحسين عليه السلام ١: ٢٢٨،

أمّـا بعدُ: فإنّه قد أتانا خبرٌ فظيعٌ قتلُ مسلمِ بنِ عقيـلٍ، وهانئِ بنِ عُروةَ، وعبدِاللهِ بنِ يَقْطُرَ، وقد خذَلَتنا شيعتُنا، فمن أحبَّ منكم الانصـرافَ فلينصـرفْ غيرَ حرجٍ، ليسَ عليه ذمامٌ»

الّذينَ جاؤوا معَه منَ المدينة، ونفر يسير ممّن انضَوَوْا إليه. وإنّما فعلَ ذلكَ لأنّه عليه السلام علم أنّ الأعرابَ الّذين اتبعوه إنّما اتبعوه وهم يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقامتْ له طاعةُ أهله، فكرهَ أن

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

مسلم بن عقیلؓ کی اٹھارہ ہزار کوفی شیعوں نے بیعت کی تو انہوں نے امام حسینؓ کو خط لکھا کہ آپ جلدی کوفہ آجائیں

حضرت مسلم بن عقیلؓ کے خاص حالات صاحب النشائیں لکھتے ہیں جب حضرت مسلم بن عقیلؓ کوفہ میں داخل ہوئے تو اہل کوفہ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ان کو مطمئن کر دیا کہ ہم نصرت و اطاعت کو حاضر ہیں اٹھارہ ہزار اہل کوفہ سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسلم بن عقیلؓ نے تقریباً گیارہ ذلعقیدہ کو عالیس بن شیب کے ہاتھ حضرت حسینؓ کی خدمت میں یہ خط روانہ کیا۔ سب واقف ہیں کہ پیش رو قافلہ اپنے اہل قافلہ سے جھوٹ نہیں بولتا ہے یہاں کی کیفیت بھی یہ ہے کہ اس وقت تک اٹھارہ ہزار میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب مناسب ہے کہ آپ بہت جلد تشریف لائے کیونکہ سب آپ کے مطیع ہیں اور سب آل معاویہ سے قطع تعلق کر لیا ہے

ذبح عظیم ص ۱۱۱، ۱۱۰

Facebook. Com/Muhammad Umair

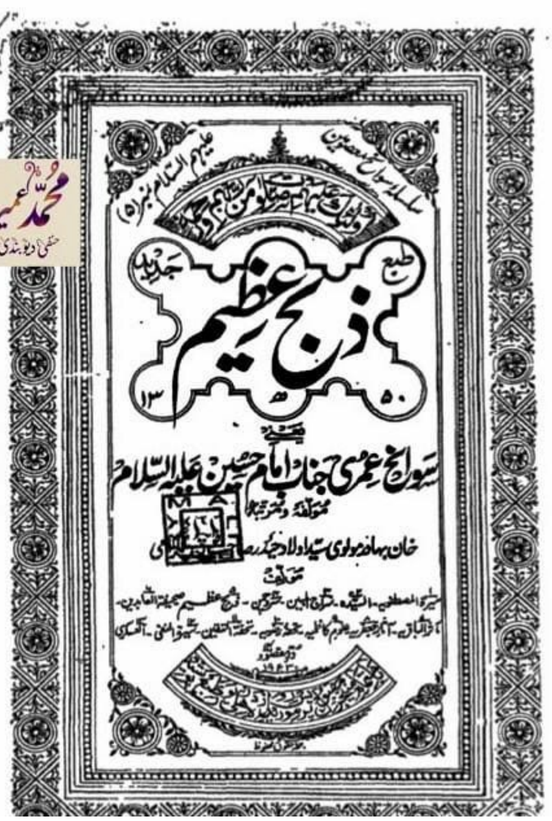

کوفی شیعوں کے بارہ ہزار خطوط کا جواب امام حسینؓ کی طرف سے

یہ خط ہے حسین بن علیؓ کی طرف جمیع مومنین و مسلمین کے نام واضح ہو کہ سب سے آخر میں ہانی اور سعید تم لوگوں کے خطوط لے کر آئے اور تمہارے سابق ولاحق خطوط میں جو مقاصد مرقوم تھے میں نے ان کو سمجھا تم نے باتفاق اپنے نامہ و پیام میں ظاہر کیا ہے کہ ہم لوگوں کی ہدایت کے لیے کوئی امام نہیں تم آؤ تو امید ہے کہ خدا ہم سب کو تمہاری رہنمائی سے راہ راست اور مسلک حق پر فائز فرمائے لہذا میں اپنے برادر عم اور اہل خاندان سے معتمد مسلم بن عقیلؓ کو بھیجتا ہوں اور ان کو میں نے حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے حالات اور معاملات سے آگاہی حاصل کر کے حقیت امر سے مجھے مطلع کریں پس اگر انہوں نے لکھا کہ تم سب خاص و عام باتفاق طالب حق ہو اور آخرت حق پر آمادہ ہو تم میں جو ارباب عقیل و فضل ہیں وہ سب تم سے متفق ہیں جیسا کہ تم اپنے خطوط میں ظاہر کر چکے ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ میں بہت جلد تمہارے پاس پہنچتا ہوں اور نیز واضح رہے کہ امام پس وہی امام ہے جو مطابق کتاب خدا عمل کرے اور طریق عدل و حق پر قائم ہو اور اپنے نفس کو ہمیشہ احکام خدا اور رسولؐ کا پورا پابند رکھے والسلام

ذبح عظیم ص ۱۰۹

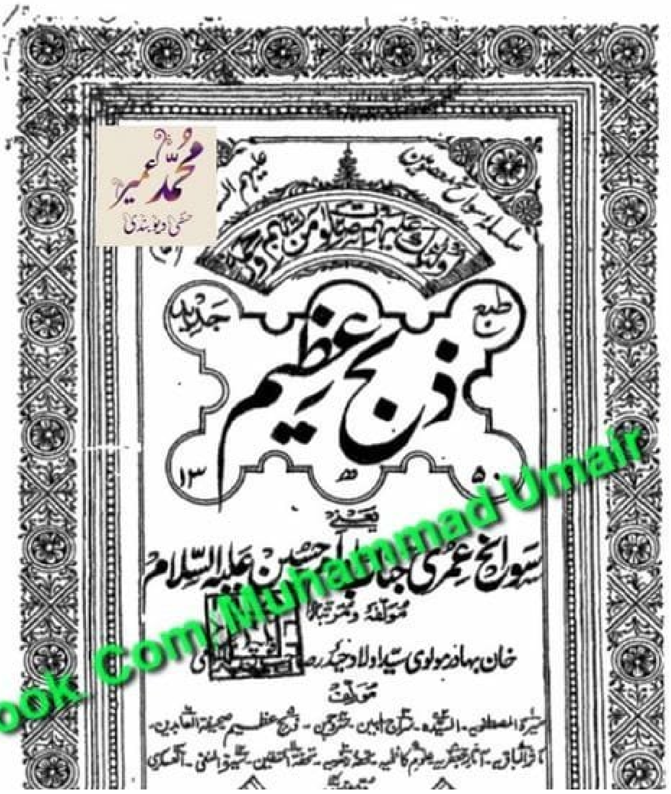

کوفی شیعوں کے بارہ ہزار خطوط کا جواب حضرت حسینؓ کی طرف سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علیؓ کی طرف سے مومنین کوفہ کے معززین کی طرف اما بعد ہانی اور سعید تمہارے رقعہ جات لے کر میرے پاس پہنچے یہ تمہارے ایلچیوں میں سے آخری ایلچی ہیں جو کچھ تم نے لکھا ہے میں نے سمجھ لیا ہے کہ تمہارا امیر ے بغیر کوئی امام نہیں اور تم مجھے اپنے ہاں آنے کو کہتے ہو میرا چچازاد بھائی اور میرے اہل بیت میں سے قابل اعتماد مسلم بن عقیلؓ تمہارے پاس آرہا ہے میں نے اسے کہا ہے کہ وہاں جاکر تمہارے متعلق اچھی رائے اور تمارے حالات مجھے لکھے میں انشاء اللہ بہت جلد تمہارے پاس آؤں گا

ارشاد شیخ مفید جلد دوم ص ۳۶

ثم كتب شبث بن ربعي ، وحجار بن ابجر ، ويزيد بن الحارث بن رويم ، وعروة بن قيس ، و عمرو بن الحجاج الزبيدي ، ومحمد بن عمرو التيمي ، امّا بعد فقد اخضرّ الجنّات و أينعت الثمار فاذا شئت فاقبل على جند لك مجنّد . والسلام ، وتلاقت الرسل كلّها عنده فقرأ الكتاب وسئل الرسل عن الناس ، ثم كتب مع هاني بن هاني وسعيد بن عبدالله وكانا آخر الرسل :

بسم الله الرحمن الرحيم

من الحسين بن علي الى الملاء من المؤمنين والمسلمين ، اما بعد فان هانياً و سعيداً قدما علي بكتبكم وكانا آخر من قدم علي من رسلكم ، وقد فهمت كل الذى اقتصصتم وذكرتم ، ومقالة جلكم انه ليس علينا امام فأقبل لعل الله أن يجمعنا بك على الحق والهدى ، واني باعث اليكم أخي وابن عمي وثقتي من أهل بيتي مسلم بن عقيل ، فان كتب الي انه قد اجتمع رأى ملاءكم و ذوي الحجى والفضل منكم على مثل ما قدمت به رسلكم وقرأت في كتبكم فانّي أقدم اليكم وشيكاً انشاء الله ، فلعمري ما الامام إلّا الحاكم بالكتاب ، القائم بالقسط الداين بدين الحق ، الحابس نفسه على ذات الله . والسلام .

...وة بن قيس ، وعمرو بن حجاج
... پس از حمد وثنای پروردگار
... مجهزی (كه برای یاریت آماده
... آنحضرت بهم رسيدند ، امام
... وسعيد بن عبدالله كه آخرين

...نان ومسلمانان ، اما بعد هانا
...بودند ، ومن همهٔ آنچه داستان
...امام وپيشوائی نيست پس بسوی
...چون برادرم وپسرعمويم وآنكس
كه مورد اطمينان ووثوق من در ميان خاندانم ميباشد (يعنی) مسلم بن عقيل را بسوی شما گسيل داشتم ، تا اگر

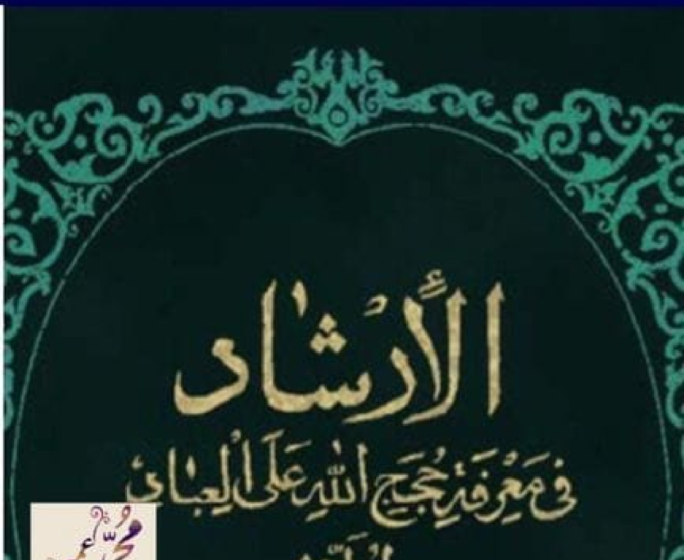

من الحسين بن علي الى الملاء من المؤمنين والمسلمين ، اما بعد فان هانياً و سعيداً قدما علي بكتبكم وكانا آخر من قدم علي من رسلكم ، وقد فهمت كل الذى اقتصصتم وذكرتم ، ومقالة جلكم انه ليس علينا امام فأقبل لعل الله أن يجمعنا بك على الحق والهدى ، واني باعث اليكم أخي وابن عمي وثقتي من أهل بيتي مسلم بن عقيل ، فان كتب الي انه قد اجتمع رأى ملاءكم و ذوي الحجى والفضل منكم على مثل ما قدمت به رسلكم وقرأت في كتبكم فانّي أقدم اليكم وشيكاً انشاء الله ، فلعمري ما الامام إلّا الحاكم بالكتاب ، القائم بالقسط الداين بدين الحق ، الحابس نفسه على ذات الله . والسلام .

Facebook.Com/Muhammad Umair

کوفہ والوں کے خطوں کا امام حسینؑ کی طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علیؑ کی طرف سے بزرگوار مومنین کرام کے نام ان خطوں کو ہانی اور سعید کے مجھ تک پہنچایا ان دونوں کو اپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور امام نہیں جانتے میں نے غور کیا مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحد ہو جائیں میں آپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیلؑ کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کی پاس بھیج رہا ہوں انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں میں انشاء اللہ تعالی بہت جلد آپ کے پاس چلا آوں گا

مقتل ابی مخنف ص ۳۱

گا رہے) اے دختر پیغمبرؐ کے پسر! ہمارے پاس بہت جلدی آئیں"۔

بہت سے ایسے خطوط آپ کے پے در پے ملتے رہے۔ حضرت نے ہر خط لانے والے سے وہاں کے لوگوں کے احوال دریافت کیے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد ہانی بن ہانی وسعید بن عبداللہ حنفی کو ایک اور خط دے کر بھیجا (یہ) کوفہ والوں کی طرف سے آخری بار بھیجے گئے ایلچی تھے۔

کوفہ والوں کے خطوں کا امام حسینؑ کی طرف سے جواب

Facebook.Com/Muhammad Umair

حضرت نے تمام خطوں کو پڑھا۔ ... خط کا جواب اس طرح سے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین ابن علیؑ کی جانب سے بزرگوار مومنین کرام کے نام۔ ان خطوں کو ہانی اور سعید نے مجھ تک پہنچایا۔ ان دونوں کو آپ نے سب سے آخر میں بھیجا ہے۔ آپ لوگوں کی اس اظہار رائے پر کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو امام نہیں جانتے میں نے غور کیا۔ مجھے اپنے پاس اس لیے بلانا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دین خدا پر متحدہ ہو جائیں۔ میں اپنے چچازاد بھائی مسلمؑ بن عقیل کو جو میرے خاندان میں بہت معزز ہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں اس امر پر مامور کیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی حسن نیت اور دوسرے حالات سے مجھے آگاہ کریں۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس (جلد) چلا آؤں گا۔